
کامیاب اشاعت کے 17 سال
کسانوں کی اپنی دنیا
ماہنامہ
کسان ورلڈ
قائم شدہ 2010
چیف ایڈیٹر
چوہدری فتخار سندھو
قائداعظم گولڈ میڈلسٹ
سینئر صحافی / ٹی وی اینکر
نومبر
2026
گندم کی پیداوار میں دگنا اضافہ
ٹنل فارمنگ منافع بخش زراعت
وزیر اعلیٰ پنجاب کسان کارڈ
مارک 6 زراعت میں نیا انقلاب
Four Brothers GROUPPAKISTAN
Tara Group PAKISTAN
BAYER
سرسبز
ALI AKBAR GROUP PAKISTAN
SUNCROP GROUP
Comega
Auriga Group innovative agriculture...
Sayban GROUP
Legend Crop sciences
syngenta
CORTEVA agriscience
AGTL
FFC
RACHNA AGRI BUSINESS
SALAAR AGRO

مہنگی ڈی اے پی کا سستا، طاقتور اور بہترین متبادل

پاکستان کی پہلی
سلفر کوٹڈ
نائٹروفاس
دانے دار

امپورٹڈ نامیاتی مادے کے ساتھ
دانے دار
BOP
بمسی
بائیو آرگینو فاسفیٹ

10 بیگ پر
1 بیگ فری

10 بیگ پر
1 بیگ فری





2 بیگ بی او پی بمسی اور
1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
کسان ورلڈ مارا کیٹنگ لاہور
0322-6780242

کسان ورلڈ
MARKETING

پاکستان کا مقبول ترین زرعی میگزین، لاکھوں کسانوں تک براہ راست رسائی

کسانوں کی اپنی دنیا

ماہنامہ کسان ورلڈ لاہور

قائم شدہ 2010

جلد نمبر 17 | نومبر 2026 | شمارہ نمبر 11

www.kisanworldmagazine.com

چیف ایڈیٹر

چوہدری افتخار سندھو

(قائداعظم گولڈ میڈلسٹ)

ٹی وی اینکر / سینئر صحافی

0322-6780242

چیف ایڈوائزر (اعزازی)

پروفیسر ڈاکٹر رائے نیاز احمد

(سابق وائس چانسلر، پیر مہر علی شاہ بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی)

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	مہنگی ڈی اے پی کا سستا متبادل (اداریہ)	5
2	تاریخ اسلام کے ناقابل فراموش جرنیل	6
3	صوبہ پنجاب کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات	8
4	صوبہ سندھ کے ہاریوں کیلئے زرعی سفارشات	10
5	خیبر پختونخوا کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات	12
6	بلوچستان کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات	14
7	آزاد کشمیر کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات	16
8	بارانی علاقوں کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات	18
9	گندم کی فصل پر دیمک کا حملہ اور اس کا تدارک	20
10	گندم کی ایسی ورائٹی جو پیداوار ڈبل کر دے گی	22
11	گندم کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	24
12	ٹنل فارمنگ (ایک جدید اور منافع بخش زراعت)	28
13	وزیر اعلیٰ پنجاب کسان کارڈ	30
14	بھیڑ بکریاں پالنا (قسط 4)	32
15	دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے والا جانور مصالحہ	34
16	تین گنا زیادہ طاقتور ہائبرڈ مکا پوٹاش	38
17	مارک 6 زراعت میں ایک نیا انقلا	40

مجلس مشاورت (اعزازی)

میاں محمد اختر

ڈاکٹر محمد اعجاز تبسم — پروفیسر ذوالفقار ورک

ڈاکٹر آصف علی — رانا قدیر احمد خاں

رانا توصیف اقبال — فضل حسین سولنگی

سرکولیشن مینجر

ناصر عظیم

0322-4450787

مارکیٹنگ مینجر

محمد عمران

0322-4870572

گرافکس ڈیزائنر

محمد ابوبکر

سینئر لیگل ایڈوائزر (اعزازی)

چوہدری احمد مسعود گجر

(ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

سابق ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

لیگل ایڈوائزر (اعزازی)

عبدالرحمٰن انصاری

(ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

تمام اشتہارات اور مضامین مفاد عامہ میں شائع کئے جاتے ہیں۔ ادارہ کسی تحریر یا اشتہار کے نتائج کا ذمہ دار نہ ہے لہٰذا اس حوالے سے کوئی ادارہ یا انفرادی شخص چیف ایڈیٹر یا انتظامیہ یا پرنٹر و پبلشر کے خلاف کسی قانونی چارہ جوئی کا مجاز نہ ہے۔

آفس A-218 رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ 300 روپے، سالانہ خریداری فیس بذریعہ ڈاک 3000 روپے

سعودی عرب، یو اے ای، قطر، کویت، بحرین، اومان — 1000 سعودی ریال

جاپان، ہانگ کانگ، جنوبی کوریا، ملائشیا، انڈونیشیا — 300 امریکی ڈالر

بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، بھوٹان، نیپال — 200 امریکی ڈالر

برطانیہ، یورپ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، افریقہ، ناروے — 400 امریکی ڈالر

پبلشر و چیف ایڈیٹر چوہدری افتخار سندھو نے بینکو گریٹ پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور سے چھپوایا کر 218، اے رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور سے شائع کیا

ترکیہ سے اِمپورٹڈ 3 گنا زیادہ طاقتور دنیا کی بہترین پوٹاش



پاکستان میں پہلی بار

ہارمونز اور انزائمز کے ساتھ
امپورٹڈ ہائبرڈ مُکا پوٹاش

زمین کی تیاری یا پہلے پانی پر 1 بیگ فی ایکڑ
سے 15 سے 18 من فی ایکڑ زیادہ پیداوار

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242

اداریہ

مہنگی ڈی اے پی کا سستا متبادل

آج کل کاشتکار اور زمیندار بھائیوں کی زبان پر بس ایک ہی سوال ہے کہ ڈی اے پی مہنگی ہے اس کے متبادل کون سی کھاد استعمال کریں۔ مہنگی ڈی اے پی کا توڑ کیا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ جب ڈی اے پی کا ایک بیگ ڈالتے ہیں تو آدھا بیگ زمین میں فکس ہو جاتا ہے، جم جاتا ہے، پتھر بن جاتا ہے، پودوں کو دستیاب ہی نہیں ہوتا، زمین کی پی ایچ کو بڑھا دیتا ہے اور زمین کو سخت کر دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اکثر علاقوں میں ڈی اے پی مہنگی (تقریباً 17500 روپے فی بیگ) مل رہی ہے اور وہ بھی کچھ ڈیلروں کی مہربانی سے جعلی اور دو نمبر ڈی اے پی۔ سوال یہ ہے کہ مہنگی ڈی اے پی کا سستا متبادل کیا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمارے کسان بھائی لکیر کے فقیر بننے کی بجائے جتنا جلدی ہو سکے وہ ڈی اے پی کے سستے، طاقتور اور بہترین متبادل کی طرف آ جائیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ڈی اے پی میں ہوتا کیا ہے۔ ڈی اے پی (ڈائی امونیم فاسفیٹ) میں پودوں کیلئے بنیادی طور پر دو اجزاء ہوتے ہیں: نائٹروجن (N = 18) فیصد فاسفورس (P_2O_5 = 46) فیصد۔ یہی دو اجزاء پودوں کی جڑوں، پتوں اور پھول و پھل کی نشوونما کیلئے سب سے اہم ہیں۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر ڈی اے پی کا سستا اور انتہائی طاقتور متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس کھادیں ہیں۔ بی او پی بمسی میں 20 فیصد وہی فاسفورس جو ڈی اے پی میں ہوتی ہے اور 15 فیصد نامیاتی مادّہ ہوتا ہے جو زمین کی زرخیزی کہلاتا ہے۔ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق اچھی پیداوار لینے کیلئے زمین میں 5 فیصد نامیاتی مادّہ ہونا چاہیے جب کہ ہماری زمینوں میں آدھا فیصد سے زیادہ نہیں ہے اسی لئے ہماری زمینیں زرخیزی کھو چکی ہیں اور پیداوار بہت ہی کم دیتی ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زمین کی زرخیزی بحال ہو جائے اور پیداوار میں بھی شاندار اضافہ ہو تو ہر فصل کی کاشت سے پہلے زمین کی تیاری کے دوران بی او پی بمسی کا استعمال ضرور کریں۔ بی او پی بمسی کی پیکنگ 50 کلوگرام اور موجودہ قیمت 3500 روپے فی بیگ ہے۔ یہ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس کے ساتھ 2 بیگ فی ایکڑ استعمال ہوتے ہیں جبکہ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس 50 کلوگرام بیگ کی موجودہ قیمت 6000 روپے ہے اور یہ 1 بیگ فی ایکڑ استعمال ہوتی ہے۔ اس میں 10 فیصد فاسفورس اور 15 فیصد نائٹروجن اور ہر دانے پر سلفر کی تہہ چڑھی ہوتی ہے۔ اگر آپ 2 بیگ بی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس فی ایکڑ ڈالتے ہیں تو سمجھیں آپ نے 1 بیگ ڈی اے پی ڈال لیا۔ یہ تین بیگ صرف 13000 روپے کے بنتے ہیں جو ڈی اے پی سے 6000 ہزار روپے سستی پڑتی ہے۔ یہ ڈی اے پی کی طرح زمین میں جا کر پتھر نہیں بنتی، زمین کو سخت نہیں کرتی بلکہ زمین کو نرم رکھتی ہے اور ساری کی ساری پودوں کو دستیاب ہوتی ہے اور پھر ڈی اے پی کی طرح جعلی ہونے کا بھی کوئی خدشہ نہیں۔ اس سیزن میں کاشت ہونے والی تمام فصلوں اور سبزیوں پر اگر آپ ڈی اے پی کا متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس استعمال کرتے ہیں تو اگلے سیزن میں آپ ڈی اے پی کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ دیں گے۔ بی او پی بمسی اور سلفر کوٹڈ نائٹروفاس ہمارے لاہور ویئرہاؤس سے بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ آل پاکستان ڈلیوری دی جا رہی ہے، منگوانے کیلئے آپ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کی ہیلپ لائن 03226780242 پر کسی بھی وقت رابطہ کر سکتے ہیں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
سینئر صحافی / ٹی وی اینکر / چیف ایڈیٹر



تاریخ اسلام کے ناقابلِ فراموش جرنیل

پروفیسر ذوالفقار علی ورک (فاروق آباد)

حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ وہ صاحبِ یقین صحابی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں جن کیلئے سمندر نے راستہ چھوڑ دیا۔ اسلامی تاریخ صرف جنگوں اور فتوحات کی داستان نہیں بلکہ یہ ان عظیم ہستیوں کے ذکر سے روشن ہے جن کا اللہ پر بھروسہ دنیاوی اسباب پر غالب رہا۔ صحابہ کرام کی کہکشاں میں ایک ایسا ہی چمکتا دمکتا ستارہ حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کا ہے جن کی حیاتِ مبارکہ کامل یقین کی ایک ایسی شاندار مثال ہے جو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے دلوں کو گرماتی رہے گی۔

آپ کا مکمل نام العلاء بن عبد اللہ بن عماد الحضرمی تھا۔ یمن کے علاقے حضرموت سے تعلق ہونے کی وجہ سے آپ کو الحضرمی کہا جاتا ہے۔ آپ ان خوش نصیب اصحاب رسول میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اسلام کے بالکل ابتدائی دور میں ہی حق کی آواز پر لبیک کہا۔ آپ کی شخصیت علم، سمجھ بوجھ اور بہادری کا ایک خوبصورت سنگم تھی۔ یہی وجہ تھی کہ نبی مکرم حضرت محمد ﷺ نے آپ کی صلاحیتوں پر پورا اعتماد کرتے ہوئے آپ کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا۔ آپ کی شاندار انتظامی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ادوار میں آپ کو اسی اہم عہدے پر برقرار رکھا۔ آپ کی حیات کے ساتھ تاریخ اسلام کا ایک عظیم الشان واقعہ منسلک ہے۔ تاریخ اسلام کا ایک وہ حیران کن واقعہ جو انسانی عقل کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ جنگِ دارین کے موقعہ پر رونما ہوا۔ ارتداد کے فتنے کو کچلنے کیلئے جب اسلامی لشکر دشمن کے پیچھے نکلا تو باغی ایک جزیرے میں جا چھپے۔ مسلمانوں اور اس جزیرے کے درمیان سمندر حائل تھا اور پار جانے کیلئے نہ تو کشتیاں تھیں اور نہ ہی کوئی دوسرا ظاہری ذریعہ۔ بظاہر یہ کام ناممکن لگ رہا تھا مگر حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کا دل اللہ کی مدد کے سچے یقین سے بھرا ہوا تھا۔ آپ نے اسلامی لشکر کے سامنے ایک ولولہ انگیز بیان دیا اور پھر کائنات کے مالک کے حضور انتہائی عاجزی و انکساری سے دعا مانگی۔ آپ کی دعا کے الفاظ آج بھی تاریخ اسلام کے اوراق میں زندہ و جاوید ہیں۔ اللہ پاک کے حضور دعا مانگنے کے فوراً بعد آپ نے اپنا گھوڑا سمندر کے پانی میں اتار دیا اور آپ کی دیکھا دیکھی سارا لشکر سمندر میں اتر گیا۔ اس وقت قدرت کا وہ عجیب نظارہ آسمان نے بھی دیکھا کہ سمندر کی موجیں بالکل تھم گئیں اور اسلامی لشکر پانی کی سطح پر اس طرح گزر گیا جیسے وہ کسی خشک زمین پر چل رہا ہو۔ روایات بتاتی ہیں کہ اس معجزاتی سفر کے دوران نہ کسی مجاہد کا سامان گیلا ہوا اور نہ ہی گھوڑوں کے پاؤں پانی میں ڈوبے۔

حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بیشمار پہلو انہیں دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خوبی ان کا پختہ یقین اور توکل تھا۔ آپ کو مستجاب الدعوات کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا جس کا مطلب ہے وہ ہستی جن کی دعا اللہ فوراً سن لیتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ بہت سے مواقع پر ایسا ہوا کہ آپ کی دعا کی برکت سے خشک زمین پر بارش برس پڑی اور تپتے ریگستانوں سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے۔ جنگی میدانوں میں آپ ایک بہترین سپہ سالار ثابت ہوئے جنہوں نے اپنی شاندار حکمتِ عملی سے اسلام کے دشمنوں کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ ایک بڑے عالم دین بھی تھے اور اپنے زیر انتظام علاقوں میں ایمانداری اور انصاف کی اعلیٰ ترین مثالیں قائم کیں۔ آپ نے اکیس ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اس دارِ فانی سے کوچ کیا۔ آپ کی وفات سے ایک جسمانی سفر تو ختم ہو گیا مگر آپ کی چھوڑی ہوئی میراث آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ و جاوید ہے۔ حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ ہمیں یہ انمول سبق سکھاتی ہے کہ اگر انسان کا اللہ کی ذات پر بھروسہ سچا ہو تو دنیاوی اسباب کی کمی کبھی راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ جب ایمان پختہ ہو تو سمندر کی موجیں بھی قدموں کے نیچے بچھ کر راستہ دے دیتی ہیں

طلیطلہ کی شاندار فتح اور طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر کے عظیم الشان اتحاد کے بعد اندلس میں اسلام کا پرچم پوری شان و شوکت سے لہرا رہا تھا۔ ان دونوں عظیم سپہ سالاروں نے فیصلہ کیا کہ وہ صرف اندلس پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ یورپ کے ان تمام اندھیروں کو اسلام کی روشنی سے منور کریں گے جہاں ابھی تک ظلم اور جہالت کا راج تھا۔ وہ طوفان کی طرح شمالی اندلس کی طرف بڑھے اور سرقسطہ اور بارسلونا جیسے مضبوط شہروں کو فتح کرتے ہوئے کوہ پیرینیز یعنی فرانس کی سرحدوں پر موجود ان برف پوش پہاڑوں تک جا پہنچے جو اسپین اور فرانس

کو ملاتے تھے۔ اس وقت یورپ خوف سے کانپ رہا تھا۔ فرانسیسی بادشاہوں اور سرداروں کی نیندیں اڑی ہوئی تھیں کہ یہ صحرا نشین جنہوں نے اندلس کی عظیم الشان حکومت کو چند مہینوں میں خاک میں ملا دیا ہے اب وہ فرانس اور پھر پورے یورپ کو فتح کرنے آرہے ہیں۔ موسیٰ بن نصیر کا ارادہ تھا کہ وہ فرانس کو فتح کرتے ہوئے یورپ کے قلب کو چیریں گے اور قسطنطنیہ ہوتے ہوئے واپس دمشق پہنچیں گے۔ مجاہدین کے حوصلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے اور فتح ان کے قدم چومنے کیلئے بے تاب تھی۔ لیکن عین اس وقت جب مجاہدین یورپ کے دروازے پر دستک دے رہے تھے دمشق سے خلیفہ ولید بن عبد الملک کا ایک ہنگامی اور سخت خط موصول ہوا۔ خلیفہ ولید کو یہ فکر لاحق ہو گئی تھی کہ اسلامی لشکر اپنے مرکز دمشق سے بہت دور نکل آیا ہے۔ یورپ کے نامعلوم اور برفانی پہاڑوں میں گھسنا ایک بہت بڑا خطرہ ہو سکتا ہے اور اگر پیچھے سے کسی نے بغاوت کر دی تو مجاہدین کا راستہ کٹ جائے گا۔ اس لئے خلیفہ نے دونوں سپہ سالاروں کو انتہائی سختی سے حکم دیا کہ وہ اپنی پیش قدمی فوراً روک دیں، اندلس کا نظام وہاں کے مقامی مسلمانوں کے حوالے کریں اور جتنا بھی مال غنیمت اور قیدی ہیں، انہیں لے کر فوراً دمشق واپس حاضر ہوں۔ یہ حکم سن کر مجاہدین کے دلوں میں ایک ٹیس سی اٹھی کیونکہ ان کے سامنے پورے یورپ کی فتح کا خواب تھا لیکن اسلام میں امیر کی اطاعت ہر چیز پر مقدم تھی۔ ان عظیم سپہ سالاروں نے سر تسلیم خم کیا اور اپنے طوفانی قدموں کو وہیں روک لیا۔ موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد اپنے ساتھ اندلس کا وہ بے پناہ خزانہ، جس میں مائدہ سلیمان یعنی حضرت سلیمان کا وہ ہیروں جڑا دستر خوان بھی شامل تھا اور اندلس کے قیدیوں کو لے کر دمشق کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ایک انتہائی طویل اور تھکا دینے والا سفر تھا۔ جب یہ قافلہ دمشق کے قریب پہنچا تو خبر ملی کہ خلیفہ ولید بن عبد الملک شدید بیمار ہیں اور ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ خلیفہ کے بعد تخت کے جانشین ان کے بھائی سلیمان بن عبد الملک تھے۔ سلیمان بن عبد الملک نے موسیٰ بن نصیر کی طرف قاصد بھیجا اور ایک پیغام دیا کہ دمشق میں داخل ہونے میں کچھ دن کی تاخیر کرو۔ سلیمان دراصل یہ چاہتا تھا کہ یہ عظیم الشان خزانہ اور فتح کا یہ جشن اس وقت دمشق میں داخل ہو جب ولید کی موت ہو چکی ہو اور تخت پر سلیمان بیٹھا ہو تاکہ اس عظیم فتح کا سارا سہرا سلیمان بن عبد الملک کے سر بندھے اور اس کا دور حکومت ایک شاندار آغاز سے شروع ہو لیکن موسیٰ بن نصیر ایک انتہائی سچے اور اصول پسند سپہ سالار تھے۔ انہوں نے سوچا کہ جس خلیفہ نے مجھے اس مہم پر بھیجا تھا اور جو اب تک میرا امیر ہے، یہ خزانہ اسی کا حق ہے۔ انہوں نے سلیمان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور تیزی سے سفر کر کے خلیفہ ولید کے جیتے جی وہ سارا خزانہ ان کے قدموں میں لا کر رکھ دیا۔ اس بات پر سلیمان بن عبد الملک کے دل میں موسیٰ بن نصیر کے خلاف ایک شدید غصہ اور نفرت پیدا ہو گئی۔ چند دن بعد خلیفہ ولید کا انتقال ہو گیا اور سلیمان بن عبد الملک تخت پر بیٹھا۔ تخت پر بیٹھتے ہی اس نے اپنا وہ غصہ نکالا جس نے تاریخ کے چہرے پر ایک بدنما داغ لگا دیا۔ اس نے موسیٰ بن نصیر جیسے عظیم سالار، جس نے اسلام کو افریقہ اور اندلس دیا تھا، کو دربار میں ذلیل کیا۔ ان کی تمام جائیدادیں اور دولت ضبط کر لی گئی اور انہیں شدید گرمی میں گھنٹوں دھوپ میں کھڑا رکھا گیا۔ وہ عظیم سالار جس کی تلوار سے کفار کانپتے تھے، آج اپنوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہا تھا۔ کچھ عرصہ بعد موسیٰ بن نصیر انتہائی دکھ اور صدمے کی حالت میں حج کے سفر پر روانہ ہوئے اور راستے میں ہی انتہائی گمنامی اور کسمپرسی کی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔

لیکن تاریخ کا سب سے زیادہ رلا دینے والا اور دردناک انجام اس داستان کے اصل ہیرو، طارق بن زیاد کا ہوا۔ وہ طارق بن زیاد جس نے کشتیاں جلا کر اندلس کا تخت الٹ دیا تھا، جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب میں بشارت دی تھی، خلیفہ سلیمان نے اسے بھی مکمل طور پر فراموش کر دیا اور اس کی تمام مراعات چھین لیں۔ تاریخ کی کتابیں خاموش ہیں کہ اس عظیم فاتح کے آخری دن کیسے گزرے۔ بعض دردناک روایات میں آتا ہے کہ طارق بن زیاد نے اپنی زندگی کے آخری ایام دمشق کی گلیوں میں انتہائی گمنامی اور شدید غربت میں گزارے۔ وہ شخص جس نے اندلس کے خزانے مسلمانوں کے قدموں میں ڈالے تھے، اسے دمشق میں کوئی پہچاننے والا بھی نہیں تھا۔ وہ ایک عام اور غریب انسان کی طرح اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آج تک کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ طارق بن زیاد کی قبر دمشق کی کس مٹی میں چھپی ہوئی ہے۔ یہاں آ کر یہ داستان ایک انتہائی دکھ اور آنسوؤں کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔ انہوں نے اندلس میں جو چراغ جلایا تھا، وہ اگلے آٹھ سو سال تک یورپ میں علم، تہذیب اور اسلام کی روشنی پھیلاتا رہا، لیکن ان عظیم اسلامی ہیروز کا اپنا انجام اس دنیا کی بے ثباتی کا سب سے بڑا ثبوت بن گیا۔ اس عظیم داستان سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ پہلا سبق دنیا کی بے ثباتی۔ موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کا گمنام اور دردناک انجام اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ دنیا کسی کی وفادار نہیں۔ یہاں کے تخت و تاج اور شہرتیں سب دھوکہ ہیں۔ اصل کامیابی اور سچا اجر صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے جو کبھی اپنے سچے بندوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ دوسرا سبق اصولوں پر سمجھوتہ نہ کرنا۔ موسیٰ بن نصیر چاہتے تو سلیمان کی بات مان کر اپنا مستقبل محفوظ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے سچائی اور اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا۔ وہ دنیاوی نقصان اٹھا کر بھی تاریخ میں ہمیشہ کیلئے امر ہو گئے اور سلیمان اپنے تخت کے باوجود تاریخ کا ایک متنازع کردار بن کر رہ گیا۔ تیسرا سبق اطاعت امیر کی عظیم مثال کہ جب طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر فرانس فتح کرنے کے قریب تھے، وہ چاہتے تو خلیفہ کا حکم ماننے سے انکار کر کے اپنی ایک الگ سلطنت بنا سکتے تھے، لیکن انہوں نے اپنی انا کو مارا اور اطاعت امیر کی وہ مثال قائم کی جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔

*****



زرعی سفارشات:

بنیادی طور پر ربیع (سردیوں) کی فصلوں کی بروقت کاشت، کھادوں کے متوازن استعمال اور حکومتی سکیموں سے فائدہ اٹھانے کے گرد گھومتی ہیں۔ ربیع سیزن کی سب سے اہم فصل گندم کی بوائی کیلئے یہ مہینہ انتہائی نازک ہوتا ہے۔

گندم کی کاشت اور بیج کی تیاری:

نومبر کا مہینہ گندم کی کاشت کیلئے موزوں ترین وقت سمجھا جاتا ہے۔ محکمہ زراعت پنجاب کے مطابق کسان درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں:

وقتِ کاشت:

یکم نومبر سے 20 نومبر تک کا وقت گندم کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے بہترین ہے۔ اس دوران بوائی مکمل کرنے سے فصل کو بڑھوتری کیلئے پورا وقت ملتا ہے۔

بیج کی شرح اور انتخاب:

کسان بھائی منظور شدہ اور تصدیق شدہ اقسام کا بیج ہی استعمال کریں۔ عام حالات میں 40 سے 50 کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کریں، تاہم اگر بوائی نومبر کے آخری عشرے میں کی جائے تو بیج کی مقدار بڑھا کر 55 کلوگرام تک کر دیں۔

بیج کو زہر لگانا:

بوائی سے قبل بیج کو فنگس یا کنگی (رسٹ) جیسی بیماریوں سے بچانے کیلئے کسی اچھے ماہرِ زراعت کے مشورے سے پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں۔

چنا اور دیگر دالوں کی کاشت:

محکمہ زراعت پنجاب نے چنے کی کاشت کے حوالے سے خصوصی ایڈوائزری جاری کی ہے۔

آبپاش اور وسطی علاقے:

فیصل آباد، ساہیوال، ملتان، بہاولپور اور وسطی و جنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع میں چنا کی کاشت کا موزوں ترین وقت آخرِ اکتوبر سے 15 نومبر تک ہے۔

تھل اور بارانی علاقے:

تھل کے آبپاش علاقوں بھکر، خوشاب، میانوالی، لیہ اور جھنگ میں بوائی 20 اکتوبر سے 15 نومبر کے درمیان مکمل کی جانی چاہیے۔

بیج کی مقدار:

عام جسامت والی اقسام کیلئے 30 کلوگرام اور موٹی جسامت والی اقسام کیلئے 35 کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کریں۔

فاسفورس کا استعمال:

بوائی کے وقت فاسفورسی اور پوٹاشیم کھادوں کی پوری مقدار ڈالیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

نومبر میں درجہ حرارت کم ہونے کی وجہ سے جڑی بوٹیاں بھی سر اٹھاتی ہیں جن کیلئے پہلے پانی کے بعد مناسب جڑی بوٹی کش ادویات کا استعمال کریں۔

سردیوں کی سبزیات:

نومبر میں آلو کی کاشت مکمل کریں جبکہ مٹر، گاجر، مولی، شلجم، پیاز اور لہسن کی دیکھ بھال اور جڑی بوٹیوں کی تلفی پر توجہ دیں۔

برسیم اور لوسرن:

چارے کی کمی سے بچنے کیلئے برسیم کی کٹائی اور نائٹروجنی کھاد کا ہلکا استعمال کریں تاکہ سردیوں میں مویشیوں کیلئے چارے کی فراہمی برقرار رہے۔ کسان بھائی حکومت کی لائیو سٹاک کارڈ اسکیم سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کے تحت چارے اور ونڈے کیلئے بلاسود قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

ڈیری و لائیو سٹاک سفارشات:

نومبر کے مہینے میں موسم کی تبدیلی، سردی کے آغاز اور سموگ/دھند کے باعث مویشیوں کی دیکھ بھال، خوراک اور صحت کے حوالے سے خاص حکمتِ عملی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈیری و لائیو اسٹاک فارمرز کیلئے نومبر 2026 کی اہم اور مفید سفارشات درج ذیل ہیں:



سرد ہواؤں سے بچاؤ:

نومبر میں راتیں سرد ہو جاتی ہیں۔ جانوروں کے باڑوں (شیڈز) کو رات کے وقت سرد اور خشک ہواؤں سے بچانے کیلئے پلاسٹک کی ترپال یا بوریاں لگائیں لیکن صبح دھوپ نکلنے پر انہیں ہٹا دیں تاکہ تازہ ہوا کا گزر ہو سکے۔



خشک فرش:

شیڈ کا فرش گیلے پن سے پاک ہونا چاہیے۔ نم فرش نمونیا اور دیگر بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ فرش پر پرالی، بھوسہ یا خشک ریت بچھائیں۔

چارے کی تبدیلی:

نومبر میں گزشتہ سیزن کے چارے ختم ہو جاتے ہیں اور موسم سرما کے چارے جیسا کہ برسیم، جئی تیار ہو رہے ہوتے ہیں۔ چارے کی اچانک تبدیلی سے جانوروں کا ہاضمہ خراب ہو سکتا ہے اس لئے پرانے اور نئے چارے کو ملا کر دیں۔

ونڈے اور سائلج کا استعمال:

دودھ کی پیداوار برقرار رکھنے کیلئے چارے کے ساتھ معیاری ونڈا اور سائلج لازمی شامل کریں۔

نیم گرم پانی:

سردی کی وجہ سے جانور پانی کم پیتے ہیں جس سے دودھ کم ہو جاتا ہے۔ جانوروں کو 24 گھنٹے صاف اور تازہ یا ہلکا نیم گرم پانی فراہم کریں۔

منہ کھر کی ویکسینیشن:

حکومتِ پنجاب کی جانب سے حال ہی میں چیف منسٹر لائیو اسٹاک کارڈ فیز-II کا آغاز کیا گیا ہے جس کے تحت رجسٹرڈ فارمرز کو جانوروں کیلئے منہ کھر کی مفت ویکسینیشن اور ٹیگنگ کی سہولت دی جا رہی ہے۔ اس سکیم سے فائدہ اٹھا کر اپنے جانوروں کو خطرناک بیماری منہ کھر سے محفوظ کریں۔

گل گھوٹو اور نمونیا:

اگر پہلے گل گھوٹو کی ویکسین نہیں لگوائی تو فوری لگوائیں۔ سردی کے آغاز میں چھوٹے بچوں اور بچھڑوں کو نمونیا سے بچانے کیلئے حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ:

نومبر کا مہینہ جانوروں کے اندرونی اور بیرونی کیڑوں (چیچڑ وغیرہ) کے خاتمے کی دوا دینے کیلئے بہترین ہے۔

لائیو اسٹاک کارڈ فیز-II:

اگر آپ نے محکمہ لائیو اسٹاک پنجاب کے اس پروگرام میں رجسٹریشن کروائی ہے تو آپ کو فی مویشی 27 ہزار روپے کا بلاسود قرض مل رہا ہے۔ اس فنڈ کو نومبر کے مہینے میں جانوروں کیلئے ونڈا، سائلج اور منرل مکسچر کی خریداری کیلئے استعمال کریں تاکہ سردیوں میں گوشت اور دودھ کی پیداوار متاثر نہ ہو

پولٹری فارمرز کیلئے سفارشات:

نومبر میں موسم سرما کا باقاعدہ آغاز ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے برائلر اور لیئر فارمز پر چوزوں اور مرغیوں کی دیکھ بھال کے تقاضے بدل جاتے ہیں۔ سردی کی لہر، دھند اور نمی میں اضافہ پولٹری برڈز میں سانس کی بیماریاں اور دیگر مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ پولٹری ماہرین کی جانب سے نومبر کیلئے اہم سفارشات درج ذیل ہیں:

درجہ حرارت کا کنٹرول:

شیڈ کے اندر کا درجہ حرارت پرندوں کی عمر کے مطابق برقرار رکھیں۔ پہلے ہفتے کے چوزوں کیلئے درجہ حرارت 32 سے 35 ڈگری سینٹی گریڈ ہونا چاہیے جسے بعد میں آہستہ آہستہ کم کر کے 21 سے 24 ڈگری سینٹی گریڈ پر لائیں۔

بروڈرز کا انتظام:

گیس، بجلی یا لکڑی کے بروڈرز کو چوزے آنے سے 24 گھنٹے پہلے چلا کر ٹیسٹ کریں تاکہ شیڈ پہلے سے گرم ہو۔

پردوں کا استعمال:

ہوا کے رخ پر دوہرے پردے لگائیں تاکہ سرد ہوا براہ راست پرندوں کو نہ لگے۔

گیسوں کا اخراج:

سردی سے بچانے کیلئے شیڈ کو مکمل بند نہ کریں۔ شیڈ کے اندر امونیا اور کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس جمع ہونے سے سانس کی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ پردوں کو اوپر سے تھوڑا کھلا رکھیں تاکہ فارم میں تازہ ہوا آتی رہے۔

نمی کا تناسب:

شیڈ میں نمی کا تناسب 50 سے 65 فیصد کے درمیان ہونا چاہیے۔

خشک بچھالی:

سردیوں میں برڈز زیادہ پانی پیتے ہیں اور میٹیں زیادہ گیلی ہوتی ہیں۔ بچھالی (چاول کا چھلکا یا لکڑی کا برادہ) کو روزانہ ہلائیں۔

گیلی بچھالی کی تبدیلی:

اگر بچھالی کا کوئی حصہ گیلا ہو جائے یا اس کی پپڑی بن جائے، تو اسے فوری نکال کر نئی اور خشک بچھالی ڈالیں تاکہ امونیا گیس پیدا نہ ہو۔ بچھالی کی موٹائی 3 سے 4 انچ رکھیں۔

توانائی سے بھرپور خوراک:

سردی میں پرندے اپنے جسم کا درجہ حرارت برقرار رکھنے کیلئے زیادہ خوراک کھاتے ہیں۔ خوراک میں انرجی کی مقدار مناسب رکھیں۔

نیم گرم پانی:

ٹھنڈا پانی پینے سے پرندے کتراتے ہیں جس سے ان کی گروتھ رک جاتی ہے۔ پانی کا درجہ حرارت 20 سے 22 سینٹی گریڈ (نیم گرم) ہونا چاہیے۔ اس کیلئے واٹر ٹینک میں ہیٹر یا تازہ پانی کا استعمال کریں۔

بیماریوں سے بچاؤ:

نومبر اور دسمبر میں رانی کھیت، برڈ فلو اور آئی بی کے حملے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ شیڈول کے مطابق ویکسینیشن لازمی مکمل کریں۔

جراثیم کش سپرے:

شیڈ کے باہر اور اندر باقاعدگی سے جراثیم کش ادویات کا سپرے کریں۔ غیر متعلقہ افراد کا فارم میں داخلہ مکمل بند رکھیں۔

*****



سندھ کے ہاریوں اور آبادکاروں کیلئے نومبر 2026ء کا مہینہ ربیع (سرمائی) کی فصلوں کی کاشت اور دیکھ بھال کے لحاظ سے انتہائی اہم ہے۔ رواں سال کے موسمیاتی رجحانات (جیسا کہ اکتوبر کے آخر تک زیریں سندھ میں خشک اور گرم موسم کی لہر اور ارسا کی جانب سے پانی کی ممکنہ 22 فیصد تک کمی کا خدشہ) کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہرینِ زراعت نے تفصیلی سفارشات جاری کی ہیں۔ سندھ کے مختلف اضلاع کے ہاریوں کیلئے فصل وار جامع زرعی سفارشات درج ذیل ہیں:

گندم کی کاشت:

نومبر کا مہینہ سندھ میں گندم کی کاشت کیلئے بہترین اور موزوں ترین وقت ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث دسمبر تک کاشت لے جانے کے بجائے نومبر کے اندر ہی بوائی مکمل کرنا لازمی ہے

موزوں وقت:

شمالی اور وسطی سندھ (گھوٹکی، شکارپور، سکھر، خیر پور، دادو، نواب شاہ وغیرہ) یکم نومبر سے 20 نومبر تک کاشت مکمل کریں۔ زیریں سندھ (حیدر آباد، ٹیاری، ٹنڈو الہ یار، بدین وغیرہ) نومبر کے پہلے دو ہفتوں میں بوائی لازمی مکمل کر لیں

منظور شدہ اقسام:

سندھ کے موسمی حالات کے مطابق بینظیر21-، ہامون، اسکائی لارک، غازی19-، اور سندھ لیڈر کاشت کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب کی منظور شدہ اقسام خصوصاً فلک2024 اور سویرا2024 بہت ہی اچھی پیداوار دینے والی اور بیماریوں سے محفوظ نئی اقسام ہیں ان کو بھی ضرور کاشت کریں۔

شرح بیج اور سیڈ ٹریٹمنٹ:

بہتر اگاؤ کیلئے 50 کلوگرام فی ایکڑ صاف ستھرا اور تصدیق شدہ بیج استعمال کریں۔ بوائی سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش دوا (فنجی سائیڈ) لازمی لگائیں تاکہ کانگیاری اور دیگر بیماریوں سے بچا جا سکے۔

کھادوں کا متناسب استعمال:

زمین کی تیاری کے دوران 1 بیگ ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی، پیکنگ 50 کلوگرام، ریٹ 4000 روپے، ڈسکاؤنٹ ریٹ 3500 روپے، 10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ، قیمت 2 بیگ 7000 روپے، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی، پیکنگ 50 کلوگرام، ریٹ 6500 روپے، ڈسکاؤنٹ ریٹ 6000 روپے، 10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ، صرف 13000 روپے میں 1 بیگ ڈی اے پی سے زیادہ طاقت کیونکہ 1 بیگ ڈی اے پی کی قیمت 17500 روپے اور وہ بھی آدھی زمین میں جا کر پتھر ہو جاتی ہے۔ دانے کو موٹا وزنی اور چمکدار بنانے کے ساتھ ساتھ گندم کی فصل کو تمام بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے اور فصل کو گرنے سے بچانے کیلئے 1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش پیکنگ 25 کلوگرام، ریٹ 15500 روپے، ڈسکاؤنٹ ریٹ 15000 روپے، 10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ۔ یہ کھادیں منگوانے کیلئے رابطہ کیجئے: چوہدری افتخار سندھو (کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور) واٹس ایپ 03226780242۔

کپاس کی چنائی اور باقیات کا خاتمہ:

زیریں سندھ (سانگھڑ، عمرکوٹ، بدین وغیرہ) میں نومبر کے دوران موسم خشک اور دن کے وقت گرم رہنے کی پیش گوئی ہے۔

کپاس کی چنائی:

خشک موسم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کپاس کی چنائی فوری مکمل کریں۔ اوس اترنے کے بعد (دن 10 بجے کے بعد) چنائی کریں تاکہ روئی کی چمک اور کوالٹی برقرار رہے۔

گلابی سنڈی کا تدارک:

چنائی کے بعد کپاس کی چھڑیوں کو کھیت میں اکھاڑ دیں یا روٹا ویٹر چلائیں۔ چھڑیوں کو کھیتوں میں ڈھیر بنا کر نہ رکھیں کیونکہ ان میں گلابی سنڈی کے لاروے سرمائی نیند میں چلے جاتے ہیں جو اگلی فصل کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں.

ستمبر کا کماد:

ستمبر یا اکتوبر میں کاشت کئے گئے کماد کو نومبر میں پہلا یا دوسرا پانی دیں اور جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے گوڈی کریں۔

کماد کی کمرشل کٹائی:

شوگر ملز کو سپلائی کیلئے کٹائی شروع کرتے وقت صرف پکی ہوئی فصل کا انتخاب کریں اور کٹائی زمین کے بالکل برابر سے کریں تاکہ پیڈی فصل کا اگاؤ بہتر ہو

سرسوں اور کینولہ:

اگر سرسوں، توریا اور کینولہ اکتوبر میں کاشت نہیں کی گئی تو نومبر کے پہلے ہفتے میں سرسوں، توریا، رایا اور کینولہ کی کاشت لازمی مکمل کر لیں۔ یاد رہے کہ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر صرف 70 سے 75 دن میں پک کر تیار ہونے والی توریا کی ورائٹی سٹھڑی توریا کا بیج دستیاب ہے، منگوانے کیلئے کسان ورلڈ مارکیٹنگ

لاہور کی ہیلپ لائن 03226780242 پر کسی بھی وقت رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

سورج مکھی:

نومبر کا آخری ہفتہ اور دسمبر کا پہلا ہفتہ سندھ میں سورج مکھی کی ریبع کاشت کیلئے بہترین ہے۔ زمین کی اچھی تیاری کے بعد ہائبرڈ اقسام کا انتخاب کریں۔

چنے کی کاشت:

شمالی سندھ اور کچے کے علاقوں میں چنے کی کاشت 15 نومبر تک ہر صورت مکمل کرلیں۔

پانی کی بچت:

دالوں کو زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی لہذا ارسا کی جانب سے پانی کی متوقع کمی کے پیشِ نظر کم پانی والی اور کچے کی زمینوں پر چنا کاشت کرنا ایک منافع بخش فیصلہ ثابت ہوسکتا ہے۔

پیاز کی پنیری کی منتقلی:

اکتوبر میں تیار کی گئی پیاز کی پنیری (نرسری) کو نومبر کے مہینے میں مستقل کھیتوں میں منتقل کرنا شروع کردیں۔ پنیری منتقل کرتے وقت لائنوں کا درمیانی فاصلہ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ مناسب رکھیں تاکہ پیاز کا سائز بہتر بنے۔

سرمائی سبزیاں:

مولی، گاجر، شلجم، پالک، میتھی اور دھنیا کی مرحلہ وار کاشت جاری رکھیں تاکہ مارکیٹ میں مسلسل سپلائی برقرار رہے۔ ٹماٹر اور مرچ کی فصلوں کو رات کی ٹھنڈک اور بیماریوں سے بچانے کیلئے حفاظتی سپرے ضرور کریں۔

آبپاشی اور پانی کا انتظام:

رواں ربیع سیزن کے دوران ملک بھر سمیت سندھ میں پانی کی 22 فیصد تک کمی کا سامنا ہوسکتا ہے۔ ہاری بھائی پانی ضائع ہونے سے بچانے کیلئے لیزر لینڈ لیولنگ (زمین کی ہمواری) کا استعمال کریں۔ آبپاشی ہمیشہ شام کے وقت یا صبح سویرے کریں تاکہ بخیر کی وجہ سے پانی ضائع نہ ہو۔

کیلا اور دیگر باغات:

سندھ میں کیلے اور دیگر پھلدار باغات کے لیے نومبر کا مہینہ انتہائی نازک ہے۔ اس مہینے کے دوران رات کے درجہ حرارت میں بتدریج کمی (سردی کا آغاز) اور دن کا موسم خشک رہنے کی پیش گوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پانی کی متوقع 22 فیصد کمی کے پیشِ نظر باغات کی حفاظت اور دیکھ بھال کیلئے ماہرینِ زراعت کی تفصیلی سفارشات درج ذیل ہیں:

1۔ کیلے کی فصل:

سندھ (خصوصاً ٹنڈو الہ یار) میں کیلا ایک نقد آور فصل ہے۔ نومبر میں سردی کی آمد کے باعث پودے کی بڑھوتری سست پڑجاتی ہے۔

نئی کاشت:

اگر آپ کیلے کا نیا باغ لگانا چاہتے ہیں تو نومبر کے پہلے 10 دنوں میں کاشت لازمی مکمل کرلیں۔ سردی بڑھنے کے بعد کیلے کے سکرز جڑ نہیں پکڑ پاتے۔

پانی کا انتظام:

سردی کی وجہ سے پانی کا وقفہ بڑھادیں۔ مٹی میں نمی برقرار رکھیں لیکن پانی کو کھڑا نہ ہونے دیں تاکہ جڑوں کو فنگس نہ لگے۔

سکرز کی کٹائی:

مادی پودے (مین پلانٹ) کے ساتھ اگنے والے غیر ضروری چھوٹے پودوں (سکرز) کو فوری کاٹ دیں تاکہ اصل پودے اور اس کے پھل (گھاور) کو پوری خوراک مل سکے۔ صرف ایک صحت مند سکر کو ہی اگلی فصل کیلئے چھوڑیں۔

کھاد کا استعمال:

پھل کے بہتر سائز اور چمک کیلئے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہائبرڈ مکا پوٹاش کھاد کا استعمال کریں۔ اس مہینے نائٹروجن (یوریا) کھاد کا استعمال کم کردیں کیونکہ یوریا کورے (فراسٹ) کے خلاف پودوں کو کمزور کرتا ہے البتہ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب پیداوار بڑھاؤ کورین ٹیکنالوجی کھاد مارک 6 کے 2 سے 3 بیگ فی ایکڑ استعمال کریں کیونکہ یہ پودوں کی بڑھوتری کو تیز کرتی ہے اور پودے کو کورے (فراسٹ) کے خلاف زبردست قوت مدافعت بڑھاتی ہے۔

بیماریوں سے بچاؤ:

پودوں کو "ینجی ٹاپ وائرس" اور سست تیلے سے بچانے کیلئے متاثرہ پودوں کو اکھاڑ کر دفن کریں اور محکمہ زراعت کے مشورے سے سپرے کریں۔

2۔ آم کے باغات:

آم کے باغات اب آرام کے مرحلے میں داخل ہورہے ہیں اس لئے ان کی دیکھ بھال کا طریقہ مختلف ہوگا

پانی کی بندش:

نومبر کے وسط سے آم کے بالغ باغات کو پانی دینا بالکل بند یا انتہائی کم کردیں۔ اس سے پودا اپنی طاقت بچا کر رکھتا ہے اور اگلے سیزن (فروری) میں بور اچھا نکالتا ہے۔

صفائی اور کٹائی:

خشک، بیمار اور آپس میں الجھی ہوئی شاخوں کو کاٹ دیں۔ کٹی ہوئی جگہوں پر بورڈو مکسچر کا لیپ کریں تاکہ فنگس نہ لگے۔

آم کا جھلساؤ اور کیڑے:

تنے اور بڑی شاخوں پر چونا اور نیلا تھوتھا ملا کر پینٹ کریں، اس سے تنے کے کیڑے اور دیگر بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں بینظیر ہاری کارڈ:

حکومتِ سندھ کی جانب سے ہاری کارڈ ہولڈرز کو دی جانے والی سولر ٹیوب ویل اور خالوں کی پختگی کی مراعات سے فائدہ اٹھائیں تاکہ پانی کے بحران سے نمٹا جاسکے۔

ہاریوں کیلئے اہم انتظامی و حکومتی اعلانات

دفاتر کی ہفتہ وار تعطیل کا خاتمہ:

گندم کے کاشتکاروں کو ریلیف اور سبسڈی کی فوری فراہمی کیلئے محکمہ زراعت سندھ کے تمام فیلڈ اور سیکرٹریٹ دفاتر آئندہ 3 ماہ تک ہفتے کے روز بھی کھلے رہیں گے۔ ہاری بھائی کسی بھی مدد یا بیج/کھاد کی تصدیق کیلئے ہفتے کے دن بھی جاسکتے ہیں۔

بینظیر ہاری کارڈ رجسٹریشن:

اگر آپ نے ابھی تک بینظیر ہاری کارڈ پر اپنی زمین یا بطور ہاری (مزارع) اپنے حقوق کا اندراج نہیں کروایا تو فوری طور پر قریبی تعلقہ کمیٹی یا آن لائن پورٹل benazirharicard.gos.pk کے ذریعے اپنے زمیندار کے تعاون سے رجسٹریشن مکمل کریں تاکہ کھاد، بیج اور آسان زرعی قرضوں کی فراہمی ممکن ہوسکے۔

******



نومبر کا مہینہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ربیع کی فصلوں کی بوائی، موسمِ سرما کی سبزیوں کی دیکھ بھال اور پھل دار باغات کیلئے انتہائی اہم اور کلیدی وقت ہے۔ محکمہ موسمیات کی حالیہ رپورٹس کے مطابق اس سال شمال مغربی علاقوں میں معمول سے زیادہ بارشوں کا امکان ہے جو ربیع کی کاشت کیلئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ کسانوں کی آسانی اور بہتر پیداوار کیلئے فصلوں، سبزیوں اور باغات کے حوالے سے تفصیلی زرعی سفارشات درج ذیل ہیں:

گندم کی فصل

بوائی کا بہترین وقت:

خیبر پختونخوا کے میدانی علاقوں (جیسے صوابی، پشاور، مردان، چارسدہ) میں گندم کی بروقت کاشت کا بہترین وقت 1 نومبر سے 25 نومبر ہے۔ 30 نومبر کے بعد کاشت کی صورت میں پیداوار میں کمی آنے لگتی ہے۔

منظور شدہ اقسام:

پیرسباق21-، حسن20-، غنیمت-پی ایس، فخر بھکر، اور مرکز19- کا انتخاب کریں۔

شرح بیج و طریقہ کاشت:

اچھے اگاؤ والے بیج کی مقدار 40 سے 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ بیج کو ہمیشہ کسی مستند فنجی سائیڈ (پھپھوندی کش دوا) سے لازمی ٹریٹ کر کے کاشت کریں تاکہ کانگیاری (رسٹ) اور دیگر بیماریوں سے تحفظ مل سکے۔

کھاد کا استعمال:

حکومتِ خیبر پختونخوا کی کھاد سبسڈی سکیم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بوائی کے وقت ڈی اے پی (DAP) اور پوٹاش کی پوری مقدار جبکہ یوریا کی ایک تہائی مقدار استعمال کریں۔

تیل دار اجناس:

کینولہ اور سرسوں کی بوائی اگر اکتوبر میں مکمل نہیں ہو سکی تو نومبر کے دوسرے ہفتے میں ہر صورت مکمل کر لیں۔

پودوں کی چھدرائی:

چھدرائی کر کے پودوں کا درمیانی فاصلہ 10 سے 15 سینٹی میٹر یقینی بنائیں تاکہ پودے مضبوط ہوں۔

موسمِ سرما کی سبزیاں

نومبر کا مہینہ سبزیوں کی بہتر نشوونما اور نئی نرسریوں کیلئے بہترین ہے۔

آلو کی فصل:

جن علاقوں میں ستمبر یا اکتوبر میں آلو کاشت کئے گئے تھے وہاں اب مٹی چڑھانے کا عمل مکمل کریں۔ کورے (فراسٹ) کے اثرات سے بچانے کیلئے ہلکی آبپاشی کرتے رہیں اور کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب اینٹی فراسٹ لیتھل کا سپرے کریں یہ آپ کی فصلوں سبزیوں اور باغات کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک کورے کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے گا۔

لہسن اور پیاز:

لہسن کی کاشت نومبر کے شروع میں مکمل کر لیں۔ پیاز کی پنیری کی کھیتوں میں منتقلی نومبر کے دوسرے نصف سے شروع کی جاسکتی ہے۔

دیگر سرمائی سبزیاں:

مٹر، گوبھی، بند گوبھی، مولی، گاجر، اور شلجم کی گوڈی کریں اور جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔

جدید کاشتکاری:

پشاور اور قریبی اضلاع کے کاشتکار صوبائی حکومت کے وژن کے مطابق ورٹیکل فارمنگ اور ٹنل فارمنگ کو ترجیح دیں تاکہ کم رقبے سے زیادہ منافع کمایا جاسکے۔

پھل دار باغات

نئے باغات کی منصوبہ بندی:

دسمبر اور جنوری میں لگائے جانے والے نئے پودوں (جیسے مالٹا، آڑو، پلم) کیلئے نومبر میں ہی گڑھے کھودنے کا کام شروع کر دیں۔ گڑھوں کو دھوپ لگوائیں اور ان میں بھل (مٹی) اور دیسی کھاد کا آمیزہ بھر دیں۔

ترشاوہ باغات:

نومبر میں کینو اور مالٹے کے باغات میں پھل پکنے کا عمل آخری مراحل میں ہوتا ہے۔ اس دوران پانی کی کمی نہ ہونے دیں ورنہ پھل گرنے کا خدشہ رہتا ہے۔

زیتون کی کاشت:

خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع اور بارانی علاقوں کے زمیندار حکومت کے خصوصی زیتون فروغ پروگرام سے فائدہ اٹھائیں اور زیتون کے پودوں کی نگہداشت بڑھادیں۔

بیماریوں سے بچاؤ:

جھاڑیوں کی صفائی کریں اور سوکھی ہوئی یا بیمار شاخوں کو کاٹ کر باغ سے دور جلادیں تاکہ اگلے سیزن میں بیماریاں نہ پھیلیں۔

آبپاشی کا متوازن استعمال:

چونکہ نومبر میں زیادہ بارشوں کی پیش گوئی ہے، اس لئے محکمہ زراعت کے آن فارم واٹر مینجمنٹ ونگ کی ہدایات کے مطابق پانی کے ضیاع کو روکیں اور ضرورت کے مطابق ہی آبپاشی کریں۔

کورے اور دھند سے تحفظ:

نومبر کے اواخر میں راتیں سرد ہو جاتی ہیں۔ نازک پودوں اور سبزیوں کو کورے سے بچانے کیلئے شام کے وقت ہلکا پانی دیں یا پلاسٹک شیٹس (ٹنلز) کا استعمال کریں۔



ڈیری ولائیو سٹاک فارمرز کیلئے

سفارشات:

صوبہ خیبر پختونخوا کے ڈیری اور لائیو سٹاک فارمرز کیلئے نومبر کا مہینہ موسمی تبدیلیوں کے لحاظ سے انتہائی اہم ہے۔ اس مہینے میں سردی کی شدت میں اضافہ اور متوقع بارشوں کے پیشِ نظر جانوروں کی صحت، خوراک اور رہائش کے حوالے سے درج ذیل تفصیلی سفارشات پر عمل درآمد یقینی بنائیں:

سردی اور ہوا سے بچاؤ:

نومبر کے اواخر میں راتیں کافی سرد ہو جاتی ہیں۔ رات کے وقت شیڈز کی کھڑکیوں اور کھلے حصوں کو ترپال یا موٹے پلاسٹک سے ڈھانپیں تاکہ جانور سرد ہوا کے جھونکوں سے محفوظ رہیں۔

خشک بچھالی:

شیڈز کے فرش کو بار بار صاف کریں اور فرش پر چاول کا چھلکا، بھوسہ یا ریت بچھائیں تاکہ جانوروں کو نیچے سے ٹھنڈ نہ لگے۔ خشک بچھالی حیوانہ کی سوزش سے بھی بچاتی ہے۔

ہوا کا گزر:

دن کے وقت دھوپ نکلنے پر پردے ہٹا دیں تاکہ شیڈ کے اندر گیسیں (جیسے امونیا) جمع نہ ہوں اور تازہ ہوا کا گزر ممکن ہو۔

برسیم اور لوسرن کی کٹائی:

نومبر میں ربیع کے چارے (برسیم، لوسرن، جئی) کی پہلی کٹائی تیار ہو جاتی ہے۔ پہلی کٹائی ہمیشہ نرم اور چھوٹے سائز میں کریں اور ہاضمے کی خرابی (افارہ) سے بچانے کیلئے اسے خشک توڑی یا پرانے سائلج کے ساتھ مکس کر کے کھلائیں۔

ونڈے کا استعمال:

سردی میں جانور کا جسمانی درجہ حرارت برقرار رکھنے کیلئے زیادہ توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں کے ونڈے میں توانائی کے ذرائع (جیسے گندم کا دلیہ، چوکر، اور شیرہ یا گڑ) کی مقدار 10 سے 15 فیصد بڑھا دیں۔

منرل مکسچر:

جانوروں کی قوتِ مدافعت اور تولیدی صلاحیت برقرار رکھنے کے لیے روزانہ خوراک میں اچھے برانڈ کا منرل مکسچر اور نمک کا پتھر لازمی شامل کریں۔

حفاظتی ٹیکہ جات:

اگر آپ نے ابھی تک جانوروں کو منہ کھر اور گل گھوٹو کے حفاظتی ٹیکے نہیں لگوائے تو نومبر کے پہلے ہفتے میں محکمہ لائیو سٹاک کے قریبی ہسپتال سے رابطہ کر کے یہ کورس لازمی مکمل کریں۔



پیٹ کے کیڑوں کی دوا:

موسم کی تبدیلی کے وقت جانوروں کو پیٹ کے کیڑوں اور جگر کی کیڑی کی دوا دیں۔ اندرونی کیڑے چارے کا اثر ختم کر دیتے ہیں اور جانور کمزور ہو جاتا ہے۔

تازہ اور نیم گرم پانی:

سردی کی وجہ سے جانور پانی پینا کم کر دیتے ہیں جس سے دودھ کی پیداوار گر جاتی ہے اور ہاضمے کے مسائل ہوتے ہیں۔ جانوروں کو دن میں کم از کم 3 سے 4 مرتبہ تازہ یا ہلکا نیم گرم پانی پلائیں۔ رات کا باسی اور ٹھنڈا پانی پلانے سے گریز کریں۔



گندم کا ریٹ 4500 روپے فی من مقرر

حکومت نے سال 2027ء کی فصل کیلئے گندم کی مجوزہ امدادی قیمت 4,500 روپے فی من مقرر کی ہے۔

وزیراعظم شہباز شریف کی زیرِ صدارت ہونے والے اجلاس میں اس قیمت کی منظوری دی گئی جو کہ گزشتہ سال کے سرکاری ریٹ 3,500 روپے کے مقابلے میں 1,000 روپے زیادہ ہے۔ وفاقی حکومت کے اس فیصلے کے بعد پنجاب حکومت نے بھی گندم کا ریٹ 4,500 روپے فی من مقرر کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

حکومت کے مطابق اس اضافے کا مقصد کاشتکاروں کو مہنگائی اور ڈیزل و کھاد کی بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت میں ریلیف دینا اور گندم کی زیادہ سے زیادہ کاشت کیلئے ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ وفاقی حکومت کی نئی گندم پالیسی کے تحت صوبائی حکومتیں سال 2027ء کی فصل کیلئے گندم کی خریداری نجی شعبے، جدید ڈیجیٹل سسٹمز اور حکومت کے منظور شدہ ایگریگیٹرز کے اشتراک سے کریں گی۔ روایتی خریداری کے طریقوں کے برعکس اب کسانوں کو سہولت دینے اور شفافیت برقرار رکھنے کیلئے سمارٹ گورننس ماڈل اپنایا جا رہا ہے۔ حکومت نے نجی کمپنیوں، فلار ملز اور منتخب ایگریگیٹرز کو کسانوں سے گندم خریدنے کا لائسنس اور ہدف دیا ہے۔ یہ کمپنیاں کسانوں سے براہِ راست سرکاری ریٹ 4,500 روپے فی من پر گندم خریدیں گی۔ خریدی گئی گندم کا پہلا حق صوبائی محکمہ خوراک کا ہوگا جو اسے اسٹریٹجک ذخائر کے طور پر سرکاری گوداموں میں منتقل کرے گا۔



صوبہ بلوچستان کے مخصوص جغرافیائی اور آب و ہوا کے زونز (سرد بالائی علاقے اور گرم میدانی علاقے) کے لحاظ سے نومبر 2026 کیلئے فصلوں، سبزیوں، باغات اور ڈیری لائیو سٹاک فارمرز کیلئے تفصیلی سفارشات درج ذیل ہیں:

گندم کی بوائی (بالائی و میدانی علاقے):

بالائی بلوچستان (کوئٹہ، قلات، ژوب، زیارت) میں نومبر کا پہلا اور دوسرا ہفتہ گندم کی بوائی کا آخری وقت ہے۔ سفارش کردہ اقسام (جیسے زرغون، سحر، یا مقامی منظور شدہ اقسام) کی بوائی فوری مکمل کریں۔ بیج کو پھپھوندی کش دوا لازمی لگائیں۔

میدانی علاقے (نصیر آباد، جعفر آباد، اوستہ محمد):

نومبر کا پورا مہینہ گندم کی کاشت کیلئے بہترین وقت ہے۔ یہاں کاشتکار بروقت بوائی کر کے زیادہ پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔

تیل دار اجناس (کینولا اور سرسوں):

جہاں اکتوبر میں کینولہ کاشت کیا گیا تھا، وہاں جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے پہلی گودی کریں اور ضرورت کے مطابق پہلا پانی دیں۔

سبزیات کی کاشت اور دیکھ بھال

سردی اور کورے سے بچاؤ:

بالائی بلوچستان میں نومبر کے وسط اور آخر نومبر میں درجہ حرارت تیزی سے گرتا ہے۔ ٹماٹر، مرچ اور شملہ مرچ کی پنیریوں کو رات کے وقت پولی تھین شیٹ یا ٹنلز (نچلی ٹنل) سے ڈھانپیں تاکہ وہ مرجھانے سے محفوظ رہیں۔

میدانی علاقوں میں موسمِ سرما کی سبزیاں:

نصیر آباد اور مکران ڈویژن کے گرم علاقوں میں مٹر، گوبھی، گاجر، مولی، شلجم، پالک اور پیاز کی منتقلی کا عمل مکمل کریں۔ پیاز کی نرسری (پنیری) کی باقاعدگی سے دیکھ بھال کریں اور جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔

آبپاشی:

پانی کی بچت کیلئے جہاں ممکن ہو ڈرپ اریگیشن کا استعمال کریں خصوصاً ان علاقوں میں جہاں پانی کی شدید کمی ہے۔

باغات کی نگہداشت

بلوچستان کے سیب، انگور، بادام اور زیتون کے باغات کیلئے یہ مہینہ انتہائی اہم ہے:

پودوں کی کٹائی اور صفائی:

بالائی علاقوں میں پت جھڑ کے باغات (سیب، خوبانی، آلوچہ) نومبر کے آخر میں خوابیدگی کے مرحلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ خشک، بیمار اور آپس میں الجھی ہوئی ٹہنیوں کی کٹائی شروع کریں۔ کٹائی کے بعد کٹے ہوئے حصوں پر بورڈو مکسچر پیسٹ لگائیں تاکہ فنگس کا حملہ نہ ہو۔

پانی کی مقدار میں کمی:

سردی کے آغاز کے ساتھ ہی درختوں کو پانی کی ضرورت کم ہو جاتی ہے۔ بالائی علاقوں میں آبپاشی کا وقفہ بڑھا دیں تاکہ پودے سردی جھیلنے کیلئے تیار ہو سکیں۔

مکران میں کھجور کے باغات:

کھجور کے درختوں کی جڑوں کی صفائی کریں اور اگر نئی پلانٹیشن (تھلیاں لگانا) کرنی ہوں تو میدانی علاقوں میں یہ عمل مکمل کریں۔

ڈیری اور لائیو سٹاک فارمرز کیلئے سفارشات

بلوچستان میں سردیوں کے موسم میں بھیڑوں، بکریوں اور گائے/بھینسوں کی دیکھ بھال میں ذرا سی غفلت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے:

موسمی سرد ہواؤں سے تحفظ:

قلات، زیارت اور کوئٹہ کے اضلاع میں راتیں شدید سرد ہو جاتی ہیں۔ جانوروں کے باڑوں کو ہوا بند کریں لیکن ہوا کی آمد و رفت کیلئے چھوٹا روشن دان کھلا رکھیں تاکہ امونیا گیس جمع نہ ہو۔ جانوروں کے بیٹھنے کی جگہ خشک رکھیں اور نیچے پرآلی یا بھوسہ بچھائیں۔

حفاظتی ٹیکہ جات:

سردیوں میں بھیڑوں اور بکریوں میں نمونیا اور پھیپھڑوں کی بیماریاں عام ہو جاتی ہیں۔ اپنے قریبی محکمہ لائیو سٹاک کے مرکز سے رابطہ کر کے حفاظتی ٹیکے لازمی لگوائیں۔ گائے اور بھینسوں کو گل گھوٹو اور منہ کھر سے بچاؤ کے انجکشن لگوائیں۔

خوراک اور پانی کی فراہمی:

سردی کی وجہ سے چراگاہوں میں گھاس کم ہو جاتی ہے۔ جانوروں کو خشک چارے کے ساتھ ونڈا اور نمکیات کے بلاکس فراہم کریں تاکہ ان کی قوتِ مدافعت برقرار رہے۔ جانوروں کو شدید ٹھنڈا پانی پلانے سے گریز کریں کیونکہ اس سے وہ بیمار ہو سکتے ہیں۔ انہیں تازہ یا نیم گرم پانی دیں۔

فش فارمرز کیلئے سفارشات

نومبر میں سردی کی آمد کے ساتھ ہی پانی کا درجہ حرارت تیزی سے گرنے لگتا ہے جو مچھلیوں کی

خوراک کھانے کی صلاحیت اور ان کی صحت پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ بلوچستان اور پاکستان کے دیگر علاقوں کے فش فارمرز کیلئے اہم سفارشات درج ذیل ہیں:

درجہ حرارت کی نگرانی:

پانی کا درجہ حرارت روزانہ چیک کریں۔ جب درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ سے نیچے آنے لگے تو مچھلی کی خوراک (فیڈ) کی مقدار کم کر دیں۔

خوراک کی بندش:

اگر پانی کا درجہ حرارت 15 ڈگری سینٹی گریڈ سے کم ہو جائے تو مچھلی کو مصنوعی خوراک دینا بالکل بند یا انتہائی کم کر دیں کیونکہ اس درجہ حرارت پر مچھلی خوراک ہضم نہیں کر پاتی اور وہ تالاب کے نیچے بیٹھ کر ضائع ہو جاتی ہے۔

خوراک کا وقت:

مچھلی کو خوراک ہمیشہ دن کے گرم حصے میں (صبح 11 سے دوپہر 2 بجے کے درمیان) دیں جب دھوپ اچھی طرح نکل چکی ہو۔

پانی کی سطح میں اضافہ:

سردی کی شدت سے مچھلی کو بچانے کیلئے تالاب میں پانی کی گہرائی کم از کم 6 سے 8 فٹ رکھیں۔ اوپر کا پانی ٹھنڈا ہونے کی صورت میں مچھلی تالاب کی گرم تہہ میں چلی جاتی ہے۔

تازہ پانی کا اضافہ:

ہفتے میں ایک بار دو بار ٹیوب ویل کا تازہ (نیم گرم) پانی تالاب میں ڈالیں تاکہ پانی کا درجہ حرارت متوازن رہے اور آکسیجن کی کمی نہ ہو۔

کھادوں کا استعمال روکنا:

تالاب میں گوبر یا کیمیائی کھادوں کا استعمال نومبر میں بند کر دیں کیونکہ سردی میں یہ پانی میں حل نہیں ہوتیں اور تالاب میں گیسیں بننے کا سبب بنتی ہیں۔

مارکیٹنگ کا بہترین وقت:

چونکہ نومبر اور دسمبر میں مچھلی کی طلب اور قیمت مارکیٹ میں بڑھ جاتی ہے اس لئے جو مچھلیاں فروخت کے سائز (مارکیٹ ایبل سائز) تک پہنچ چکی ہیں انہیں نکال کر مارکیٹ بھیجیں تاکہ اچھا منافع حاصل ہو اور تالاب پر بوجھ کم ہو۔



جدید فور جی (4G) سمارٹ بجلی میٹر جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہے جس کے ذریعے بجلی کے استعمال، میٹر کی ریڈنگ اور نیٹ ورک کی صورتحال سے متعلق معلومات حاصل کرنے میں سہولت ملتی ہے۔ اس میٹر کی چند اہم خصوصیات اور ضروری احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں:

1۔ خودکار ریڈنگ: میٹر میں موجود کمیونیکیشن سسٹم کے ذریعے ریڈنگ متعلقہ نظام تک بھیجی جا سکتی ہے جس سے دستی ریڈنگ کی ضرورت کم ہو سکتی ہے۔

2۔ سم اور نیٹ ورک سگنل: میٹر میں سم کے ذریعے نیٹ ورک سے رابطہ قائم ہوتا ہے تاہم سگنل کمزور ہونے یا نیٹ ورک دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ریڈنگ کی ترسیل متاثر ہو سکتی ہے۔

3۔ ریموٹ کنکشن اور ڈس کنکشن: تصویر میں موجود میٹر پر ریموٹ کنیکٹ / ڈس کنیکٹ کی سہولت درج ہے۔ متعلقہ نظام اور مجاز کارروائی کے تحت بجلی کا کنکشن منقطع یا بحال کیا جا سکتا ہے۔

4۔ بجلی کی کھپت کا ریکارڈ: میٹر بجلی کے استعمال یعنی یونٹس کا ریکارڈ رکھتا ہے جبکہ ماڈل کے مطابق موجودہ اور سابقہ استعمال سے متعلق معلومات بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

5۔ میٹر کو سیدھا رکھیں: میٹر ہمیشہ درست اور سیدھی پوزیشن میں نصب رکھیں۔ اسے ٹیڑھا کرنے یا اپنی جگہ سے ہٹانے سے گریز کریں۔

6۔ پانی اور نمی سے حفاظت: میٹر پر پانی نہ ڈالیں، اسے دھونے کی کوشش نہ کریں اور بارش، سیلاب یا مسلسل نمی سے محفوظ رکھیں۔ میٹر کی IP54 درجہ بندی کا مطلب یہ نہیں کہ اسے پانی میں ڈبویا جا سکتا ہے۔

7۔ میٹر کی سیل محفوظ رکھیں: میٹر کی سرکاری سیل، کور یا ٹرمینل باکس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔ کسی خرابی کی صورت میں متعلقہ بجلی دفتر سے رابطہ کریں۔

8۔ ڈسپلے اور اشاروں پر نظر رکھیں: اگر اسکرین بند ہو، الارم روشن ہو یا نیٹ ورک کا اشارہ معمول کے مطابق کام نہ کرے تو متعلقہ دفتر کو اطلاع دیں۔ صرف سگنل نہ ہونے سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ میٹر خراب ہے یا بجلی چوری ہو رہی ہے۔

9۔ بجلی بند ہونے کی صورت میں: اگر گھر کی بجلی بند ہو جائے تو پہلے محفوظ طریقے سے معلوم کریں کہ علاقے میں بجلی کی بندش ہے یا صرف آپ کے کنکشن میں مسئلہ ہے۔ میٹر، تاروں یا ٹرمینلز کو خود نہ کھولیں، شکایت متعلقہ سب ڈویژن میں درج کروائیں۔

10۔ بل کی بروقت ادائیگی: بجلی کے بل مقررہ تاریخ تک ادا کریں۔ عدم ادائیگی پر متعلقہ قواعد اور طریقہ کار کے مطابق کنکشن منقطع کیا جا سکتا ہے۔

11۔ میٹر کی تنصیب: میٹر کی تنصیب، مرمت یا تبدیلی صرف مجاز عملے سے کروائیں۔ کھلے تاروں اور ٹرمینلز کو ہاتھ لگانا جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے

اہم پیغام: سمارٹ میٹر کی درست کارکردگی کیلئے مناسب نیٹ ورک سگنل، محفوظ تنصیب، پانی سے بچاؤ اور میٹر کی سیل کی حفاظت ضروری ہے۔ کسی بھی خرابی یا غیر معمولی اشارے کی صورت میں خود مرمت کرنے کے بجائے متعلقہ بجلی دفتر سے رابطہ کریں۔

***



آزاد کشمیر کے کسانوں کے لیے ماہِ نومبر 2026 کے دوران فصلوں، سبزیوں اور باغات کی دیکھ بھال اور کاشت کے حوالے سے تفصیلی اور جامع زرعی سفارشات درج ذیل ہیں:

نومبر کا مہینہ آزاد کشمیر میں ربیع (سردیوں) کی سبزیوں اور خصوصاً گندم کی کاشت کیلئے موزوں ترین وقت ہے۔

گندم کی کاشت:

آزاد کشمیر کے بارانی اور نیم پہاڑی علاقوں میں گندم کی بروقت کاشت 15 اکتوبر سے 20 نومبر تک ہر صورت مکمل کر لیں۔ 20 نومبر کے بعد کاشت کی صورت میں پیداوار میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

سفارش کردہ اقسام:

عروج-22، مرکز-19، پاکستان-13، فتح جنگ-16، نشاں-21، بارانی-17 اور شیراز-23

شرح بیج اور زہر پاشی:

نومبر کے وسط تک شرحِ بیج 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ گندم کو کانگیاری اور دیگر بیماریوں سے بچانے کیلئے بیج کو بوائی سے پہلے مناسب فنگس کش زہر ضرور لگائیں۔

تیلدار اجناس:

سرسوں، کینولہ اور رایا کی کاشت اگر ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تو نومبر کے اوائل میں اسے فوراً مکمل کریں تاکہ سردی بڑھنے سے پہلے پودے جڑ پکڑ سکیں۔

سردیوں کی سبزیاں

آزاد کشمیر کی متنوع آب و ہوا (گرم اور ٹھنڈے زونز) کے لحاظ سے سبزیوں کیلئے درج ذیل اقدامات انتہائی اہم ہیں:

پیاز کی فصل:

کشمیر کے علاقوں میں پیاز کی پنیری منتقل کرنے کا بہترین وقت اکتوبر سے نومبر ہے۔ پنیری کی منتقلی سے پہلے زمین میں گلی سڑی گوبر کی کھاد شامل کریں۔ قطاروں کا فاصلہ 20 سے 25 سینٹی میٹر اور پودوں کا باہمی فاصلہ 15 سینٹی میٹر رکھیں۔

لہسن کی فصل:

لہسن کی کاشت 15 نومبر تک مکمل کر لیں۔ لہسن کی صحت مند پوتھیاں بطور بیج استعمال کریں اور کاشت کھیلیاں بنا کر کریں تاکہ نکاسی آب بہتر رہے۔

دیگر سبزیاں:

مولی، شلجم، گاجر، پالک، میتھی اور مٹر کی اچھے نکاسی والے کھیتوں میں دیکھ بھال جاری رکھیں۔ نومبر میں ان سبزیوں کی گوڈی انتہائی ضروری ہے۔ پہلی گوڈی پودے نکلنے کے 30 سے 40 دن بعد کریں تاکہ جڑی بوٹیاں ختم ہوں اور جڑوں کو ہوا مل سکے۔

آلو کی فصل:

آلو کی فصل کو کورے اور جھلساؤ کی بیماری سے بچانے کیلئے ہلکی آبپاشی کا شیڈول اپنائیں اور ضرورت پڑنے پر ماہرین کے مشورے سے اسپرے کریں۔

باغات کی دیکھ بھال

نومبر کے مہینے میں پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں میں باغات کے اندر پودے خوابیدگی کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں اس لئے درج ذیل کام ناگزیر ہیں:

زیتون کے باغات:

محکمہ زراعت آزاد کشمیر کی مہم کے تحت زیتون کے نئے باغات کی تنصیب اور گڑھے تیار کرنے کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

صفائی اور کٹائی:

پھلدار پودوں (جیسے سیب، خوبانی، ناشپاتی، اخروٹ وغیرہ) کے گرے ہوئے پتوں کو اکٹھا کر کے تلف کر دیں یا کھاد بنانے کیلئے گڑھے میں ڈالیں۔ بیمار اور سوکھی ہوئی ٹہنیوں کی ہلکی کٹائی کریں تاکہ کیڑے مکوڑے وہاں سرمائی نیند نہ گزار سکیں۔

جڑی بوٹیاں اور گوڈی:

نومبر کے آخر میں درختوں کے تھالوں کی اچھی طرح گوڈی کریں تاکہ مٹی نرم ہو جائے اور موسمِ سرما کی بارشوں کا پانی جڑوں میں جذب ہو سکے۔

آم اور دیگر سٹرس باغات (میدانی / گرم علاقے):

آم کے پودوں کو ملی بگ کے حملے سے بچانے کیلئے پودوں کے تنے کے گرد پلاسٹک کی شیٹ (بینڈ) لگائیں تاکہ کیڑے اوپر نہ چڑھ سکیں۔

جدید رجحانات اور کچن گارڈننگ

آرگینک سبزیوں کے حصول کیلئے کچن گارڈننگ کو فروغ دیں۔ اس سے آپ کی صحت اور پیچت دونوں پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔

مشروم کی کاشت:

آزاد کشمیر کے کسان خصوصاً خواتین نومبر کے ٹھنڈے موسم میں گھروں کے اندر مشروم کی کاشت کر کے اضافی آمدنی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا بیج (اسپان) اور رہنمائی محکمہ زراعت مظفر آباد / باغ کی لیبارٹری سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

ڈیری و لائیو سٹاک فارمرز کیلئے سفارشات

آزاد کشمیر کے ڈیری و لائیو سٹاک فارمرز کیلئے ماہِ نومبر کے دوران ڈیری اور لائیو سٹاک (مویشی پالنے) کے حوالے سے تفصیلی اور جامع سفارشات درج ذیل ہیں:

نومبر کے مہینے میں چارے کی قلت کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے درج ذیل اقدامات فوری طور پر مکمل کریں۔ اگر برسیم، لوسرن، جئی اور رایا کی بوائی اکتوبر میں نہیں ہو سکی تو نومبر کے پہلے اور دوسرے ہفتے میں اسے ہر صورت مکمل کریں۔ چارے کی کمی

سے بچنے کیلئے مکئی یا دیگر چارہ جات کا تیار کردہ سائلج اور خشک گھاس (ھے) کا استعمال بڑھائیں تاکہ دودھ کی پیداوار متاثر نہ ہو۔ نومبر میں آزاد کشمیر کے بالائی اور پہاڑی علاقوں جیسا کہ نیلم، لیپا، باغ، راولاکوٹ میں راتیں انتہائی ٹھنڈی ہو جاتی ہیں جس سے بچاؤ کیلئے۔

ہوا کے جھونکوں سے جانوروں کے شیڈ یا کمروں کی کھڑکیوں اور دروازوں پر رات کے وقت بوریاں، ترپال یا موٹے پردے لٹکائیں تاکہ سرد ہوا کے براہِ راست جھونکے جانوروں کو نہ لگیں۔ مویشیوں خصوصاً چھوٹے بچوں کٹڑوں، بچھڑوں کو سردی اور نمونیا سے بچانے کیلئے فرش پر خشک گھاس پھوس، پرالی یا لکڑی کا برادہ بچھائیں۔ فرش کو ہمیشہ خشک رکھیں۔ سردی کے موسم میں جانور کو اپنے جسم کا درجہ حرارت برقرار رکھنے کیلئے زیادہ توانائی کی ضرورت ہوتی ہے اس کیلئے دودھ دینے والے جانوروں کی خوراک میں ونڈے کی مقدار بڑھائیں۔ حاملہ جانوروں کو اضافی متوازن خوراک دیں۔

جانوروں کے چاٹنے کیلئے شیڈ میں منرل بلاک لٹکائیں اور ان کی توانائی برقرار رکھنے کیلئے روزانہ خوراک میں تھوڑا گڑ یا شیرہ ضرور شامل کریں۔ سردی کی وجہ سے جانور پانی کم پیتے ہیں جس سے ہاضمہ کے مسائل ہو سکتے ہیں۔ جانوروں کو دن میں کم از کم تین بار تازہ اور نیم گرم پانی پلائیں۔ موسم کی تبدیلی کے دوران جانوروں کی قوتِ مدافعت کمزور پڑ جاتی ہے، اس کیلئے محکمہ لائیو سٹاک آزاد کشمیر کے قریبی مرکز سے رابطہ کر کے جانوروں کو منہ کھر اور پھیپھڑوں کی بیماریوں کے حفاظتی ٹیکے لازمی لگوائیں۔ نومبر کے مہینے میں جانوروں کو پیٹ کے کیڑے ختم کرنے کی دوائی ضرور دیں تاکہ چارے کی غذائیت جانور کے جسم کو لگے۔

فش فارمرز کیلئے سفارشات

آزاد کشمیر کے مچھلی پالنے والے حضرات کیلئے ماہِ نومبر کے دوران موسمِ سرما کے آغاز کو مدنظر رکھتے ہوئے تفصیلی زرعی سفارشات درج ذیل ہیں:

نومبر میں آزاد کشمیر کے بالائی اور میدانی علاقوں میں درجہ حرارت تیزی سے گرتا ہے جو مچھلیوں کی نشوونما پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ تالاب کے پانی کا درجہ حرارت باقاعدگی سے چیک کریں۔ اگر درجہ حرارت 12 سے 15 ڈگری سینٹی گریڈ سے نیچے گر جائے تو گرم پانی کی مچھلیوں جیسا کہ راہو، موری، تھلہ کی سرگرمی سست ہو جاتی ہے۔ موسمِ سرما میں تالاب میں پانی کی گہرائی کم از کم 5 سے 6 فٹ رکھیں تاکہ پانی کی نچلی تہوں میں درجہ حرارت معمول کے مطابق رہے اور مچھلی شدید سردی سے بچ سکے۔ ٹھنڈے پانی میں مچھلی کا نظامِ ہاضمہ سست ہو جاتا ہے اور وہ خوراک کھانا کم کر دیتی ہے۔ نومبر کے مہینے میں مچھلی کو دی جانے والی مصنوعی خوراک (فیڈ) کی مقدار اس کے کل وزن کے 1 سے 1.5 فیصد تک کم کر دیں۔ تالاب میں اضافی خوراک ڈالنے سے گریز کریں کیونکہ بچی ہوئی خوراک نیچے بیٹھ کر پانی کو آلودہ کر سکتی ہے۔ مچھلی کو خوراک صرف دن کے اس وقت دیں جب دھوپ اچھی طرح نکل آئے (عام طور پر صبح 11 سے دوپہر 2 بجے کے درمیان)۔ موسم کی تبدیلی کے دوران تالاب کے نیچے زہریلی گیسیں بننے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اس لئے نومبر کے مہینے میں تالاب کے اندر گوبر یا دیگر نامیاتی کھادیں ڈالنا بالکل بند کر دیں کیونکہ کم درجہ حرارت پر یہ کھادیں سڑنے لگتی ہیں اور پانی میں آکسیجن کی کمی کا باعث بنتی ہیں۔ اگر پانی گدلا دکھائی دے یا تالاب کے اوپر جھاگ بنے تو اس میں ٹیوب ویل یا تازہ چشمے کا پانی شامل کریں تاکہ پانی متحرک رہے۔ آزاد کشمیر کے بالائی علاقوں مثلاً نیلم، لیپا، پونچھ کے فش فارمرز کیلئے یہ وقت انتہائی اہم ہے کیونکہ ٹراؤٹ مچھلی ٹھنڈے پانی میں ہی پروان چڑھتی ہے۔ نومبر اور دسمبر ٹراؤٹ مچھلی کی افزائشِ نسل (بریڈنگ) کا وقت ہے۔ فارمرز مادہ اور نر مچھلیوں کو علیحدہ کریں اور انڈے نکالنے کے عمل کی تیاری مکمل کریں۔ ٹراؤٹ کے تالابوں میں پانی کی سپلائی اور آکسیجن کا بہاؤ مسلسل برقرار رکھیں۔ پتے یا سردی کا کچرا پانی کی آمد کے راستوں میں نہ رکنے دیں۔ سردیوں میں مچھلیوں پر روئی کی طرح کی پھپھوندی لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر مچھلی سست ہو کر پانی کی سطح پر آئے تو ماہرینِ فشریز کی مشاورت سے تالاب میں مناسب مقدار میں نمک یا چونا ڈالیں۔

گندم کے کاشتکاروں کے نام اہم پیغام

زمین کی تیاری کے دوران

1 بیگ ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل

2 بیگ بی او پی بمسی

پیکنگ 50 کلوگرام

ریٹ 4000 روپے

ڈسکاؤنٹ ریٹ 3500 روپے

10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ

قیمت 2 بیگ 7000 روپے

1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی

پیکنگ 50 کلوگرام

ریٹ 6500 روپے

ڈسکاؤنٹ ریٹ 6000 روپے

10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ

صرف 13000 روپے میں 1 بیگ ڈی اے پی سے زیادہ طاقت کیونکہ 1 بیگ ڈی اے پی کی قیمت 18000 روپے اور وہ بھی آدھی زمین میں جا کر پتھر ہو جاتی ہے

2 بیگ مارک 6 کھاد

پیکنگ 25 کلوگرام

ریٹ 4000 روپے

10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ

قیمت 2 بیگ 8000 روپے

1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش

پیکنگ 25 کلوگرام

ریٹ 15500 روپے

ڈسکاؤنٹ ریٹ 15000 روپے

10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ

ٹوٹل خرچہ 36000 روپے فی ایکڑ

منگوانے کیلئے رابطہ

چوہدری افتخار سندھو

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور

واٹس ایپ 03226780242



بابت ماہ نومبر 2026

بارانی علاقوں کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات

ریسرچ ٹیم:
اکثر سائرہ سید، ڈاکٹر ندیم احمد، ڈاکٹر شاہد نذیر،
ڈاکٹر تیمور حسین، آغا فہید یاسین، عائشہ منظور
(بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال)

بارانی علاقوں میں ربیع فصلوں کی دیکھ بھال

نومبر کے دوران بارانی علاقوں میں گندم کی کاشت کو ترجیح دیں اور زمین میں مناسب وتر و نمی کی دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے بروقت کاشت مکمل کریں۔ چنا، مسور، جو، کینولہ اور دیگر ربیع فصلوں کی پہلے سے کاشت شدہ فصلوں کی بہتر نشوونما اور دیکھ بھال پر توجہ دیں۔ بارانی علاقوں میں فصلوں کی بہتر پیداوار کیلئے زمین میں موجود نمی کو محفوظ رکھیں، غیر ضروری ہل چلانے اور گوڈی سے گریز کریں جبکہ کھادوں کا استعمال فصل کی ضرورت، زمین کی زرخیزی اور پہلے استعمال کی گئی کھاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں۔ فصل کی صحت، جڑی بوٹیوں اور نقصان دہ کیڑوں کی باقاعدگی سے نگرانی بھی جاری رکھیں۔

گندم کی فصل

1۔ گندم کی کاشت نومبر کے پہلے پندرہ دنوں میں مکمل کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ تاخیر سے کاشت کی صورت میں پیداوار متاثر ہوسکتی ہے۔

2۔ بارانی علاقوں میں زمین میں مناسب وتر ہونے پر گندم کی کاشت ڈرل یا پور طریقے سے کریں۔

3۔ بارانی علاقوں کیلئے موزوں اقسام میں شیراز۔23، عروج۔22، نشان۔21، ایم اے۔21، مرکز۔10 اور رزق۔26 شامل ہیں۔

4۔ فی ایکڑ 50 کلوگرام بیج استعمال کریں جبکہ پچھیت کاشت کی صورت میں شرح بیج 60 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

5۔ اگر اُگاؤ کے بعد پودوں میں زردی یا کمزوری نظر آئے تو اس کی وجہ معلوم کرکے، ضرورت کے مطابق 2 فیصد یوریا محلول (2 کلوگرام یوریا فی 100 لٹر پانی) کا فولیئر سپرے کریں۔

6۔ اُگاؤ کے تقریباً 35 سے 40 دن بعد جڑی بوٹیوں کی موجودگی اور فصل کی حالت کا جائزہ لے کر مناسب جڑی بوٹی مار زہر استعمال کریں۔ کلوروسلفیورون یا فینوکساپروپ میں سے کسی بھی زہر کا انتخاب متعلقہ جڑی بوٹی، گندم کی ورائٹی اور زہر کے لیبل پر درج ہدایات کے مطابق کریں۔ زہر کے استعمال سے پہلے محکمہ زراعت کے ماہرین سے مشورہ ضرور کریں۔

جو کی فصل

جو کی فصل کی نشوونما، پودوں کی تعداد اور جڑی بوٹیوں کی موجودگی کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔ فصل کی ضرورت، زمین کی زرخیزی اور پہلے استعمال کی گئی کھاد کو مدنظر رکھتے ہوئے نائٹروجن کھاد استعمال کریں۔ اگر نائٹروجن کی پہلی قسط باقی ہو تو سفارش کردہ مقدار کے مطابق استعمال کریں۔ بارش کی صورت میں کھیت میں پانی کھڑا ہونے سے بچانے کیلئے نکاسی آب کا مناسب انتظام کریں۔ فصل کی بہتر بڑھوتری کیلئے جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی پر خصوصی توجہ دیں۔

چنا کی فصل

نومبر میں چنے کی پہلے سے کاشت شدہ فصل کی ابتدائی



بڑھوتری اور پودوں کی صحت پر توجہ دیں۔ اگر کھیت میں جڑی بوٹیاں 2 سے 4 پتوں کے مرحلے پر پہنچ جائیں تو ان کی تلفی یقینی بنائیں۔ ضرورت کے مطابق ہلکی گوڈی کریں یا محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق مناسب طریقہ تدارک اختیار کریں۔ گوڈی کے دوران چنے کے پودوں اور جڑوں کو نقصان سے بچائیں۔ پودوں میں زردی یا کمزوری کی علامات ظاہر ہونے پر ممکنہ وجہ معلوم کریں اور ضرورت کے مطابق مناسب غذائی اصلاح کریں۔ یوریا محلول کا استعمال صرف ماہرین کے مشورے سے کریں۔ زمین میں موجود نمی محفوظ رکھنے کیلئے غیر ضروری گوڈی سے گریز کریں اور فصل کی حالت کے مطابق دیکھ بھال جاری رکھیں۔ فصل کا باقاعدگی سے معائنہ کریں اور پودوں کی صحت، بڑھوتری اور جڑی بوٹیوں کی موجودگی پر توجہ دیں۔

مسور کی فصل

نومبر میں مسور کی پہلے سے کاشت شدہ فصل کی ابتدائی بڑھوتری اور شاخیں بننے کے عمل پر توجہ دیں۔ مسور کی فصل میں جڑی بوٹیوں کی ابتدائی بڑھوتری کے دوران باقاعدگی سے نگرانی کریں۔ جب جڑی بوٹیاں 2–4 پتوں کے مرحلے پر ہوں تو انہیں ہلکی گوڈی کے ذریعے تلف کرنے میں تاخیر نہ کریں یا محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق مناسب طریقۂ تدارک اپنائیں، تاکہ فصل کو غذائی اجزا اور زمین کی نمی کے حصول میں مقابلے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نائٹروجن اور دیگر غذائی اجزا کی ضرورت کو زمین کی زرخیزی، فصل کی حالت اور پہلے استعمال کی گئی کھاد کے مطابق پورا کریں۔ پودوں میں زردی یا کمزوری کی علامات نظر آنے پر ان کی وجہ معلوم کرکے مناسب تدارک کریں۔ فصل کو جانوروں کے چرنے سے محفوظ رکھیں تاکہ پودوں کی بڑھوتری متاثر نہ ہو۔

کینولہ / سرسوں

نومبر کے دوران کینولہ اور سرسوں کی پہلے سے کاشت شدہ فصل میں پتوں اور شاخوں کی بڑھوتری پر توجہ دیں۔ فصل کی ضرورت، زمین کی زرخیزی اور پہلے دی گئی کھاد کو مدنظر رکھتے ہوئے نائٹروجن کی مناسب مقدار استعمال کریں۔ جڑی بوٹیوں کو بروقت تلف کریں تاکہ فصل کو پانی اور غذائی اجزا مناسب مقدار میں میسر آسکیں۔ کمزور فصل میں غذائی کمی کی علامات اور ضرورت کا جائزہ لینے کے بعد مناسب غذائی اصلاح کریں۔

مٹر کی فصل

چونکہ مٹر کی کاشت اکتوبر اور نومبر دونوں مہینوں میں کی جاتی ہے، اس لئے نومبر میں فصل کی حالت اور کاشت کے وقت کے مطابق دیکھ بھال کریں۔ نئی کاشت شدہ فصل میں اُگاؤ اور ابتدائی بڑھوتری، جبکہ پہلے سے کاشت شدہ فصل میں پودوں کی نشوونما پر توجہ دیں۔ مٹر میں شاخیں بننے کا مرحلہ عموماً بعد میں آتا ہے، اس لئے اس مرحلے سے متعلق سفارشات فصل کی اصل نشوونما کے مطابق اپنائیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے ضرورت کے مطابق ہلکی گوڈی کریں اور زمین میں موجود نمی کو محفوظ رکھیں۔ نائٹروجن کھاد کا استعمال فصل کی ضرورت، زمین کی زرخیزی اور پہلے دی گئی کھاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں۔

سبزیوں کی دیکھ بھال

گاجر، مولی، شلجم، پالک، بند گوبھی، پھول گوبھی وغیرہ۔ پہلے سے کاشت شدہ سبزیوں میں ضرورت کے مطابق گوڈی کریں اور فصل کی بڑھوتری، زمین کی زرخیزی اور پہلے استعمال کی گئی کھاد کو مدنظر رکھتے ہوئے نائٹروجن کھاد استعمال کریں۔ ایفڈ، سنڈی اور لیف مائنر سمیت نقصان دہ کیڑوں کی بروقت نگرانی کریں۔ مٹی میں نمی کی کمی محسوس ہونے پر بارانی حالات اور دستیاب نمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت کے مطابق آبپاشی کریں۔ اگیتی مولی، گاجر اور شلجم کی برداشت مناسب سائز پر شروع کریں۔ بند گوبھی اور پھول گوبھی کی فصلوں میں کیڑوں کی نگرانی جاری رکھیں اور حملہ ظاہر ہونے پر محکمہ زراعت کی ہدایت کے مطابق مناسب تدارک کریں۔ مٹر، پالک اور میتھی سمیت دیگر سبزیوں میں جڑی بوٹیوں کو بروقت تلف کریں تاکہ فصل کی بڑھوتری بہتر ہوسکے۔



چارہ جات

1۔ جئی کا چارہ:

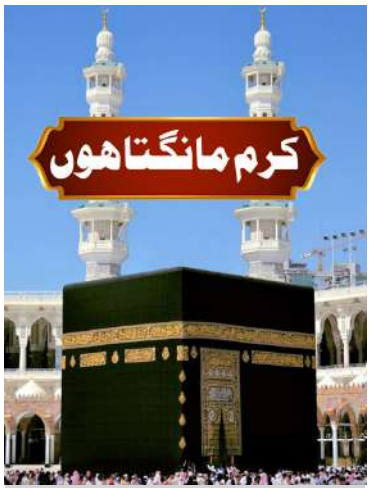
بارانی علاقوں میں کاشت شدہ جئی کی فصل کی بڑھوتری اور پودوں کی صحت کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔ فصل کی ضرورت، زمین میں موجود نمی اور پہلے استعمال کی گئی کھاد کو مدنظر رکھتے ہوئے نائٹروجن کھاد استعمال کریں۔ جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی کریں تاکہ فصل کی بہتر بڑھوتری اور معیاری چارے کی پیداوار حاصل ہوسکے۔ بارانی حالات میں زمین کی نمی محفوظ رکھنے کے لیے غیر ضروری گوڈی اور زمین میں چھیڑ چھاڑ سے گریز کریں۔

باغات کی دیکھ بھال

ترشاوہ پھلوں، خصوصاً کینو، مسمی اور نارنگی کی برداشت احتیاط سے کریں تاکہ پھلوں کو نقصان نہ پہنچے۔ کھاد کے استعمال کا وقت اور مقدار باغ کی حالت، زمین میں نمی، درختوں کی عمر اور غذائی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کریں۔ پھل کی مکھی اور دیگر نقصان دہ کیڑوں کی نگرانی جاری رکھیں اور ضرورت کے مطابق محکمہ زراعت کے مشورے سے مناسب حفاظتی اقدامات کریں۔ بارش اور زمین میں موجود نمی کو مدنظر رکھتے ہوئے باغات میں آبپاشی کا انتظام کریں۔ نئے باغات لگانے کیلئے زمین کی تیاری، گڑھوں کی کھدائی اور مناسب نامیاتی مادے کی فراہمی کا عمل جاری رکھیں۔

مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے رابطہ کریں

ڈاکٹر شاہد نذیر
موبائل وواٹس ایپ: 03225494885
آغا فہد یاسین
موبائل وواٹس ایپ: 03087230510



کرم مانگتا ہوں عطاء مانگتا ہوں،
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں

عطا کر تو شانِ کریمی کا صدقہ،
دلا دے الٰہی رحیمی کا صدقہ

نہ مانگوں گا تجھ سے تو مانگوں گا کس سے،
تیرا ہوں میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں

الٰہی ہمیں شاد و مسرور رکھنا، بلاؤں سے ہم کو سدا دُور رکھنا

پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں،
پریشانیوں سے پناہ مانگتا ہوں

جو مفلس ہیں ان کو تو دولت عطاء کر، جو بیمار ہیں ان کو صحت عطاء کر

مریضوں کی خاطر دعا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں

ہوا ہے نہ مایوس تیرا سوالی، پھرا
ہے نہ کوئی تیرے در سے خالی

یہاں تیری خاطر جمع سب ہوئے ہیں،
میں سب کی طرف سے دعا مانگتا ہوں

الٰہی تجھے واسطہ پنجتن کا، ہو شاداب غنچہ دلوں کے چمن کا

الٰہی تجھے واسطہ غوث الوریٰ کا،
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں



بارانی علاقوں کے ساتھ ساتھ دیگر علاقوں میں گندم کی فصل پر دیمک کا حملہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔ بارانی علاقوں میں پانی کی کمی اور زمین میں نمی کم ہونے کی وجہ سے دیمک کے پھیلاؤ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ دیمک گندم کی فصل کو ابتدائی اگاؤ سے لے کر فصل کے پکنے تک کسی بھی مرحلے پر نقصان پہنچا سکتی ہے۔ شدید حملے کی صورت میں گندم کی پیداوار میں 20 سے 45 فیصد تک کمی واقع ہو سکتی ہے اس لئے دیمک کی بروقت پہچان، مؤثر تدارک اور حفاظتی اقدامات ضروری ہیں۔

دیمک کے حملے کی پہچان:

دیمک سے متاثرہ گندم کے پودے اچانک پیلے پڑ کر سوکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسے پودے کو زمین سے اکھاڑا جائے تو وہ آسانی سے باہر آجاتا ہے کیونکہ دیمک اس کی جڑوں کو کھا کر کمزور یا ختم کر چکی ہوتی ہے۔ کھیت میں پودوں کے تنوں کے گرد مٹی کی چھوٹی چھوٹی نالیاں یا سرنگیں بھی نظر آسکتی ہیں، جن کے اندر دیمک چھپ کر حرکت کرتی ہے۔ اگر دیمک کا حملہ فصل کے پکنے کے مرحلے پر ہو تو متاثرہ پودوں میں سفید سٹے بن جاتے ہیں۔ ایسے سٹے عموماً بالکل سفید اور دانوں سے خالی رہ جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں پیداوار میں نمایاں کمی واقع ہوتی ہے۔ دیمک بنیادی طور پر گندم کے پودے کی جڑوں اور زیر زمین تنے کو نقصان پہنچاتی ہے۔ جڑیں اور زیر زمین تنا چب جانے کی وجہ سے پودے کا زمین سے پانی اور غذائی اجزا حاصل کرنے کا نظام متاثر ہو جاتا ہے جس سے پودا کمزور ہو کر آخر کار بالکل سوکھ جاتا ہے۔

دیمک سے بچاؤ اور تدارک کے طریقے

کسانوں کی رہنمائی کیلئے دیمک سے بچاؤ اور تدارک کے کچھ طریقے درج ذیل ہیں

بیج کو زہر لگانا:

دیمک کے حملے سے بچاؤ کیلئے سب سے اہم اور مؤثر وقت گندم کی بجائی کا ہے۔ بجائی سے پہلے بیج کو مناسب دیمک کش دوا سے ٹریٹ کرنا چاہیے۔ بیج کے مناسب ٹریٹمنٹ سے اگنے کے بعد ابتدائی دو سے تین ماہ تک فصل کو دیمک اور زمین سے لگنے والی دیگر بیماریوں سے مکمل تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔ کاشت سے پہلے گندم کے بیج کا ٹریٹمنٹ اس طرح کیا جاسکتا ہے۔

1۔ امیڈاکلوپرڈ:

امیڈاکلوپرڈ 70 ڈبلیو ایس کی 0.7 سے 1.0 گرام فی کلو گرام بیج، یا امیڈاکلوپرڈ 600 ایف ایس کی 3 سے 4 ملی لٹر فی کلو گرام بیج کے حساب سے لگائیں۔

2۔ فپرونل:

فپرونل 5 ایس سی کی 5 سے 10 ملی لٹر فی کلو گرام بیج (عام سفارش 5 ملی لٹر فی کلو گرام بیج) کے حساب سے لگائیں۔

3۔ بیج کو زہر لگا کر سایہ میں خشک کرنا:

بیج کو زہر لگا کر سائے میں خشک کر کے فوراً کاشت کریں۔ کسی بھی زہر کے استعمال سے پہلے اس زہر کی رجسٹریشن، لیبل اور تجویز کردہ مقدار کو ضرور دیکھیں۔

کھیت کی صفائی اور زرعی انتظام

کھیت میں کچی یا غیر گلی سڑی گوبر کی کھاد استعمال نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ دیمک کچی نامیاتی باقیات کی طرف زیادہ راغب ہوتی ہے۔ ہمیشہ اچھی طرح گلی سڑی اور تیار شدہ گوبر کی کھاد استعمال کی جائے۔ اسی طرح پچھلی فصل کی باقیات، خصوصاً جوار، باجرہ اور دیگر فصلوں کے مڈھ اور جڑوں کو کھیت میں باقی نہ رہنے دیا جائے بلکہ انہیں مناسب طریقے سے تلف کیا جائے، کیونکہ یہ دیمک کیلئے خوراک کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ مون سون کی بارشوں سے پہلے کھیت میں گہرا ہل چلانا بھی مفید ہے۔ اس عمل سے دیمک کی کالونیاں اور بل دھوپ اور ماحول کے اثرات کی وجہ سے ختم ہو سکتے ہیں۔ ہل چلانے کے بعد مناسب طریقے سے بھاری سہاگہ لگانے سے زمین کی نمی محفوظ رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ چونکہ دیمک خشک مٹی میں زیادہ تیزی سے سرگرم ہوتی ہے اس لئے زمین میں نمی برقرار رکھنا فصل کے تحفظ کیلئے فائدہ مند ہے۔

کھڑی فصل میں دیمک کا حملہ

اگر گندم کی فصل میں دیمک کا حملہ اس وقت ظاہر ہو جب فصل دو سے تین فٹ کی ہو چکی ہو تو صرف پتوں پر سپرے ہمیشہ مؤثر ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ دیمک کا اصل حملہ زمین کے اندر جڑوں پر ہوتا ہے۔ دیمک کے خلاف زرعی زہر سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے۔

1۔ آبپاشی کے ذریعے استعمال:

ایسے حالات میں آبپاشی کے وقت دیمک کش دوا کو پانی کے ساتھ زمین تک پہنچانا ضروری ہے۔ اس مقصد کیلئے کلورپائریفاس 20 ای سی کی 1000 ملی لٹر (1 لٹر) فی ایکڑ کے حساب سے پانی کے ساتھ فلڈ کیا جا سکتا ہے۔ بیج کے علاج کیلئے اس کی مقدار 4.5 ملی لٹر فی کلو گرام بیج ہے۔



2۔ فیپرونل:

فیپرونل پر مشتمل مصنوعات بھی اسی طریقے سے لیبل کے مطابق استعمال کی جاسکتی ہیں۔

3۔ لیبل پر درج ہدایات:

کسی بھی زہر کی تجویز کردہ مقدار سے زیادہ استعمال فصل، مٹی، انسان اور ماحول کیلئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اگر بجائی کے وقت بیج کا ٹریٹمنٹ نہ کیا جاسکے تو بعض منظور شدہ دانہ دار دیمک کش ادویات کو سفارش کے مطابق خشک مٹی یا کھاد کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ زمین میں نمی آنے کے بعد دوا جڑوں کے قریب پہنچ سکے۔ اسی طرح اگر دیمک کا حملہ زمین کے اوپر پودے کے تنے کے قریب واضح طور پر نظر آئے تو مناسب اور منظور شدہ دیمک کش دوا کا سپرے شام کے وقت پودوں کی جڑوں اور تنے کے قریب کیا جاسکتا ہے۔

4۔ بائی فینتھرین 10EC:

بائی فینتھرین 10 ای سی کی 2 ملی لٹر فی کلو گرام بیج کے حساب سے بیج کو لگانے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کا استعمال صرف متعلقہ لیبل اور محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق کیا جانا چاہیے۔

حاصل کلام:

گندم کی فصل کو دیمک کے نقصان سے بچانے کیلئے صرف ایک طریقہ اختیار کرنے کے بجائے مربوط حکمتِ عملی اپنانا زیادہ مؤثر ہے۔ صاف ستھرا کھیت، اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد، فصل کی باقیات کی تلفی، گہرا ہل، زمین میں مناسب نمی کا تحفظ، کاشت سے پہلے بیج کا بروقت ٹریٹمنٹ اور ضرورت کے مطابق منظور شدہ دیمک کش ادویات کا درست مقدار میں استعمال دیمک کے حملے کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کاشتکار اگر فصل کے ابتدائی مرحلے ہی میں دیمک کی علامات کو پہچان کر بروقت اقدامات کریں تو فصل کے نقصان کو نمایاں حد تک کم کیا جاسکتا ہے اور گندم کی بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

*****





پاکستان میں ہائبرڈ گندم اگانے کی تیاری

فی ایکڑ 90 من، کسان کی قسمت بدلنے جا رہی ہے

گارڈ اور یونیورسٹی آف ایگریکلچر کے درمیان معاہدہ طے

یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد اور گارڈ ایگریکلچرل ریسرچ اینڈ سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے پاکستان میں ہائبرڈ گندم کی تحقیق، ترقی، جانچ اور ممکنہ تجارتی فروغ کیلئے مفاہمتی دستاویز (ایل او آئی) پر دستخط کیے ہیں۔ تین سالہ تعاون کے تحت دونوں ادارے ہائبرڈ گندم کے شعبے میں تحقیق اور ترقی کیلئے اپنی مہارتیں یکجا کریں گے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد گندم کی جینیات، بریڈنگ، زرعی طریقہ کار اور سائنسی تحقیق میں اپنی مہارت فراہم کرے گی۔ گارڈ ایگریکلچر بیجوں کی ٹیکنالوجی، تحقیق و ترقی اور ہائبرڈ گندم کی تجارتی بنیادوں پر تیاری اور فروغ کے تجربے سے استفادہ فراہم کرے گی۔ تعاون کے تحت ہائبرڈ گندم کی بریڈنگ کیلئے مختلف مواد کی تیاری اور جانچ، مختلف مقامات پر موزوں اقسام کی آزمائش، بیماریوں کے خلاف مزاحمت، اناج کے معیار اور مختلف ماحولیاتی و زرعی حالات سے مطابقت کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات برداشت کرنے کی صلاحیت رکھنے والی ہائبرڈ گندم کی تیاری کیلئے مفید خصوصیات کو منتقل کرنے پر بھی تحقیق کی جائے گی۔ تعاون کے دائرہ کار میں تربیتی پروگرام، ورکشاپس، فیلڈ ڈیمونسٹریشنز اور تکنیکی عملے و طلبہ کے تبادلے بھی شامل ہیں۔ مجوزہ انتظام کے تحت یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد گندم کی بریڈنگ، جینیات اور زرعی امور میں سائنسی و تکنیکی معاونت فراہم کرے گی جبکہ بریڈنگ مواد تک رسائی، طلبہ اور فیکلٹی کے تبادلے اور فیلڈ، لیبارٹری و گرین ہاؤس میں تحقیق کی سرگرمیوں میں تعاون کرے گی۔ مفاہمتی دستاویز کے مطابق مشترکہ تحقیق کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی دانشورانہ ملکیت، بریڈنگ مواد، ٹیکنالوجی اور تحقیقی نتائج کی ملکیت دونوں اداروں کی مشترکہ ہوگی تاہم اس کا تعین متعلقہ پالیسیوں، قوانین اور باہمی طور پر طے شدہ تحریری انتظامات کے مطابق کیا جائے گا۔ دونوں ادارے تجارتی طور پر حساس معلومات اور غیر شائع شدہ تحقیقی ڈیٹا کی رازداری برقرار رکھنے کے پابند ہوں گے۔ ایل او آئی کے تحت کسی بھی ادارے پر خودکار طور پر مالی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔ انفرادی تحقیقی منصوبوں کیلئے فنڈنگ کا فیصلہ منظور شدہ تجاویز، ورک پلان، بجٹ یا اضافی معاہدوں کے ذریعے کیا جائے گا۔ مفاہمتی دستاویز دستخط کی تاریخ سے تین سال تک مؤثر رہے گی اور دونوں فریقین کی باہمی تحریری رضامندی سے اس کی تجدید کی جاسکے گی۔ یہ دستاویز تعاون کیلئے ایک بنیادی فریم ورک فراہم کرتی ہے۔ یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد کے شعبہ پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس کے پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی اور گارڈ ایگریکلچر کے چیف ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈاکٹر غضنفر علی خان کو اس تعاون کیلئے فوکل پرسن مقرر کیا گیا ہے۔

***



چوہدری افتخار سندھو (قائداعظم گولڈ میڈلسٹ)

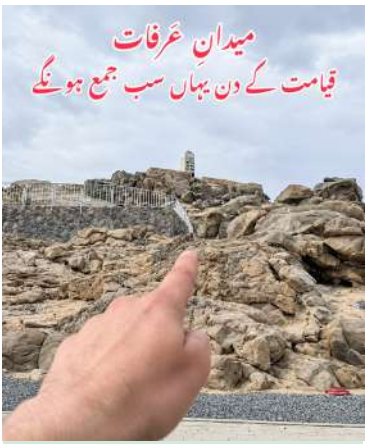
جلد آرہی ہے۔۔۔
گندم کی ایک ایسی ورائٹی
جو پیداوار ڈبل کردے گی

کرہ ارض پر انسانی آبادی میں مسلسل تیز رفتار اضافے اور اہم زرعی اجناس کی ترسیل میں کمی کے رجحان کا مقابلہ کرنے کیلئے زرعی اجناس کے بیج تیار کرنے والی دنیا کی بڑی کمپنیاں ایسی اقسام کی تیاری میں مصروف ہیں جن سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکے۔ سنجینٹا کا شمار دنیا کی بیج تیار کرنے والی سب سے بڑی کمپنیوں میں ہوتا ہے اور یہ کمپنی چین کی ملکیت ہے۔ اس کمپنی کی طرف سے اس سال سات ہزار ایکڑ رقبے پر گندم کی ایسی نئی ورائٹی کاشت کی جائے گی جو ہائبرڈ گندم کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ جرمن کمپنیاں باسف ایس ای اور بائر اے جی بھی اس تیاری میں ہیں کہ جلد از جلد ہائبرڈ گندم کی اپنی ورائٹیز متعارف کرا سکیں۔ آئیں آپ کو بتاتے ہیں کہ ہائبرڈ گندم کیسے تیار کی جاتی ہے۔ زرعی تحقیق کرنے والے ماہرین ہائبرڈ گندم اس طرح تیار کرتے ہیں کہ وہ عام گندم کے پودوں کی اپنی پولی نیشن کرنے کی قدرتی صلاحیت اس طرح ختم کر دیتے ہیں کہ کھیتوں میں مادہ پودوں کی پولی نیشن ایک دوسری ورائٹی کے نر پودوں سے کی جاتی ہے۔ اس طرح گندم کا جو نیا اور منفرد بیج اس زرعی جنس کی دو مختلف اقسام کے ملاپ سے تیار ہوتا ہے، وہ ہائبرڈ بیج کہلاتا ہے۔ یوں تیار کئے جانے والے بیج گندم کی دو مختلف اقسام کے امتزاج کے باعث نہ صرف پیداوار بہت ہی زیادہ ہوتی ہے بلکہ ان میں اپنی پچھلی نباتاتی نسل کے مقابلے میں ناموافق ماحولیاتی اور موسمیاتی حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کسی بھی زرعی جنس کی ہائبرڈ ورائٹی تیار کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں دو مختلف نباتاتی اقسام کی تمام مثبت خصوصیات یکجا کر دی جاتی ہیں۔ اس عمل کا تاہم ایک قدرتی نقصان بھی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جب گندم کی کسی ایک ورائٹی میں نر اور مادہ پودوں کے مابین پولی نیشن کا عمل ہواؤں کی مدد سے قدرتی طور پر انجام پاتا ہے تو سبھی مادہ پودوں کی پولی نیشن ہو جاتی ہے۔ اگر یہی پولی نیشن انسانی مداخلت کے نتیجہ میں اور غیر قدرتی انداز میں کی جائے تو کئی مادہ پودوں کی پولی نیشن نہیں ہو پاتی لیکن ماہرین اس کا بھی کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ آئیں اب آپ کو بتاتے ہیں کہ ہائبرڈ فصلیں کس حد تک ہمارے زیر استعمال ہیں؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کے مختلف ممالک میں کسان کم از کم مکئی کی ہائبرڈ ورائٹی تو 1930 کی دہائی سے اگا رہے ہیں۔ ہائبرڈ فصل کی پیداوار بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس کے مختلف نباتاتی بیماریوں یا نقصان دہ کیڑوں کا شکار ہو جانے کا خدشہ بھی بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اب تک جن سبزیوں کی ہائبرڈ اقسام اگانے کا طریقہ بھی رائج ہو چکا ہے ان میں پیاز، پالک اور ٹماٹر شامل ہیں۔ ہائبرڈ گندم کے بیج تیار کرنے والی بڑی کمپنیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس کام کیلئے ہائبرڈ مکئی اور ہائبرڈ جو تیار کرنے کے حوالے سے اپنے اسی تجربے کو استعمال کیا جس کے نتیجے میں 1930 کی دہائی کے مقابلے میں 1990 کے عشرے تک مکئی کی پیداوار میں 600 فیصد اضافہ ہو چکا تھا۔ چینی کمپنی سنجینٹا کا شمار بیج تیار کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی کمپنیوں میں ہوتا ہے۔ امریکی محکمہ زراعت کے مطابق مکئی کی پیداوار میں 6 گنا تک کا حیران کن اضافہ جزوی طور پر ہائبرڈ مکئی تیار کرنے سے ہی ممکن ہوا جبکہ اسی عرصے میں گندم کی پیداوار میں بھی تقریباً اڑھائی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہائبرڈ گندم سے پیداوار میں دگنا اضافہ کیا جاسکتا ہے تو پھر ہائبرڈ گندم کے مارکیٹ میں آنے میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مکئی اور جو کے مقابلے میں ہائبرڈ گندم کے عالمی منڈیوں میں تجارت کیلئے پہنچنے میں مقابلتاً کافی تاخیر اس لئے ہوئی کہ ہائبرڈ گندم کی تیاری زیادہ پیچیدہ اور کافی مہنگا عمل ہے۔ ہائبرڈ فصلوں کی تیاری کی خاص بات یہ ہے کہ ان کیلئے متعلقہ فصل کے پودوں میں کوئی جینیاتی تبدیلیاں نہیں کی جاتیں بلکہ اس کے برعکس قانوناً جین موڈیفائیڈ آرگنزم (GMO) یا جینیاتی تبدیلیوں والا جاندار کے لیبل سے بچنے کیلئے اور پیداوار میں اضافے کیلئے ہائبرڈ اقسام تیار کی جاتی ہیں۔ جینیاتی تبدیلیوں کے بعد تیار کی جانے والی مکئی اور سویابین کی اقسام 1996ء میں تیار کی گئی تھیں جنہیں اب پولٹری فیڈز، جانوروں کی خوراک، حیاتیاتی ایندھن اور کوکنگ آئل جیسی مصنوعات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اقسام دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ، برازیل اور ارجنٹائن میں وسیع تر رقبے پر اگائی جانے لگی تھیں۔ جینیاتی تبدیلیوں والی ہائبرڈ گندم کی وسیع تر تجارتی پیمانے پر کاشت آج تک اس لئے رواج نہ پا سکی کہ اس بارے میں صارفین میں کئی طرح کے شکوک و شبہات اور خدشات پائے جاتے تھے۔ خاص طور



پر یہ خدشات کہ ایسی گندم کے استعمال سے جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ کھائی جانے والی زرعی اجناس میں سے ایک ہے، عام انسانوں میں ممکنہ طور پر خاص طرح کی الرجی اور دیگر طبی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ امریکی ریاست شمالی ڈکوٹا میں پارک ریور کے مقام پر میکی سیڈ کمپنی کے مالک ڈیو میکی کہتے ہیں کہ جینیاتی تبدیلیوں والی ہائبرڈ گندم کی عام صارفین میں مخالفت کے باوجود یہ امکان زیادہ ہے کہ بہت جلد صارفین ہائبرڈ گندم کو زیادہ محفوظ اور بہتر سمجھیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ عام پبلک کی عمومی سوچ یہی ہو گی کہ ہائبرڈ گندم ہی انسانی اور حیوانی صحت کیلئے سب سے زیادہ محفوظ ہے۔ ہائبرڈ گندم کے ممکنہ فوائد کی بات کرتے ہوئے آپ کو بتائیں کہ ارجنٹائن کی ایک بائیو ٹیکنالوجی کمپنی جینیاتی طور پر ترمیم شدہ ایسی ہائبرڈ گندم کی تیاری پر کام کر رہی ہے جو خاص طور پر خشک سالی کے اثرات کا بہت اچھی طرح مقابلہ کر سکے گی۔ اس کمپنی کا دعویٰ ہے کہ وقت گزرنے اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے شدید ہوتے جانے کے ساتھ ساتھ عام صارفین میں جینیاتی تبدیلیوں والی فصلوں کی تجارتی پیداوار کو قبول کرتے جانے کا رجحان بھی زیادہ ہوتا جائے گا۔ اب بات کرتے ہیں پاکستان میں ہائبرڈ گندم کی۔ دنیا بھر کی طرح پاکستان بھی عنقریب ہائبرڈ گندم کی کاشت کر کے اپنی گندم کی پیداوار میں ڈبل اضافہ کرنے والا ہے۔ پاکستان اور چین کے محققین پاکستان میں گندم کی زیادہ پیداوار کیلئے ہائبرڈ بیج تیار کرنے کے قریب تر پہنچ چکے ہیں پاکستانی اور چینی محققین پاکستان میں فصلوں کی اوسط پیداوار بڑھانے کیلئے گندم کی ہائبرڈ اقسام پر مسلسل ریسرچ کر رہے ہیں۔ ہائبرڈ اقسام کے بیج کے استعمال کا مقصد خشک سالی، بیماریوں اور آب وہوا کی غیر یقینی صورتحال اور فی یونٹ رقبہ پر زیادہ پیداوار والی فصلیں کاشت کرنا ہے۔ پاکستان ایگری کلچرل ریسرچ کونسل (PARC) کے چیئرمین کا کہنا ہے کہ ہماری حکومت چین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون اور ہم آہنگی کی منتظر ہے، چند سال پہلے آنے والے سیلاب سے ملک میں گندم کا تقریباً 4 بلین ڈالر کا نقصان ہوا ہے، سندھ اور بلوچستان سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقے ہیں۔ پاکستان کو موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کیلئے سمارٹ ٹیکنالوجیز کی ضرورت ہے۔ گندم کے ہائبرڈ بیج کے ساتھ ساتھ ہائی ٹیک مشینری اور فصل کو تباہ کن آفات سے بچانے کیلئے سائینٹیفک سٹوریج سسٹم کی ضرورت ہے۔ پاکستان کیلئے یہ ایک بہت بڑے فخر کی بات ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل کے زرعی سائنسدان بھی گندم کی ہائبرڈ ورائٹی تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو بہت جلد پاکستانی کسانوں کیلئے دستیاب ہو جائے گی اور پاکستانی کاشتکاروں کیلئے ایک اور بہت بڑی خوشخبری یہ ہے کہ حکومتی اور پرائیویٹ ریسرچ اداروں کے ریسرچ فارمز پر 200 نئی ایڈوانس لائنز کے ساتھ حکومت چین نے ہائبرڈ گندم کے بیج کے کامیاب تجربات کئے ہیں اور اب وہ دن دور نہیں کہ پاکستانی کاشتکاروں کیلئے بہت جلد گندم کا ہائبرڈ بیج دستیاب ہو گا جس سے پاکستان کی گندم کی پیداوار ڈبل ہو جائے گی اور پاکستان گندم درآمد کرنے والے ممالک کی فہرست سے نکل کر گندم برآمد کرنے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے گا ان شاء اللہ

*****



جبلِ رحمت جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اونٹنی قصواء حجۃ الوداع کے روز کھڑی تھی۔ جبل رحمت مکہ مکرمہ کے مضافات میں ہے۔ اُس کے چاروں جانب میدان عرفات ہے۔ روایات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہ السلام کی زمین پر پہلی ملاقات بھی اسی پہاڑی پر ہوئی تھی اور اُن کی معافی اسی جگہ قبول ہوئی تھی۔ یہ ایک ہزار میٹر قطر کی ساٹھ فٹ اونچی پہاڑی ہے، مقامات حج میں یہ واحد جگہ ہے جو حدود حرم سے باہر ہے، اس پہاڑی سے ملحقہ بہت بڑے علاقے میں نیم کے لاکھوں درخت لگائے گئے ہیں تاکہ حج کے دوران حاجیوں کو سایہ میسر ہو سکے، یہ ایک پُرنور اور مقدس مقام ہے، پہاڑی کی چوٹی پر ایک سفید مینار نظر آرہا ہے، کہا جاتا ہے کہ اونٹنی قصواء اسی مقام پر کھڑی ہوئی تھی۔ یہاں آنا یہاں کی زیارت کرنا اور دل میں یہ خیال ابھرنا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہاں تشریف لایا کرتے تھے، اس پہاڑ اور اس زمین نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دیدار کیا تھا، آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں اور بندہ اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کرتا ہے، اللہ پاک آپ سب کو اس مقام کی زیارت نصیب فرمائے آمین۔

***



گندم کی کاشت

(جدید پیداواری ٹیکنالوجی)

گندم پاکستان کی ایک اہم نقد آور خوردنی فصل ہے۔ گزشتہ سال سیزن میں اگرچہ پاکستان میں نامساعد حالات کے باوجود گندم کی بمپر کراپ ہوئی لیکن اس کے باوجود ملکی ضروریات پوری کرنے کیلئے حکومت پاکستان کو لاکھوں ٹن گندم درآمد کرنا پڑی۔ حالانکہ چند سال پہلے پاکستان گندم برآمد کرنے والے ممالک کی صف میں کھڑا تھا۔ گندم کی ریکارڈ پیداوار کیلئے بارانی علاقوں میں مون سون کے شروع میں گہرا ہل چلا کر گندم کی فصل کیلئے نمی محفوظ کریں۔ گندم کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے بوائی 20 نومبر تک مکمل کریں اور کوشش کریں کہ بوائی چھٹہ کی بجائے ڈرل سے یا کھیلیوں پر یا بیڈز پر کریں کیونکہ اس سے ایک طرف تو بیج کم استعمال ہوگا اور دوسری طرف کم پانی سے سے بھی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ گندم کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی ترقی دادہ اقسام کاشت کریں۔ کاشت سے قبل بیج کو دوائی ضرور لگائیں تاکہ اُگاؤ بہتر ہو، بیج کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رہے اور بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہو سکے جبکہ کلر اور تھور زدہ زمینوں پر کاشت تروتر میں بذریعہ چھٹہ یا گپ چھٹ کریں۔ چاول یا گنے والی زمین، ریتلی زمین اور ٹیوب ویل سے سیراب ہونے والی زمین میں ایس او پی یعنی ہائبرڈ مکا پوٹاش زمین کی تیاری کے وقت آدھا بیگ یا پورا بیگ فی ایکڑ ضرور استعمال کریں کیونکہ ایسی زمینوں میں پوٹاش کی انتہائی کمی ہوتی ہے جس سے پیداوار میں بہت زیادہ کمی واقع ہو جاتی ہے۔ گندم کی فصل کو جھاڑ بننے، گوبھ پر آنے اور دانہ بننے کے مراحل میں پانی کی کمی ہرگز نہ آنے دیں۔ ضرورت پڑنے پر جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے تمام احتیاطی تدابیر کے ساتھ زرعی زہروں کا استعمال کریں کیونکہ جڑی بوٹیاں پیداوار میں 40 سے 50 فیصد تک کمی کر سکتی ہیں۔ جڑی بوٹی مار زہروں کا استعمال فصل کی بالکل شروع کی سٹیج میں کریں اور جڑی بوٹی مار زہروں کا انتخاب انتہائی احتیاط سے اور سفارش کردہ مقدار میں ہی کریں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ جڑی بوٹی مار زہر جڑی بوٹیوں کے ساتھ ساتھ گندم کا ہی صفایا کر دیں۔ فصل کی کٹائی اور گہائی وقت پر کر کے فصل کو ان مراحل کے دوران ہونے والے ممکنہ نقصانات سے بچائیں۔ یاد رہے کہ گندم ہمارے ملک کی بہت ہی اہم فصل ہے۔ اس سے نہ صرف ہماری ملکی غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں بلکہ اس کا بھوسہ جانوروں کیلئے بطور خوراک بھی استعمال ہوتا ہے۔ گندم پاکستان میں ہر سال تقریباً 20 ملین ایکڑ سے زائد رقبے پر کاشت ہوتی ہے اور اس کی پیداوار کا تخمینہ تقریباً 23 ملین ٹن سالانہ ہوتا ہے۔ اس وقت پاکستان میں گندم کی فی ایکڑ اوسط پیداوار 28 سے 30 من کے درمیان ہے جبکہ ہمسایہ ملک میں گندم کی اوسط پیداوار 55 سے 58 من فی ایکڑ کے درمیان ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں مزید اضافے کی بہت ہی زیادہ گنجائش موجود ہے۔ گندم کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کیلئے کاشتکار بھائی ان سفارشات سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

وقت کاشت

گندم کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کیلئے گندم کی کاشت 20 نومبر سے پہلے پہلے مکمل کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ 20 نومبر کے بعد کاشت ہونے والی گندم میں ہر روز تقریباً 12 سے 16 کلو گرام فی ایکڑ پیداوار میں کمی ہوتی جاتی ہے اور جنوری کے شروع میں کاشت ہونے والی گندم کی پیداوار میں 50 فیصد سے بھی زیادہ کمی واقع ہو جاتی ہے لہٰذا گندم کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کیلئے گندم کی بروقت کاشت بہت ہی ضروری ہے۔

بیج کا انتخاب

گندم کی اچھی فصل حاصل کرنے کیلئے ترقی دادہ اقسام کا صحت مند، بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والا، جڑی بوٹیوں سے پاک اور صاف ستھرا بیج استعمال کریں۔ بیج کا منظور شدہ اور سرٹیفائیڈ ہونا بھی ضروری ہے۔

بیج کو دوائی لگانا

گندم کی مختلف بیماریوں پر قابو پانے کیلئے ٹاپسن ایم 2 گرام یا ڈیروسول 2 ملی لٹر یا رکسل ڈیڑھ گرام فی کلو گرام بیج گندم استعمال کریں۔ بیج کو دوائی لگانے کیلئے مقررہ مقدار میں دوائی اور بیج ڈھکنے والے ڈرم میں یا پلاسٹک کی بوری میں نصف تک ڈال کر اچھی طرح ہلائیں تاکہ بیج کے ہر دانے کو دوائی لگ جائے۔

زمین کی تیاری

پاکستان میں گندم مختلف فصلوں کے بعد کاشت کی جاتی ہے۔ آبپاش علاقوں میں گندم کی فصل کپاس، دھان یا کماد کے بعد کاشت ہوتی ہے جبکہ پاکستان کے کچھ علاقوں میں وریال یعنی خالی زمینوں پر بھی اس کی کاشت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بارانی علاقوں میں بھی وسیع رقبے پر گندم کی کاشت کی جاتی ہے۔

جہاں تک بارانی علاقوں میں گندم کی کاشت کا تعلق ہے تو بارانی علاقوں میں مون سون کی بارشوں کا بہتر فائدہ حاصل کرنے کیلئے ایک دفعہ گہرا ہل چلائیں تاکہ نمی بہتر طور پر محفوظ کی جاسکے۔ بعد ازاں ہر بارش کے بعد عام ہل بالکل کم گہرائی پر چلائیں تاکہ جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں اور نمی محفوظ رہے۔ گندم کی کاشت سے پہلے دو مرتبہ عام ہل چلا کر سہاگہ دیں اور بوائی بذریعہ ڈرل کریں۔ جہاں تک آبپاش علاقوں میں گندم کی کاشت کا تعلق ہے تو آبپاش علاقوں میں وریال یا خالی زمینوں میں کافی وقفے وقفے سے ہل چلا کر جڑی بوٹیاں ختم کریں۔ جہاں ضرورت ہو کھیت کو ہموار کریں۔ کھیت کو چھوٹے چھوٹے کیاروں میں تقسیم کر کے راونی کریں۔ راونی کے بعد وتر آنے پر سہاگہ دیں۔ بعد ازاں ہل چلا کر سہاگہ دیں اس طرح تقریباً ایک ہفتے تک جڑی بوٹیاں اُگ آئیں گی۔ اب بوائی کے وقت دوبار ہل چلا کر سہاگہ دے دیں اس سے جڑی بوٹیاں ختم ہو جائیں گی۔ گندم کی کاشت بذریعہ ڈرل، کھیلیوں پر یا ریزڈ بیڈز پر کریں کیونکہ اس سے بیج بھی کم لگتا ہے اور پیداوار بھی زیادہ آتی ہے۔

دھان والے علاقوں میں گندم کی کاشت

پاکستان میں دھان کی کاشت والے علاقوں میں دھان کی فصل کو برداشت سے 15 روز قبل پانی دینا بند کر دیں۔ دھان کی برداشت کے بعد دھان کے مڈھوں کو آگ بالکل نہ لگائیں ایک تو یہ زمین کیلئے نقصان دہ ہے تو دوسری طرف اس جرم میں آپ کو قید بامشقت کے ساتھ ساتھ لاکھوں روپے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ دھان کی برداشت کے بعد وتر حالت میں روٹاویٹر یا ڈسک ہل چلائیں اور دھان کے تمام مڈھوں کا کترا کر کے زمین میں دبا دیں۔ بعد ازاں دو مرتبہ عام ہل چلا کر سہاگہ دے دیں اور ڈرل یا کھیلیوں یا ریزڈ بیڈز پر بوائی کریں۔

کپاس مکئی اور کماد کی کاشت والے علاقوں میں گندم کی کاشت

فصل کی برداشت سے تین ہفتے پہلے کھیت کو پانی دے دیں۔ فصل سنبھالنے کے بعد مناسب وتر کی حالت میں فصل کے مڈھ کاٹ کر زمین میں ہل چلائیں اور روٹاویٹر کا استعمال کریں بعد ازاں بوائی بذریعہ ڈرل یا کھیلیوں یا ریزڈ بیڈز پر کریں۔ جن کھیتوں میں پانی فصل سنبھالنے سے پہلے نہ دیا جا سکے ان میں فصل کی برداشت اور مڈھ کاٹنے کے بعد دو مرتبہ ہل چلائیں اور بعد ازاں کاشت بذریعہ ڈرل یا کھیلیاں یا ریزڈ بیڈز کریں اور کھیت کو پانی لگا دیں۔ کلراٹھی زمینوں میں فصل کی برداشت اور مڈھ کاٹنے کے بعد ہل چلائیں اور سہاگہ دیں۔ اس کے بعد کھیت کو پانی لگا دیں اور 8 تا 12 گھنٹے بھگوئے ہوئے بیج کا چھٹہ دے دیں۔ یہ طریقہ کاشت کلراٹھی زمینوں کیلئے انتہائی موزوں ہے لیکن زرخیز زمینوں میں بوائی بذریعہ ڈرل، بذریعہ کھیلیاں اور بذریعہ بیڈز ہی کریں۔ اس سے بیج کی بچت ہوگی اور پیداوار بھی زیادہ آئے گی۔

فرٹیلائزر پلان

گندم کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کیلئے کیمیائی کھادوں کا بروقت اور بہترین تناسب کے ساتھ استعمال نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال کا انحصار زمین کی زرخیزی، پانی کی دستیابی اور فصلوں کے ہیر پھیر پر ہوتا ہے۔ کوشش کریں کہ بارانی علاقوں میں 80 تا 90 فیصد کھادیں زمین کی تیاری کے وقت ہی استعمال کر لیں اور باقی ماندہ 10 یا 20 فیصد کھادیں جیسا کہ نائٹروجنی کھادیں وغیرہ بارش پڑنے پر استعمال کریں۔

زمین کی تیاری پر:

1 بیگ ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی، پیکنگ 50 کلوگرام، ریٹ 4000 روپے، ڈسکاؤنٹ ریٹ 3500 روپے، 10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ قیمت 2 بیگ 7000 روپے۔ 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی، پیکنگ 50 کلوگرام، ریٹ 6500 روپے، ڈسکاؤنٹ ریٹ 6000 روپے، 10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ

صرف 13000 روپے میں 1 بیگ ڈی اے پی سے زیادہ طاقت کیونکہ 1 بیگ ڈی اے پی کی قیمت 18000 روپے اور وہ بھی آدھی زمین میں جا کر پتھر ہو جاتی ہے۔

2 بیگ مارک 6 کھاد، پیکنگ 25 کلوگرام، ریٹ 4000 روپے، 10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ، قیمت 2 بیگ 8000 روپے۔ 1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش، پیکنگ 25 کلوگرام، ریٹ 15500 روپے، ڈسکاؤنٹ ریٹ 15000 روپے، 10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ۔ ٹوٹل خرچہ 36000 روپے فی ایکڑ

منگوانے کیلئے رابطہ

چوہدری افتخار سندھو

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور واٹس ایپ 03226780242 یہ فرٹیلائزر پلان زرخیز زمینوں کیلئے ہے تاہم کلراٹھی، سیم و شور زدہ اور پکے وٹ کی زمینوں کیلئے بھی فرٹیلائزر پلان تقریباً یہی ہے، سوائے اس کے کہ مارک 6 کھاد 2 کی بجائے 3 بیگ فی ایکڑ استعمال کریں۔ ایسی زمینوں میں ڈی اے پی ہرگز ہرگز استعمال نہ کریں کیونکہ ایسی زمینوں کیلئے ڈی اے پی زہر قاتل ہے۔ ایسی زمینوں میں آپ نے ڈی اے پی کی جگہ ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل استعمال کریں۔

آبپاشی

گندم کے پودے کو بڑھوتری کے نازک مراحل میں پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور ان مراحل میں پانی کی کمی پیداوار پر بہت بُرا اثر ڈالتی ہے لہٰذا ان مراحل میں فصل کو پانی کی کمی ہرگز نہ آنے دیں۔ گندم کی فصل کو پہلی آبپاشی بوائی سے 20 تا 25 دن بعد کریں جبکہ دھان والے علاقوں میں پہلی آبپاشی 30 تا 35 دن بعد کریں۔ اس موقعہ پر پانی لگانے سے گندم میں شگوفے زیادہ نکلتے ہیں، جھاڑ زیادہ بنتا ہے اور فی پودا سٹوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ دوسرا پانی فصل کے گوبھ پر آنے یعنی بوائی کے 80 تا 90 دن بعد دیں۔ اس وقت پودے کے اندر سٹہ بن رہا ہوتا ہے اور اس مرحلے پر پانی کی کمی سے سٹے چھوٹے رہ جانے اور دانے کم بننے کا خدشہ ہوتا ہے۔ تیسرا پانی دانہ بننے پر یعنی بوائی کے 125 تا 130 دن بعد دیں۔ اس مرحلے پر پانی کی کمی سے دانے کا سائز چھوٹا رہ جاتا ہے اور پیداوار میں خاطر خواہ کمی ہو سکتی ہے۔ تیسرے پانی کے بعد اگرچہ فصل کو چوتھے پانی کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر موسم بہت ہی زیادہ خشک ہو اور زمین کے اندر نمی بالکل نہ رہے اور فصل کے سوکھ جانے کا خدشہ ہو تو ضرورت کے مطابق فصل کو چوتھا پانی لگایا جا سکتا ہے لیکن یہ پانی بالکل ہلکا پانی لگائیں کیونکہ زیادہ پانی

لگانے سے فصل کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

خودرو جڑی بوٹیاں گندم کی پیداوار میں 20 سے 40 فیصد اور بعض اوقات 50 فیصد تک کمی کا باعث بن سکتی ہیں۔ گندم کی فصل میں نوکیلے پتوں والی جنگلی جئی، دمبی سٹی وغیرہ اور چوڑے پتوں والی پوہلی، پیازی، جنگلی پالگ، رواڑی اور شاہترہ وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ جڑی بوٹیاں کنٹرول کرنے کیلئے یہ طریقہ کار اختیار کریں۔

1۔ داب کا طریقہ:

زمین کی تیاری کے وقت راونی کے بعد جب کھیت وتر میں آجائے تو ہل چلانے کے بعد سہاگہ دیں۔ جب جڑی بوٹیوں کی کونپلیں نکل آئیں تو زمین تیار کریں اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی، جڑی بوٹیوں کی تلفی کے اس طریقہ کو داب کا طریقہ کہتے ہیں۔

2۔ گوڈی:

جڑی بوٹیاں تلف کرنے کیلئے گوڈی بھی کی جاسکتی ہے علاوہ ازیں پہلی اور دوسری آبپاشی کے بعد وتر حالت میں بارہیرو چلانے سے بھی جڑی بوٹیاں کنٹرول ہو سکتی ہیں۔ اگر گندم کی فصل کھیلیوں یا بیڈز پر کاشت کی گئی ہو تو گوڈی کرنے کیلئے گوڈی والی مشین بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔

3۔ کیمیائی طریقہ:

جڑی بوٹیوں کو کیمیائی طریقہ سے بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے کیلئے مختلف اقسام کی زرعی زہریں دستیاب ہیں جن کا استعمال محکمہ زراعت کے ماہرین کے مشورے اور لیبل پر درج ہدایات کے مطابق کریں۔ جڑی بوٹیوں کے مؤثر کنٹرول کیلئے یہ ادویات پہلے پانی کے بعد زمین وتر آنے پر استعمال کریں۔

کٹائی گہائی سٹور تیج

کٹائی سے پہلے کھیت کے ایسے حصے جہاں فصل گری ہوئی نہ ہو، فصل ہر لحاظ سے اچھی ہو اور جڑی بوٹیوں سے پاک ہو، بیج بنانے کیلئے منتخب کریں۔ ان کی کٹائی گہائی اور صفائی الگ سے کی جائے تاکہ اچھا گھر کا بیج رکھا جاسکے۔ زیادہ پیداوار دینے والی نئی اقسام کی کٹائی پرانی لمبے قد والی اقسام سے دو تین دن پہلے کریں۔ کٹائی کے بعد چھوٹی بھریاں بنائیں اور کھلیان لگاتے وقت سٹوں کا رخ اوپر کی طرف رکھیں۔ کٹائی کے وقت گندم اچھی طرح پکی ہوئی ہو اور دانوں میں 16 تا 17 فیصد سے زیادہ نمی نہ ہو۔ گندم کی گہائی اگر تھریشر یا کمبائن سے کی جائے تو وقت کی بچت کے علاوہ دانوں کا نقصان بھی کم ہوتا ہے۔ گہائی کے بعد گندم کی بھرائی صاف ستھری اور کیڑوں مکوڑوں سے پاک بوریوں میں کریں۔ آئندہ فصل کیلئے بیج، گہائی کے بعد اچھی طرح صاف کر کے اور دوائی لگا کر علیحدہ صاف ستھرے گوداموں میں رکھیں۔ گندم ذخیرہ کرتے وقت خاص طور پر بطور بیج ذخیرہ کرتے وقت دانوں میں نمی 9 تا 10 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ کیڑے مکوڑوں کے حملے کی صورت میں گودام میں محکمہ زراعت کے مشورے سے دھونی کا استعمال کریں۔ بوریاں اور گوداموں کو اچھی طرح خشک کر کے دھونی کے ذریعے کیڑے مکوڑوں سے صاف کریں۔ چوہوں اور کیڑوں کے انسداد کیلئے بھی گودام میں فیومی گیشن کریں۔

گندم کی پیداوار 160 من فی ایکڑ

گندم کی پیداوار 160 من فی ایکڑ۔ یہ بات سن کر یقیناً آپ حیران بھی ہوئے ہوں گے اور پریشان بھی۔ قدامت پسند لکیر کے فقیر کسان گندم کی اتنی زیادہ پیداوار کو جھوٹ کا پلندہ کہیں گے لیکن ترقی پسند کاشتکار اس کو ویلکم کریں گے۔ سٹوری کچھ اس طرح ہے کہ نیوزی لینڈ کے قصبے آش بورٹن کے ایک کسان ایرک واٹسن نے دوسری دفعہ گندم کی سب سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کا اپنا ہی سابقہ عالمی ریکارڈ توڑ کر گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں ایک بار پھر اپنا نام درج کروالیا ہے۔ اس مرتبہ ایرک واٹسن نے 17.398 ٹن فی ہیکٹر گندم کی پیداوار حاصل کی جبکہ اس کا گزشتہ ریکارڈ 16.791 ٹن فی ہیکٹر تھا۔ یاد رہے کہ ایک ہیکٹر، 2.47 ایکڑ یعنی اڑھائی ایکڑ کے برابر ہوتا ہے۔ ایک حالیہ سروے کے مطابق نیوزی لینڈ میں گندم کی سالانہ اوسط پیداوار 12 ٹن فی ہیکٹر حاصل ہو رہی ہے۔ نیوزی لینڈ کے ترقی پسند کاشتکار ایرک واٹسن کے گندم کی ریکارڈ پیداوار حاصل کرنے کے عالمی ریکارڈ کو نہ صرف تمام کاروباری حلقوں میں بے حد سراہا جارہا



بلکہ اس سے جدید زرعی ٹیکنالوجی میں نئے اہداف کے حصول کو بہتر بنانے میں بھی بہت مدد ملے گی۔ ایرک واٹسن کے مطابق وہ اس عظیم الشان کامیابی پر بہت خوشی محسوس کر رہا ہے اور مستقبل قریب میں زراعت سے متعلق مزید عالی شان اہداف کے حصول کیلئے جدید ترین زرعی ٹیکنالوجی استعمال کرنے کا خواہاں ہے۔ آپ یقیناً جاننا چاہیں گے کہ اتنی ریکارڈ پیداوار کیونکر ممکن ہوئی اس کا جواب بالکل سادہ سا ہے اور وہ یہ ہے کہ:

1۔ صحت مند اور جینیاتی طور پر آزمودہ بیجوں کا استعمال۔

2۔ مائع نائٹروجن یعنی مائع یوریا کھاد کا استعمال۔

3۔ فصل کی صحت کو مسلسل مانیٹر کرنا۔

4۔ پہلی پوزیشن حاصل کرنے کا جذبہ اور اس کے حصول کیلئے جدید ترین ٹیکنالوجی کے ساتھ جہد مسلسل۔

کسان دوستو ان حقائق کا موازنہ پاکستان کے سالانہ پیداواری تناسب سے کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہمیں زراعت میں ابھی بہت محنت اور جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں گندم کی اوسط پیداوار 28 تا 30 من فی ایکڑ جبکہ نیوزی لینڈ میں حالیہ سیزن میں گندم کی پیداوار 6.93 ٹن یعنی 160 من فی ایکڑ ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس حساب سے نیوزی لینڈ کی فی ایکڑ پیداواری لاگت پاکستان سے تین چار گنا کم بنتی ہے۔ پاکستان میں گندم کی اوسط پیداوار 28 تا 30 من فی ایکڑ اور نیوزی لینڈ میں گندم کی فی ایکڑ اوسط پیداوار 160 من فی ایکڑ۔۔۔ بلاشبہ ہمارے ترقی پسند کاشتکاروں اور زرعی تحقیقاتی اداروں کیلئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔

پاکستان میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی نامیاتی کھاد

امپورٹڈ نامیاتی مادے کے ساتھ

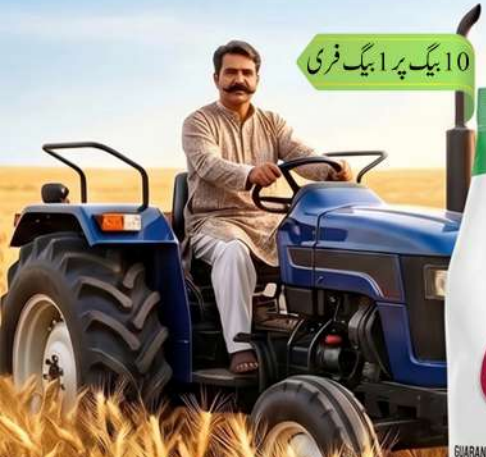
دانے دار

BOP بمسی

بائیو آرگینو فاسفیٹ

10 بیگ پر 1 بیگ فری

کاشت سے برداشت تک
فاسفورس کی فراہمی







نامیاتی مادہ 15 فیصد

فاسفورس 20 فیصد

کسان ورلڈ MARKETING

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)



ٹنل فارمنگ

ایک جدید اور منافع بخش زراعت

تحریر: چوہدری ساجد اقبال سندھو
(چیف ایگزیکٹو: گرین سرکل)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جہاں روایتی زراعت کے ساتھ ساتھ اب جدید زرعی ٹیکنالوجی کو اپنا کر کسان اپنی تقدیر بدل رہے ہیں۔ بدلتے ہوئے موسمیاتی حالات اور بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آف سیزن یعنی غیر موسمی سبزیوں کی کاشت انتہائی اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ اس سلسلے میں ٹنل فارمنگ ایک ایسا انقلاب آفرین طریقہ ہے جس نے کاشتکاروں کے منافع میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ نومبر کا مہینہ ٹنل فارمنگ کے آغاز اور موسم سرما کی تیاریوں کیلئے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مضمون میں ہم نومبر کے مہینے میں ٹنل فارمنگ کے تمام پہلوؤں، موزوں سبزیوں اور زمین کی تیاری سے لے کر نگہداشت تک کی مکمل تفصیلات کا احاطہ کریں گے۔ نومبر میں ٹنل فارمنگ کی ضرورت اور اہمیت سردیوں کے آغاز کے ساتھ ہی درجہ حرارت میں نمایاں کمی آنے لگتی ہے اور پنجاب کے میدانی علاقوں میں دھند اور کورے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ کھلے عام کاشت کی گئی سبزیاں اس شدید سردی اور کورے کو برداشت نہیں کر پاتی جس کی وجہ سے ان کی بڑھوتری رک جاتی ہے یا وہ بالکل ہی تباہ ہو جاتی ہیں۔ ٹنل فارمنگ کے ذریعے ہم پودوں کو ایک ایسا مصنوعی ماحول فراہم کرتے ہیں جہاں بیرونی سردی، کورے اور دھند کا اثر اندر داخل نہیں ہو پاتا۔ پلاسٹک شیٹ کے اندر درجہ حرارت بیرونی درجہ حرارت سے کئی ڈگری زیادہ رہتا ہے جو پودوں کی نشوونما کیلئے بہترین ہے۔ نومبر کے مہینے میں لگائی جانے والی سبزیاں جب فروری اور مارچ کے اوائل میں مارکیٹ میں آتی ہیں تو اس وقت مارکیٹ میں ان کی شدید قلت ہوتی ہے جس کی وجہ سے کسانوں کو ان کا بہترین اور منہ مانگا ریٹ ملتا ہے۔

ٹنل کی اقسام اور ان کا انتخاب

کاشتکار اپنی مالی استطاعت اور ضرورت کے مطابق درج ذیل تین اقسام کے ٹنل استعمال کر سکتے ہیں:

1۔ اونچی ٹنل (ہائی ٹنل):

اس ٹنل کی اونچائی تقریباً 10 سے 12 فٹ ہوتی ہے۔ اس میں لوہے کے پائپ یا بانس استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے اندر ٹریکٹر اور انسان آسانی سے نقل و حرکت کر سکتے ہیں۔ یہ ٹنل بیل دار سبزیوں جیسا کہ کھیرا، ٹماٹر اور شملہ مرچ کیلئے انتہائی موزوں ہے۔

2۔ واک ان ٹنل (واک ان ٹنل):

اس کی اونچائی 6 سے 7 فٹ ہوتی ہے۔ اس میں بھی انسان آسانی سے چل پھر کر پودوں کی دیکھ بھال کر سکتا ہے۔ یہ درمیانے درجے کے کاشتکاروں کیلئے ایک بہترین اور کفایتی انتخاب ہے۔

3۔ نیچی ٹنل (لو ٹنل):

اس کی اونچائی محض 2 سے 3 فٹ ہوتی ہے۔ یہ بانس کی چھڑیاں یا تاروں کی مدد سے بنائی جاتی ہے۔ اس میں عام طور پر خربوزہ، تربوز اور کدو وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ کم لاگت والی ٹنل ہے لیکن اس میں پودوں کی دیکھ بھال کیلئے پلاسٹک بار بار ہٹانا پڑتا ہے۔

نومبر میں کاشت کیلئے موزوں سبزیاں

نومبر کے مہینے میں ٹنل کے اندر درج ذیل آف سیزن سبزیوں کی کاشت یا پنیری کی منتقلی کامیابی سے کی جا سکتی ہے:

کھیرا:

کھیرے کی مانگ پورا سال رہتی ہے۔ نومبر میں اونچی یا واک ان ٹنل میں کھیرے کی کاشت سے فروری میں بھرپور پیداوار حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

ٹماٹر:

ٹماٹر کی پنیری جو اکتوبر میں تیار کی گئی ہو اسے نومبر کے وسط تک ٹنل میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

شملہ مرچ اور ہری مرچ:

ان دونوں سبزیوں کو کورے سے بچانا بہت ضروری ہوتا ہے اس لئے ٹنل فارمنگ ان کیلئے لائف لائن ثابت ہوتی ہے۔

کریلہ، گھیا کدو اور چپن کدو:

نیچی ٹنل میں ان کی براہ راست بیج کے ذریعے کاشت نومبر کے آخری ہفتے یا دسمبر کے شروع میں کی جاتی ہے۔



زمین کی تیاری اور بیڈز کی ساخت:

ٹنل فارمنگ کی کامیابی کا50 فیصد دارومدار زمین کی بہترین تیاری پر ہوتا ہے۔ نومبر میں کاشت سے قبل زمین کو 3 سے 4 بار اچھی طرح ہل اور سہاگہ چلا کر نرم اور بھربھرا کر لیں۔ زمین کی تیاری کے وقت اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد (تقریباً15 سے 20 ٹن فی ایکڑ) لازمی شامل کریں۔ اس کے ساتھ ہی فاسفورس اور پوٹاش کی بنیادی خوراک بھی زمین میں ملادیں۔ زمین تیار کرنے کے بعد مٹی کے بھربھرے پن کو برقرار رکھنے کیلئے چوڑے بیڈز (کھیلیاں) بنائیں۔ کھیرے اور ٹماٹر کیلئے بیڈز کی چوڑائی عام طور پر 3 سے 4 فٹ رکھی جاتی ہے جبکہ درمیان میں ڈیڑھ سے دو فٹ کا راستہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ گوڈی اور تڑائی میں آسانی ہو۔



ملچنگ اور ڈرپ اریگیشن کا استعمال:

جدید ٹنل فارمنگ میں ملچنگ یعنی بیڈز کو سیاہ رنگ کے پلاسٹک سے ڈھانپنا انتہائی ضروری عمل ہے۔ ملچنگ کے درج ذیل فوائد ہیں:

1۔ یہ زمین کی نمی کو اڑنے سے روکتی ہے جس سے پانی کی اچھی خاصی بچت ہوتی ہے۔

2۔ یہ جڑی بوٹیوں کو اگنے نہیں دیتی جس سے گوڈی کا خرچ بچ جاتا ہے۔

3۔ یہ زمین کے درجہ حرارت کو گرم رکھتی ہے جو سردیوں میں جڑوں کی نشوونما کیلئے بہت ضروری ہے۔

4۔ ملچنگ شیٹ بچھانے سے پہلے بیڈز کے اوپر ڈرپ اریگیشن کی لائنیں بچھائی جاتی ہیں۔ ٹنل فارمنگ میں روایتی طریقے سے پانی دینا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے ٹنل کے اندر نمی کا تناسب حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے جو بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ ڈرپ سسٹم کے ذریعے پودوں کو ضرورت کے مطابق قطرہ قطرہ پانی اور کھاد براہ راست جڑوں تک پہنچائی جاتی ہے۔

نومبر اور دسمبر میں ٹمپریچر کا کنٹرول:

نومبر کے آخری ہفتوں میں جب سردی بڑھ جاتی ہے تو ٹنل کو پلاسٹک شیٹ سے مکمل طور پر ڈھانپ دیا جاتا ہے تاہم کاشتکاروں کو درجہ حرارت اور ہوا کے گزر کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ دن کے وقت جب دھوپ تیز ہو تو ٹنل کے اندر کا درجہ حرارت ضرورت سے زیادہ بڑھ سکتا ہے۔ اگر اندر کا درجہ حرارت 35 ڈگری سے اوپر چلا جائے تو پودوں کے جھلسنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے روزانہ صبح 10 بجے کے بعد ٹنل کے دونوں سروں سے پلاسٹک کو تھوڑا سا اوپر اٹھادیں تاکہ تازہ ہوا کا گزر ہو سکے اور اندرونی نمی کم ہو۔ شام کو سورج غروب ہونے سے پہلے ٹنل کو دوبارہ اچھی طرح بند کر دیں تاکہ رات کی سردی اور کورے سے پودے محفوظ رہیں۔

بیماریوں کا کنٹرول:

ٹنل کے بند ماحول اور زیادہ نمی کی وجہ سے فنگس (پھپھوندی) کی بیماریاں مثلاً ڈاؤن مائلڈیو، پاؤڈری مائلڈیو اور جھلساؤ کا حملہ ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

ان سے بچاؤ کیلئے:

1۔ ٹنل کے اندر نمی کو حد سے بڑھنے نہ دیں۔

2۔ حفاظتی تدابیر کے طور پر نومبر کے آخر سے ہی کسی اچھے فنجی سائیڈ (پھپھوندی کش زہر) کا اسپرے ہر 10 سے 12 دن بعد دہرائیں۔

3۔ رس چوسنے والے کیڑوں مثلاً سست تیلہ اور سفید مکھی کی نگرانی کیلئے ٹنل کے اندر پیلے رنگ کے لیس دار کارڈز لگائیں۔

ٹنل فارمنگ کے نمایاں فوائد

روایتی طریقہ کاشت کے مقابلے میں ٹنل فارمنگ کاشتکاروں کو بے شمار معاشی اور زرعی فوائد فراہم کرتی ہے جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

آف سیزن پیداوار اور زیادہ منافع:

اس ٹیکنالوجی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے وہ سبزیاں سردیوں میں حاصل کی جاسکتی ہیں جو عام طور پر گرمیوں میں اگتی ہیں۔ جب یہ سبزیاں مارکیٹ میں آتی ہیں تو ان کی سپلائی کم اور مانگ زیادہ ہونے کی وجہ سے کاشتکار کو عام دنوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ریٹ ملتا ہے۔

کورے اور شدید موسم سے تحفظ:

پنجاب کے میدانی علاقوں میں نومبر اور دسمبر کے دوران پڑنے والا کورا اور شدید سردی کھلے میدانوں میں لگی سبزیوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ ٹنل کے اندر کا درجہ حرارت باہر سے زیادہ ہوتا ہے جو پودوں کو مرجھانے اور جمنے سے بچاتا ہے۔

فی ایکڑ پیداوار میں کئی گنا اضافہ:

ٹنل میں پودوں کو کنٹرولڈ ماحول ملتا ہے جس سے ان کی بڑھوتری تیزی سے ہوتی ہے۔ بیل دار سبزیوں کو اوپر چڑھا کر کم جگہ پر زیادہ پودے لگائے جاسکتے ہیں جس سے فی ایکڑ پیداوار کھلے کھیت کے مقابلے میں 4 سے 5 گنا تک بڑھ جاتی ہے۔

پانی اور کھاد کی بچت:

ٹنل فارمنگ میں ڈرپ اریگیشن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے پانی براہ راست پودے کی جڑ میں جاتا ہے جس سے پانی کی 60 سے 70 فیصد تک بچت ہوتی ہے۔ اسی طرح مائع کھادیں بھی ڈرپ کے ذریعے دی جاتی ہیں جس سے کھاد ضائع نہیں ہوتی۔

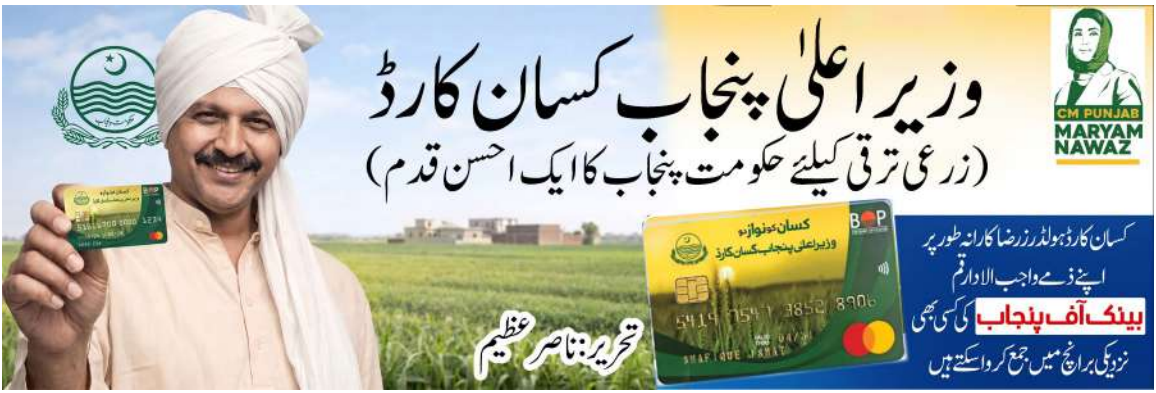
بیماریوں اور کیڑوں کا کم حملہ:

پلاسٹک شیٹ سے ڈھکے ہونے کے سبب بیرونی کیڑے مکوڑے اور فنگس کے اسپورز پودوں تک آسانی سے نہیں پہنچ پاتے۔ اس کے علاوہ جڑی بوٹیوں کی تلفی پر ہونے والے اخراجات بھی ملچنگ شیٹ کی وجہ سے نہ ہونے کے برابر رہ جاتے ہیں۔

بہتر کوالٹی اور ایکسپورٹ کوالٹی:

ٹنل میں اگنے والی سبزیاں بیرونی آندھی، مٹی اور شدید بارشوں سے محفوظ رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا رنگ، سائز اور چمک بہترین ہوتی ہے جو نہ صرف مقامی سپر مارکیٹس بلکہ بین الاقوامی مارکیٹ (ایکسپورٹ) کے معیار پر بھی پورا اترتی ہے۔

*****



پاکستان کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے اور زراعت کا دارومدار اس محنتی کسان پر ہے جو دن رات خون پسینہ بہا کر ملک و قوم کیلئے اناج اگاتا ہے تاہم گزشتہ چند برسوں میں موسمیاتی تبدیلیوں، زرعی مداخل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور روایتی ساہوکارہ نظام کی وجہ سے ہمارا چھوٹا کاشتکار شدید مالی دباؤ کا شکار رہا ہے۔ فصل کی بوائی کے وقت کھاد، بیج اور کیڑے مار ادویات کی خریداری کیلئے کسان کو اکثر بھاری سود پر قرضے لینے پڑتے تھے جس سے اس کا منافع ختم ہو کر رہ جاتا تھا۔

انہی چیلنجز کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومتِ پنجاب نے وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت میں ایک تاریخی اور انقلابی اقدام اٹھایا جسے وزیر اعلیٰ پنجاب کسان کارڈ اسکیم کا نام دیا گیا۔ سال 2024 میں شروع ہونے والا یہ منصوبہ اب 2026 میں اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے اور صوبے کے لاکھوں کاشتکاروں کی تقدیر بدلنے کا سبب بن رہا ہے۔ نومبر کا مہینہ ربیع کی اہم ترین فصل گندم کی کاشت کا وقت ہے اور اس اہم موقعہ پر کسان کارڈ چھوٹے کاشتکاروں کیلئے کسی بڑی نعمت سے کم ثابت نہیں ہو رہا۔

کسان کارڈ کیا ہے؟:

کسان کارڈ ایک ڈیجیٹل زرعی ماحولیاتی نظام ہے جو محض ایک پلاسٹک کا کارڈ نہیں بلکہ پنجاب کے محکمہ زراعت اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے اشتراک سے تیار کردہ ایک مکمل ڈیجیٹل نظام ہے۔ اس کارڈ کا بنیادی مقصد چھوٹے اور متوسط کاشتکاروں کو بروقت، بلا سود اور شفاف طریقے سے زرعی قرضوں اور براہِ راست سبسڈیز کی فراہمی یقینی بنانا ہے۔ اس کارڈ کو بینک آف پنجاب کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے جو کسانوں کو ایک محفوظ ڈیجیٹل والٹ فراہم کرتا ہے۔

کسان کارڈ کی توسیع اور مالیاتی حجم:

کسان کارڈ اسکیم کی شروعات میں قرض کی حد 1 لاکھ 50 ہزار روپے فی سیزن مقرر کی گئی تھی لیکن کسانوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور مہنگائی کے پیشِ نظر حکومت پنجاب نے سال 2026 میں اس کی حد کو بڑھا کر 3 لاکھ روپے تک کر دیا ہے۔

قرض کی شرح:

یہ قرضہ مکمل طور پر بلا سود (0% مارک اپ) ہے جس کا تمام تر سود حکومتِ پنجاب خود ادا کرتی ہے۔

فی ایکڑ امداد:

کاشتکار کو 30 ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے قرضہ دیا جاتا ہے۔

ہدف اور دائرہ کار:

اب تک 12 لاکھ سے زائد درخواستیں موصول ہو چکی ہیں اور لاکھوں کسان اس سے براہِ راست فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اسکیم کا دائرہ کار بڑھا کر اب 25 ایکڑ تک کے مالکان کو بھی مخصوص مراحل میں شامل کیا گیا ہے۔

کسان کارڈ فوائد

اس کارڈ کے ذریعے پنجاب کا عام کسان اب مارکیٹ کی بلیک میلنگ سے محفوظ ہو چکا ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ فوائد درج ذیل ہیں:

معیاری زرعی مداخل تک آسان رسائی:

کسان کارڈ کی رقم سے کاشتکار حکومت کے منظور شدہ رجسٹرڈ ڈیلرز سے مستند اور معیاری ڈی اے پی کھاد اور یوریا، تصدیق شدہ بیج اور کیڑے مار ادویات خرید سکتے ہیں۔ اس سے جعلی ادویات اور مہنگی کھاد کے دھندے کا خاتمہ ہوا ہے۔

دیگر حکومتی اسکیموں کیلئے لازمی شناختی دستاویز:

حکومت پنجاب کی تمام بڑی اسکیمیں جیسے گرین ٹریکٹر اسکیم، سولر ٹیوب ویل سپورٹ اور جدید زرعی مشینری پر ملنے والی سبسڈی کو اب کسان کارڈ سے لنک کر دیا گیا ہے یعنی جس کے پاس کسان کارڈ ہو گا وہی ان اسکیموں کا اہل ٹھہرے گا۔

شفافیت اور مڈل مین کا خاتمہ:

چونکہ رقم براہِ راست کسان کے اکاؤنٹ میں آتی ہے اور بائیو میٹرک تصدیق کے بعد ڈیلر کو منتقل ہوتی ہے اس لئے کرپشن اور مڈل مین (آڑھتی) کا کردار مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔

لائیو سٹاک کارڈ کا اضافی فائدہ:

کسان کارڈ کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے اب لائیو سٹاک (مال مویشی) کیلئے بھی الگ سے کارڈ جاری کیا ہے تاکہ دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کیلئے کسانوں کو بلا سود قرضے مل سکیں۔

اہلیت کا معیار:

پنجاب کا ہر وہ کسان اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جو درج ذیل معیار پر پورا اترتا ہو:

1۔ وہ پنجاب کا مستقل رہائشی ہو اور اس کے پاس نادرا کا کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ موجود ہو۔

2۔ کسان کی زرعی زمین کا ریکارڈ پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی کے پاس کمپیوٹرائزڈ شکل میں

رجسٹرڈ ہو۔

3۔ کسان کے پاس اپنے شناختی کارڈ پر رجسٹرڈ موبائل سم ہو تاکہ تمام ٹرانزیکشنز کا ریکارڈ اور میسجز اسے موصول ہو سکیں۔

4۔ درخواست گزار کا بینک یا کسی سرکاری ادارے میں لون ڈیفالٹ کا ریکارڈ نہ ہو۔

رجسٹریشن اور کارڈ حاصل کرنے کا آسان طریقہ کار:

کاشتکار بھائیوں کی سہولت کیلئے حکومت پنجاب نے رجسٹریشن کے عمل کو انتہائی سادہ، آسان اور ڈیجیٹل بنا دیا ہے۔ کسان گھر بیٹھے درج ذیل مراحل پر عمل کر کے اپنا کارڈ بنوا سکتے ہیں:

مرحلہ 1 (ایس ایم ایس رجسٹریشن):

اپنے موبائل کے میسج آپشن میں جائیں۔ انگریزی میں بڑے حروف میں ٹائپ کریں: PKC (اسپیس) اپنا 13 ہندسی شناختی کارڈ نمبر (بغیر ڈیش کے) اور اسے 8070 پر ارسال کر دیں۔

(مثال: PKC 35201XXXXXXXX)

مرحلہ 2 (ڈیجیٹل تصدیق):

آپ کا ڈیٹا نادرا، پی ایل آر اے (PLRA) اور بینک آف پنجاب کے ذریعے خودکار نظام کے تحت چیک کیا جائے گا۔

مرحلہ 3 (بینک اکاؤنٹ اور بائیو میٹرک):

نااہلیت یا اہلیت کا میسج موصول ہونے کے بعد قریبی بینک آف پنجاب کی برانچ یا مخصوص ایجنٹ کے پاس جا کر بائیو میٹرک تصدیق کروائیں اور اپنا "کسان دوست اکاؤنٹ" کھلوا کر فزیکل کارڈ حاصل کریں۔

مرحلہ 4 (ایکٹیویشن):

کارڈ ملنے کے بعد اسے بینک کی ہیلپ لائن کے ذریعے ایکٹیویٹ کروایا جا سکتا ہے اور فوری طور پر خریداری شروع کی جا سکتی ہے۔ 8070 پر SMS (PKC لکھیے اور شناختی کارڈ نمبر بھیجیے)

ڈیجیٹل تصدیق (نادرا اور لینڈ ریکارڈ اتھارٹی) بینک آف پنجاب سے بائیو میٹرک اور کارڈ کا حصول 0٪ سود پر زرعی خریداری اور حکومتی سبسڈیز

ادائیگی کا طریقہ کار:

کسان کارڈ کی سب سے بہترین خصوصیت اس کا لچکدار ادائیگی کا نظام ہے۔ کسان کو سیزن کے آغاز میں مثلاً گندم کی بوائی کے وقت قرضہ ملتا ہے اور فصل کی کٹائی کے بعد اسے یہ رقم واپس کرنی ہوتی ہے۔ حکومت کی حالیہ ہدایات کے مطابق، سیزن کے واجب الادا قرض کی ادائیگی کی مقررہ تاریخ تک رقم واپس جمع کروانے والے کسانوں کو اگلے 48 گھنٹوں کے اندر دوبارہ نیا قرضہ جاری کر دیا جاتا ہے۔ وقت پر ادائیگی کرنے والے کسانوں کیلئے حکومت کی جانب سے خصوصی لکی ڈرا اور انعامات کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے تاکہ کسانوں میں بروقت ادائیگی کا رجحان بڑھے۔

کسانوں کے لیے اہم ہدایات اور عام غلطیوں سے بچاؤ:

ہمارے زرعی ماہرین کسانوں کو درج ذیل باتوں پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں تاکہ ان کا کارڈ بلاک نہ ہو:

سم کی ملکیت:

ہمیشہ اسی موبائل نمبر سے 8070 پر ایس ایم ایس کریں جو آپ کے اپنے نام پر رجسٹرڈ ہو

لینڈ ریکارڈ کی درستگی:

اگر آپ کی زمین کا ریکارڈ پی ایل آر اے (PLRA) میں اپڈیٹ نہیں ہے تو فوری طور پر قریبی اراضی ریکارڈ سینٹر سے رجوع کریں

بروقت ادائیگی:

قرض کی قسط وقت پر ادا کریں ورنہ کارڈ بلاک ہو جاتا ہے اور دوبارہ بحالی میں وقت لگتا ہے۔

کسان ورلڈ کی رائے:

حکومتِ پنجاب کا کسان کارڈ اسکیم بلاشبہ ایک مخلصانہ اور دور اندیشانہ قدم ہے۔ اس اسکیم نے چھوٹے کاشتکار کو ساہوکاروں کے چنگل سے نکال کر اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا حوصلہ دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس اسکیم کے دائرہ کار کو مزید بڑھایا جائے، دور دراز دیہاتوں میں پبلک ڈیلرز نیٹ ورک کو وسیع کیا جائے اور انٹرنیٹ کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے تاکہ ہر عام کسان بغیر کسی پریشانی کے اس ٹیکنالوجی سے مستفید ہو سکے۔ نومبر کا یہ مہینہ محنت کا مہینہ ہے۔ کسان ورلڈ اپنے تمام قارئین اور کاشتکار بھائیوں سے گزارش کرتا ہے کہ وہ کسان کارڈ کی اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اپنی گندم کی فصل کیلئے بروقت بہترین کھاد اور بیج کا انتخاب کریں اور ملک کو اناج میں خود کفیل بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ پاک ہمارے کسانوں اور ہماری زمینوں کو آباد رکھے (آمین)۔ مزید معلومات اور رجسٹریشن کیلئے پنجاب زراعت کی آفیشل ویب سائٹ agripunjab.gov.pk پر وزٹ کریں یا اپنے قریبی تحصیل زرعی دفتر سے رابطہ کریں۔

کسان کارڈ اور ربیع سیزن

حکومتِ پنجاب نے ربیع سیزن کے آغاز پر کاشتکاروں کو ریلیف دینے اور فصلوں خصوصاً گندم کی ریکارڈ پیداوار حاصل کرنے کیلئے کئی اہم اسکیموں کا اعلان کیا ہے۔ نومبر کا مہینہ ربیع کی بوائی کا عروج کا وقت ہے اس لئے ان اسکیموں سے فوری فائدہ اٹھانا کسانوں کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ ربیع سیزن کی اہم ترین اسکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ وزیرِ اعلیٰ پنجاب کسان کارڈ اسکیم (ربیع پیکیج):

یہ ربیع سیزن کی سب سے بڑی اور بنیادی اسکیم ہے جس کے تحت گندم کی بوائی کیلئے کسانوں کو براہِ راست مالی معاونت دی جا رہی ہے۔

مالی حجم:

مہنگائی اور زرعی مداخل کی قیمتوں کے پیشِ نظر اب اس اسکیم کے تحت بلاسود قرضے کی حد بڑھا کر 3 لاکھ روپے تک کر دی گئی ہے۔

بیج اور کھادوں کا حصول:

کسان ربیع کی فصلوں کیلئے منظور شدہ ڈیلرز سے بلا سود لون پر ڈی اے پی، یوریا کھاد اور تصدیق شدہ بیج حاصل کر سکتے ہیں۔

*****



اس قسط میں ہم اپنے محترم قارئین کو بھیڑ بکریوں کی سالانہ ویکسی نیشن کا طریقہ کار بتائیں گے جو کہ ہر ماہ کا الگ الگ ہے۔ میں آپ کو جنوری سے دسمبر تک جتنی بھی ویکسی نیشن ہوتی ہے اور بوسٹر ڈوز ہے وہ ساری بتارہا ہوں جس میں چھوٹے بچوں کی ویکسین اور احتیاطی تدابیر بھی شامل ہیں۔

بھیڑ بکریوں کی ویکسین کا درست وقت اور علاقے میں بیماریوں کی صورتحال، جانوروں کی عمر اور پہلے لگائی گئی ویکسین اور ویکسین بنانے والی کمپنیوں کی ہدایات پر منحصر ہوتا ہے۔ ہر مہینے نئی ویکسین لگانا ضروری نہیں ہے۔ بعض ویکسین خاص وقفے سے لگائی جاتی ہیں۔

بھیڑ بکریوں کا ماہانہ ویکسین کا شیڈول

یہ ہے جو پنجاب کے فارمرز کیلئے عمومی منصوبہ ہے۔ پاکستان میں دستیاب وٹرنری کمپنیوں کی رہنمائی اور ویکسین بنانے والی کمپنیوں کی ہدایات کے مطابق ویکسین بنانے والی کمپنیوں اور ویٹرنری ڈاکٹروں کی ہدایات کے مطابق ان طریقوں میں استعمال کریں:

ماہ جنوری:

اینٹروٹوکسیمیا ET اگر پچھلی خوراک کے مطابق واجب ہو تو لگائیں۔

ماہ فروری:

پی پی آر PPR مقامی بیماریوں کے موسم سے پہلے ویکسین کا انتظام کریں۔

ماہ مارچ:

بکریوں کو گوٹ پکس اور بھیڑوں کو شیپ پکس ویکسین شیڈول کے مطابق واجب ہو تو لگائیں۔

ماہ اپریل:

ریکارڈ چیک کریں رہ جانے والی ویکسین اور بوسٹرز شیڈول کے مطابق مکمل کریں۔

ماہ مئی:

انٹروٹوکسیمیا ET مون سون سے پہلے اگر مقررہ خوراک واجب ہو تو لگائیں۔

ماہ جون:

منہ کھر (FMD) چھ ماہ والا شیڈول ہو تو ویکسین لگوائیں۔

ماہ جولائی:

انٹروکسیمیا ET بوسٹر یا دوسری خوراک اگر ویکسین کے لیبل کے مطابق ہو تو لگائیں۔

ماہ اگست:

جانوروں کی صحت و ویکسین کا ریکارڈ اور مقامی بیماریوں کا جائزہ لیں۔

ماہ ستمبر:

گوٹ پکس شیپ پکس یا FMD کی اگلی خوراک صرف اگر مقررہ وقفہ پورا ہو تو لگائیں۔

ماہ اکتوبر:

آنے والے سرد موسم اور مقامی خطرے کے مطابق ویکسین کی تیاری کریں۔

ماہ نومبر:

سی سی پی پی cppp یعنی بکریوں کی متعدی نمونیا کی ویکسین اگر علاقے میں تجویز کردہ ہو تو لگوائیں۔

ماہ دسمبر:

انٹروٹوکسیمیا یا منہ کھر (FMD) کی اگلی خوراک اور پچھلی خوراک یا ویکسین کے وقفے کے مطابق لگائیں۔

نوٹ:

یہ ہر مہینے ویکسین لگانے کا حکم نہیں ہے بلکہ سالانہ منصوبہ بندی ہے۔ مختلف ویکسین کے وقفے مختلف ہوتے ہیں پی پی آر کیلئے سالانہ یا طویل وقفے کا فیصلہ مقامی پروگرام اور مخصوص ویکسین کی ہدایت کے مطابق کریں۔

اہم ویکسین اور احتیاطیں:

پی پی آر PPR:

یہ ویکسین بھیڑ اور بکریوں کی خطرناک اور متعدی بیماریوں کیلئے ہوتی ہے

ای ٹی اینٹروٹوگزیمیا ET Enterotoxemia:

یہ ویکسین خوراک سے متعلق بعض خطرناک بیکٹیریائی بیماریوں اور منہ کھر سے بچاؤ کیلئے ہے۔

گوٹ پاکس اور شیپ پاکس:

بکریوں اور بھیڑوں کیلئے الگ الگ متعلقہ ویکسین استعمال کریں۔

سی سی پی پی CCP:

بکریوں میں متعدی نمونیا کے خطرے کے مطابق استعمال کریں۔

ویکسین کو لیبل پر درج تجویز کردہ درجہ حرارت پر محفوظ کریں۔ خطرناک بیماریاں یا تیز بخار والے جانوروں کو خود سے ویکسین نہ لگائیں۔ ہر ویکسین کی تاریخ، نام، بیچ نمبر اور اگلی خوراک کی تاریخ رجسٹر میں لکھیں۔

چیچڑ، جوئیں، خارش:

جلد پر چیچڑ، کمزوری، کبھی خون کی کمی بھیڑ یا بکری کیلئے منظور شدہ چیچڑ مار دوا، جوئیں خارش، بال جھڑنا، بار بار جسم رگڑنا مناسب بیرونی پیراسائٹ دوا اور شیڈ کی صفائی کا خیال رکھیں، خارش، شدید خارش، جلد پر پپڑی، بال جھڑنا ڈاکٹر کی تشخیص کے بعد مناسب دوائی دیں۔ خون کے طفیلیے بخار، پیلا پن، کمزوری، کبھی گہرا پیشاب خون کا ٹیسٹ اور بیماری کے مطابق مخصوص علاج کروائیں۔ دوا کا انتخاب جانور کی نوع، وزن، حمل، دودھ اور مقامی طور پر منظور شدہ دوا کے مطابق ہونا چاہیے۔

حمل، بچے اور افزائش نسل کی بیماریاں:

حمل کے آخری دنوں میں توانائی کی کمی، جانور کا کھانا



چھوڑنا، کمزوری اور لڑکھڑانا، فوری علاج ضروری ہے۔

بچوں میں سفید یا پانی جیسے دست:

دودھ پلانے کی غلطی، جراثیم یا کوکسیڈیوسس سمیت کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پانی کی کمی سے بچانا اور اصل وجہ معلوم کرنا ضروری ہے۔

بچہ دینے کے بعد تھنوں یا رحم کا انفیکشن:

بخار، بدبودار رطوبت، بھوک میں کمی یا دودھ کم ہونا، ڈاکٹر سے فوری معائنہ کروائیں۔

بروسیلوسس:

بار بار اسقاطِ حمل یا کمزور بچے پیدا ہونا، ٹیسٹ کروائیں، متاثرہ جانور کو الگ رکھیں اور حفاظتی دستانے استعمال کریں۔ یہ بیماری انسانوں میں بھی منتقل ہو سکتی ہے۔

کب فوراً ڈاکٹر کو بلانا چاہیے؟:

فوری خطرے کی علامات، جانور اچانک گر جائے یا کھڑا نہ ہو سکے۔ سانس لینے میں شدید مشکل ہو۔ پیٹ بہت تیزی سے پھول رہا ہو۔ منہ میں چھالے ہوں اور کئی جانور بیمار ہو رہے ہوں۔ ایک یا زیادہ جانور اچانک مر جائیں۔

بیماریوں سے بچاؤ کیلئے کیا کریں:

نئی خریدی ہوئی بھیڑ یا بکری کو تقریباً 3–4 ہفتے الگ رکھیں اور معائنہ کروائیں۔ پی پی آر، انٹروٹوکسیما، منہ کھر کی بیماری اور چیچک کی ویکسین کا شیڈول مقامی ویٹرنری ڈاکٹر سے طے کروائیں۔ کیڑے مار دوا ہر جانور کو اندھا دھند نہ دیں، وزن، پاخانے کے ٹیسٹ اور مقامی خطرے کے مطابق استعمال کریں۔ صاف پانی، خشک بستر، مناسب ہوا اور متوازن خوراک فراہم کریں۔ بیمار جانور، اس کی علامات، علاج، ویکسین اور اموات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھیں۔ پنجاب کے محکمہ لائیوسٹاک کے بیماریوں کی نگرانی کے پروگرام میں پی پی آر، منہ کھر کی بیماری، چیچک، اندرونی و بیرونی کیڑے اور انٹروٹوکسیما اہم مسائل میں شامل ہیں۔

بخار میں کون سی دوا دی جاتی ہے؟:

بخار اور درد کم کرنے والی دوا، مثلاً میلوکسیکام دوا کو ویٹرنری ڈاکٹر، جانور کے وزن، پانی کی کمی اور گردوں کی حالت دیکھ کر تجویز کرتا ہے۔ اینٹی بایوٹک صرف اس وقت جب بیکٹیریائی انفیکشن کا شبہ یا تشخیص ہو، یہ ہر بخار میں ضروری نہیں۔ پانی اور الیکٹرولائٹس پانی کی کمی میں مدد دے سکتے ہیں، بشرطیکہ جانور محفوظ طریقے سے پی سکے۔

احتیاط:

انسانی بخار کی دوائیں، مثلاً پیراسیٹامول، یا ڈائکلوفیناک خود سے نہ دیں۔ انجکشن کی خوراک بھی اندازے سے نہ لگائیں۔

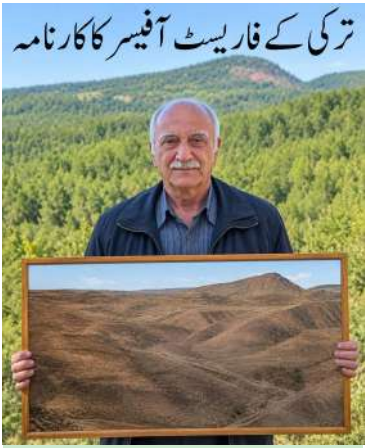


نوٹ:

اس وقت برسیم اور لوسن کاشت کرنے کا موسم ہے لوگ برسیم اور لوسن کاشت کرنے کی سفارشات کر رہے ہیں زیادہ سے زیادہ برسیم اور لوسن کاشت کریں اور اس کی "ھے" بنائیں تاکہ بکریوں کو گرمیوں میں بھی خوراک دی جا سکے۔ بکریوں کی کسی بھی معلومات کیلئے ہم سے آپ واٹس ایپ پہ 24 گھنٹے رابطہ کر سکتے ہیں نیز قربانی کے بکرے اگر چاہیے تو ان کی بھی ایڈوانس بکنگ کروا سکتے ہیں واٹس ایپ 03455535500

*****

ترکی کے فاریسٹ آفیسر کا کارنامہ



کیا ایک انسان کی لگن پورے کے پورے بنجر پہاڑوں کو سرسبز جنگل میں بدل سکتی ہے؟ 1978 میں ترکی کے ایک جنگلات کے افسر حکمت کایا نے بویابات کے خشک اور ویران پہاڑوں کو دیکھا اور ٹھان لی کہ وہ اس بنجر اور سنگلاخ پہاڑوں کو سرسبز و شاداب کر دیں گے۔ اس وقت وہاں صرف کھلی مٹی اور ویرانی تھی، لیکن حکمت صاحب نے حالات کو تسلیم کرنے کے بجائے عمل کرنا شروع کر دیا۔ مقامی دیہاتیوں اور اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر انہوں نے ایک ایسا طویل مشن شروع کیا جس کا نتیجہ آج دنیا کے سامنے ہے 3 کروڑ (30 ملین) سے زائد پودے لگائے گئے! یہ کام راتوں رات نہیں ہوا۔ اس میں برسوں کی محنت، پسینہ اور بے پناہ صبر شامل تھا۔ کئی دہائیوں بعد جب حکمت کایا اسی جگہ واپس گئے اور ہاتھ میں 1978 کی وہی پرانی بنجر زمین کی تصویر تھامے کھڑے ہوئے تو دونوں مناظر کا فرق دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ بنجر ڈھلوانیں آج گھنے، سرسبز جنگل بن چکی ہیں۔ یہ کہانی صرف ایک فاریسٹ آفیسر کی نہیں بلکہ تمام ان لوگوں کی ہے جنہوں نے مل کر اس خواب کو سچ ہوتے دیکھا۔ یہ ہمیں ایک بہت خوبصورت سبق دیتی ہے کہ ماحول کو بچانے اور قدرتی حسن کو واپس لانے کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی سب سے بڑا کارنامہ یہ ہوتا ہے کہ ہم آج ایسا بیج بو دیں جس کی ٹھنڈی چھاؤں ہم شاید خود نہ دیکھ سکیں لیکن آنے والی نسلیں اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گی۔



افادیت

1۔ چھوٹے اور بڑے جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھا کر جانوروں کی صحت و تندرستی کا ضامن کسان جانور مصالحہ جانوروں کے نظام انہضام کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ ان کیلئے ایک بہترین طاقتور ٹانک بھی ہے۔

2۔ اس کا مسلسل استعمال جانوروں کی موذی اور جان لیوا بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے اور مکمل صحت و تندرستی مہیا کرتا ہے۔

3۔ جانوروں کی بارآوری میں مدد دیتا ہے۔ چھوٹے اور بڑے جانوروں کے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ کرتا ہے۔

4۔ جانوروں کے جسم میں چمک لاتا ہے۔ اس کا مسلسل استعمال ساڑو کی بیماری میں بھی مفید ہے۔

5۔ جانوروں کو موسمی شدت خصوصاً شدید سردی (کورے کے دنوں) کے برے اثرات سے مکمل محفوظ رکھتا ہے یوں یہ جانور شدید سردی میں بھی مطمئن رہتے ہیں۔

6۔ جانوروں میں وائی بادی اور زہر باد کا بہترین اور مکمل علاج ہے۔

7۔ دودھ اور گوشت والے جانوروں میں آنے والی تمام بیماریوں کے خلاف مکمل قوت مدافعت پیدا کر کے چھوٹے بڑے جانوروں کو بیماریوں سے 100 فیصد محفوظ رکھتا ہے

8۔ جانوروں میں کھل، ونڈا، سائلج اور چارہ نہ کھانے کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ جانوروں کی بھوک کو بڑھاتا ہے جس سے جانور کھل، ونڈا، سائلج اور چارہ خوش ہو کر پیٹ بھر کر کھاتے ہیں

9۔ جانوروں کا معدہ ٹھیک کر کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ جانوروں کو بیماریوں سے بچاتا ہے کیونکہ ہر بیماری معدے سے ہی جنم لیتی ہے

10۔ پیٹ میں انتڑیوں کی سوزش اور اندرونی زخموں کو ٹھیک کرتا ہے

11۔ جانوروں کے جوڑوں کے درد اور جوڑوں کی سوزش کو ختم کرتا ہے

12۔ جانوروں کے معدہ کی تمام نقصان دہ رطوبتوں کو ختم کرتا ہے

13۔ جانوروں کے دودھ سے آنے والی ناگوار بدبو کو مکمل طور پر ختم کر کے دودھ کے قدرتی ذائقے کو بحال کرتا ہے۔

14۔ کھایا پیا ہضم کرتا ہے اور جانوروں کی بھوک بڑھاتا ہے۔

15۔ جانوروں میں جگالی کرنے کے عمل میں بھرپور اضافہ کرتا ہے۔

16۔ جانوروں میں اپھارہ، گیس اور بدہضمی کو ختم کرتا ہے۔

17۔ جانوروں کے تھنوں کی سوزش کو ختم کرتا ہے اور تھنوں کو صاف کرنے میں مدد دیتا ہے۔18۔ دودھ دینے والے جانوروں کی بروقت بارآوری میں مدد دیتا ہے۔

19۔ جانوروں کے نظام تولید میں اضافہ کرتا ہے

20۔ جانوروں کے منہ کی ناخوشگوار بدبو کو مکمل طور پر ختم کرتا ہے۔

-21 جانوروں کے گوبر کی اصل شکل برقرار رکھتا ہے

22۔ جانوروں کے دودھ کی پیداوار میں اچھا خاصا اضافہ کرتا ہے۔

23۔ گوشت والے جانوروں کو تیزی سے فربہ کرتا ہے اور وزن میں قدرتی طور پر تیزی سے اضافہ کرتا ہے۔

اجزاء (فارمولا):

جانور مصالحہ کے تمام اجزاء قدرتی اشیاء پر مشتمل ہیں۔ اس میں کسی قسم کے مصنوعی اجزاء شامل نہیں کئے گئے اور یہ ہر قسم کے کیمیکلز سے پاک 100 فیصد ہربل اور حلال اجزاء پر مشتمل ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

ملٹھی، کوڑتمہ، سونف، سوئے، کچلا مدبر، سونٹھ، کالی مرچ، اجوائن، ٹھیکری نوشادر، چرائتہ، دڑا مرچ، ریوند چینی، پودینہ، پرانا گڑ، زیرہ سفید،



الائچی کلاں، کالی زیری، ہالوں، السی، میتھرے، موھکڑی، نمک سیاہ اور نمک سفید وغیرہ

فی جانور خوراک:

جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھانے والے کسان جانور مصالحہ کی فی جانور خوراک کچھ اس طرح ہے۔

بڑے جانوروں کیلئے:

تمام بڑے جانوروں مثلاً بھینس، گائے، اونٹ، اونٹنی بڑا کٹڑا، بڑا بچھڑا، سانڈ، گھوڑا، گدھا، خچر وغیرہ کیلئے پہلے ہفتے لگاتار چار پانچ دن 200 گرام روزانہ اور پھر ہفتہ میں دو بار 200 گرام خوراک دیں

چھوٹے جانوروں کیلئے:

چھوٹے جانور مثلاً بھیڑ، بکری، مینڈھا، بکرا کیلئے 10 گرام اور چھوٹا کٹڑا، چھوٹا بچھڑا وغیرہ کیلئے پہلے ہفتے 25 گرام فی جانور لگاتار چار پانچ دن اور پھر ہفتے میں دو بار استعمال کروائیں۔

طریقہ استعمال:

بڑے جانور کو 200 گرام اور چھوٹے جانور کو 25 گرام کسان جانور مصالحہ کو مٹھی میں بند کر کے پنی بنا کر جانور کو ڈائریکٹ کھلا دیں یا اس پنی کو آٹے کے پیڑے میں رکھ کر یا گڑ کی پنی کے اندر رکھ کر کھلا دیں یا پھر اپنی سہولت کے مطابق چارہ سائلج کھل یا ونڈا پر چھڑک کر کھلا دیں۔

ریٹ فی کلو گرام

کسان جانور مصالحہ کا ریٹ 350 روپے فی کلو گرام ہے۔

کم از کم آرڈر:

کسان جانور مصالحہ کا کم از کم آرڈر 50 کلو گرام ہوتا ہے جس کی قیمت 17500 روپے ہے جو بذریعہ بلٹی کار گو سروس گڈز ٹرانسپورٹ پورے پاکستان میں پہنچایا جارہا ہے۔ پیمنٹ ایڈوانس کمپنی اکاؤنٹس میں ہوگی۔

منگوانے کا طریقہ:

جانوروں کو صحت مند بنا کر ان کا دودھ اور گوشت بڑھانے والا کسان جانور مصالحہ منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کی ہیلپ لائن 03226780242 پر آرڈر کر سکتے ہیں۔

*****



تحریر: حامد محمود شمسی

رات کی تاریکی اپنے عروج پر تھی اور مشرقی سرحد کے پار مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کنٹرول روم کی بڑی بڑی اسکرینوں پر سرحد کی ہر ہلچل کا باریک بینی سے جائزہ لیا جارہا تھا۔ یہ خاموشی دراصل کسی بڑے طوفان سے پہلے کا سکوت تھی۔

اچانک ایئر ڈیفنس کمانڈ کے ریڈار پر سرخ رنگ کے متعدد نشانات ابھرے۔ دشمن کے جدید لڑاکا طیاروں نے سرحد کے قریب غیر معمولی بلندی سے تیزی سے پاکستان کی فضائی حدود کی طرف رخ کیا تھا اور ساتھ ہی طویل فاصلے تک مار کرنے والے کروز میزائل فائر کرنے کی تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ ان کا مقصد حیران کن حملہ کر کے فضائی دفاع کو مفلوج کرنا تھا لیکن پاکستان کا دفاعی نظام غافل نہیں تھا۔ پیشگی اطلاع دینے والے ایئر بورن وارننگ سسٹم طیارے پہلے ہی فضا میں محوِ پرواز تھے اور انہوں نے اس خطرناک فارمیشن کو لمحوں میں پکڑ لیا۔

زمین پر موجود ایئر ڈیفنس بریگیڈ نے چند ہی سیکنڈز میں جدید اینٹی ایئر کرافٹ میزائل سسٹمز اور طاقتور ریڈار جیمرز کو ایکٹو کر دیا۔ فضا میں ایک الیکٹرانک ڈھال تان دی گئی جس نے دشمن کے طیاروں کے ریڈار اور گائیڈنس سسٹمز کو سگنلز کے شور سے الجھا کر رکھ دیا۔ نشانے بے سمت ہونے لگے اور دشمن کا حملہ آور کمانڈر ہڑبڑا گیا۔ اسی لمحے ایئر بیسز پر الارم بج اٹھے۔ لمحوں کی تاخیر کئے بغیر پاکستان ایئر فورس کے جے ایف-17 تھنڈر اور ایف-16 طیارے شعلے اگلتے ہوئے رن وے سے آسمان کی بلندیوں کی طرف لپکے۔ فضائی ماہرین نے فضا سے فضا میں مار کرنے والے بیونڈ ویژول رینج (BVR) میزائلوں کے ساتھ دشمن کے فارمیشن کو گھیرے میں لے لیا۔

جب دشمن کے لیڈ طیارے کے کاک پٹ میں خطرے کے سائرن گونجے اور پاکستانی طیاروں کا میزائل لاک نظر آیا تو ان کے کمانڈرز پر واضح ہو گیا کہ ان کا اچانک وار مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور آگے بڑھنے کا مطلب یقینی تباہی ہے۔ زمین سے لانچ ہوئے ایئر ڈیفنس انٹر سیپٹرز نے ان کے فائر کئے گئے پہلے تجرباتی میزائل کو سرحد کے اس پار ہی فضا میں راکھ بنا دیا۔ اپنے ہدف کو ناممکن پا کر اور فوری جوابی کارروائی کے خوف سے دشمن کے حملہ آور طیارے الٹے قدموں اپنی فضائی حدود کی طرف واپس مڑنے پر مجبور ہو گئے۔ چند ہی منٹوں میں ریڈار اسکرینیں پھر سے صاف ہو گئیں اور کنٹرول روم میں گونج اٹھی آواز "مشرقی سرحد مکمل محفوظ ہے الحمدللہ" سرحد پر تعینات جوانوں نے چوکیوں سے دور افق پر اٹھتے ہوئے دھوئیں کو دیکھا اور اپنے ہتھیاروں پر گرفت مزید مضبوط کر لی، اس یقین کے ساتھ کہ اس سرزمین کا دفاع ناقابلِ تسخیر ہاتھوں میں ہے۔

*****

ریکارڈ پیداوار کیلئے پاکستان کی پہلی سلفر کوٹڈ نائٹروفاس

پاکستان کی پہلی

سلفرکوٹڈ

نائٹروفاس

دانے دار



نائٹروجن 15 فیصد

فاسفیٹ 10 فیصد

کسانوں کی اپنی دنیا

کسان ورلڈ

MARKETING

چوہدری افتخار سندھو

(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور

0322-6780242

ترکیہ سے اِمپورٹڈ دنیا کا بہترین سلفر

سلفوتار پلس

80 فیصد سلفر



فصلوں سبزیوں اور باغات
کے لیے یکساں مفید

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242

کسان ورلڈ
MARKETING



ہائبرڈ مکا پوٹاش S.O.P

(سب سے زیادہ پوٹاش
سب سے زیادہ سلفر)
وزن:25 کلو گرام فی بیگ
ریٹ 15500 روپے
10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ

فارمولیشن

عام S.O.P سے 3 گنا زیادہ طاقتور پاکستان کی پہلی امپورٹڈ ہائبرڈ مکا پوٹاش S.O.P میں 51 فیصد پوٹاش اور 46 فیصد سلفر کے ساتھ پیداوار بڑھانے والے انتہائی طاقتور ہارمونز، انزائمز اور گروتھ پروموٹرز بائیو سٹیمولینٹ شامل ہیں جس کی وجہ سے یہ ہائبرڈ اور اس کا رزلٹ عام S.O.P سے 3 گنا زیادہ ہے۔

ہائبرڈ مکا پوٹاش کیوں ضروری ہے؟

1) ہائبرڈ مکا پوٹاش فصلوں، سبزیوں اور باغات میں اپنے آؤٹ کلاس رزلٹ کی بدولت پیداوار میں ریکارڈ اضافہ کرتی ہے۔ تمام اجناس، پھلوں اور سبزیوں کے سائز، مٹھاس، ذائقہ، چمک اور کوالٹی کو بڑھاتی ہے۔

2) تمام اجناس، پھلوں اور سبزیوں کی شیلف لائف کو برقرار رکھنے اور بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔

3) پودوں میں سخت موسمی حالات کے خلاف زبردست قوت مدافعت پیدا کرتی ہے۔

4) پتوں میں سٹوماٹا کے کھلنے اور بند ہونے کو منظم کر کے پودوں میں ضیائی تالیف کے عمل کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔

5) ہائبرڈ مکا پوٹاش تمام کھادوں کو ان کی ضرورت کی مقام تک پہنچانے میں مدد فراہم کرتی ہے تا کہ پیداوار میں بھرپور اضافہ ہو۔

6) یہ ہائبرڈ مکا پوٹاش ہی ہے جو پودوں کے قد کو حد سے زیادہ بڑھنے نہیں دیتی۔

7) ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی پتوں، پھولوں، پھلوں اور بیجوں کو بروقت اور ضرورت کے مطابق مطلوبہ خوراک مہیا کرتی ہے۔

8) پودوں کو زمین سے جانے والی ہر خوراک کو اس کی ضرورت کی جگہ تک لے جانا اور پتوں میں بننے والی خوراک کو پھل اور بیج میں یکساں جمع کرنا ہائبرڈ مکا پوٹاش کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

9) پھلوں کا ذائقہ، کوالٹی اور مٹھاس میں بھی ہائبرڈ پوٹاش کا اہم کردار ہوتا ہے۔

10) ہائبرڈ مکا پوٹاش پھل، پھول، سبزی اور بیج کی کوالٹی کو بہتر بناتی ہے۔

11) ہائبرڈ مکا پوٹاش پودوں میں بیماریوں کے خلاف زبردست قوت مزاحمت پیدا کرتی ہے۔

12) ہائبرڈ مکا پوٹاش سے فصلیں سبزیاں اور پھل روٹین سے ہفتہ دس دن پہلے پک کر تیار ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے منڈی میں ریٹ زیادہ لگتا ہے

13) ہائبرڈ مکا پوٹاش سے تمام اجناس کا دانہ اعلیٰ کوالٹی کے ساتھ ساتھ موٹا، وزنی اور چمکدار ہو گا اور دانوں کی شیلف لائف میں بھی اضافہ ہو گا جس سے اجناس جلدی خراب نہیں ہوں گی۔

14) ہائبرڈ مکا پوٹاش کے استعمال سے تمام سبزیاں اعلیٰ کوالٹی کی پیدا ہوں گی۔ ان کے سائز، وزن اور چمک میں اضافہ ہو گا۔ سبزیوں کی شیلف لائف میں اضافہ ہو گا اور سبزیاں جلدی خراب نہیں ہوں گی اور روٹین سے کم از کم ہفتہ دس دن پہلے تیار ہوں گی جس کی وجہ سے منڈی میں ریٹ بھی زیادہ لگے گا۔

15) ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کو اگر آپ پھلوں کیلئے استعمال کرتے ہیں تو پھلوں کی کوالٹی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے عین مطابق ہو گی۔ پھلوں کے سائز، وزن اور چمک میں اضافہ ہو گا۔ پھلوں کی خوبصورتی، مٹھاس، ذائقہ اور شیلف لائف میں اضافہ ہو گا۔ پھل منڈی میں روٹین سے کم از کم ہفتہ دس دن پہلے آجائے گا جس سے ریٹ بھی زیادہ لگے گا۔

16) ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی میں موجود ہارمونز اور انزائمز سے پودے فنگس اور وائرسی بیماریوں سے مکمل طور پر محفوظ رہتے ہیں اور یہ یہ ہارمونز اور انزائمز پیداوار میں بھی ریکارڈ اضافہ کرتے ہیں۔

طریقہ استعمال:

ہائبرڈ مکا پوٹاش پوٹاش ایس او پی کا

پہلا طریقہ استعمال:

پہلا طریقہ استعمال یہ ہے کہ آپ اسے زمین کی تیاری کے وقت دیگر کھادوں کے ساتھ بذریعہ چھڑہ استعمال کریں۔ یہ چھڑہ آپ اس کا اکیلا بھی کر سکتے ہیں یا پھر دوسری کسی بھی کھاد کے ساتھ ملا کر بھی چھڑہ کر سکتے ہیں۔ ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کا۔

ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل



کسان دوستو! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ڈی اے پی DAP کی قیمت 20 ہزار روپے تک پہنچ چکی ہے اور اس پر ستم یہ کہ ڈی اے پی اتنی مہنگی ہونے کے باوجود کچھ ناعاقبت اندیش عناصر کی کسان دشمنی کی وجہ سے یہ جعلی اور دو نمبر بھی مل رہی ہے۔ اس پر ستم در ستم یہ کہ اگر آپ ایک بیگ ڈی اے پی استعمال کریں تو آدھا بیگ زمین میں جا کر جم جاتا ہے، پتھر ہو جاتا ہے اور پودوں کو دستیاب ہی نہیں ہوتا، یوں ہمارے کسانوں کو ڈی اے پی کا ایک بیگ 40 ہزار روپے کا پڑتا ہے۔ کسان ورلڈ لاہور کے زرعی ماہرین نے کسانوں کی اس پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈی اے پی DAP کا سستا اور طاقتور متبادل متعارف کروایا ہے جو گزشتہ کئی برسوں سے پاکستان بھر کے کسان ڈی اے پی DAP کے اس متبادل کو استعمال کر کے بہت مطمئن ہیں اور دعائیں دے رہے ہیں کہ کسان ورلڈ نے مہنگی اور دو نمبر ڈی اے پی DAP سے جان چھڑوا دی۔ ڈی اے پی DAP زمین کو سخت اور خراب کر رہی تھی جبکہ ڈی اے پی کا متبادل زمین کو زرخیز، نرم اور بھربھرا کرتا ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی ہے۔ بی او پی بمسی میں 20 فیصد فاسفورس اور 15 فیصد امپورٹڈ نامیاتی مادّہ ہے جس سے زمین کو ڈی اے پی والی فاسفورس اور ساتھ میں زمین کو زرخیز کرنے والا نامیاتی مادّہ ملتا ہے۔ زمین میں نامیاتی مادّہ 5 فیصد ہونا چاہیے جبکہ ہماری زمینوں میں صرف آدھا فیصد ہے اسی لئے ہماری زمینیں زیادہ پیداوار نہیں دیتیں۔ 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی میں سلفر، فاسفورس اور نائٹروجن ہوتی ہے وہی فاسفورس اور نائٹروجن جو ڈی اے پی DAP میں ہوتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہر دانے پر سلفر کی تہہ چڑھی ہوتی ہے اور سلفر بھی پیداوار بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے

بی او پی بمسی
(بائیو آرگینو فاسفیٹ)
پیکنگ 50 کلوگرام
ریٹ 4000 روپے
ڈسکاؤنٹ ریٹ 3500 روپے
10 بیگ پر 1 بیگ فری

سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی
پیکنگ 50 کلوگرام
ریٹ 6500 روپے
ڈسکاؤنٹ ریٹ 6000 روپے
10 بیگ پر 1 بیگ فری

ڈی اے پی کا متبادل ڈی DAP کتنا سستا:
بی او پی بمسی کے 2 بیگ 7000 روپے اور سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی 1 بیگ 6000 روپے۔ یہ ٹوٹل 13000 روپے بنتے ہیں۔ ڈی اے پی DAP سے 7000 روپے سستا اور ڈی اے پی DAP سے زیادہ طاقتور۔ اگر آپ 10 بیگ پر 1 بیگ فری کی آفر سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو یہ آپ کو مزید سستا پڑے گا۔ بی او پی بمسی اور سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی لاہور ویئرہاؤس سے پورے پاکستان میں بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کارگو سروس سپلائی کی جارہی ہے۔

منگوانے کیلئے رابطہ:
چوہدری افتخار سندھو
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
واٹس ایپ 03226780242

دوسرا طریقہ استعمال:

ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کا دوسرا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اگر آپ نے فصل کاشت کر لی ہے اور فصل ابھی چھوٹی ہے تو اس کو اکیلا یا کسی کھاد مثلاً یوریا کے ساتھ مکس کر کے چھڑک کر سکتے ہیں۔

تیسرا طریقہ استعمال:

تیسرا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اگر آپ نے فصل کاشت کر لی ہوئی ہے اور فصل بڑی ہو گئی ہے تو آپ اس کو کسی بھی آبپاشی کے ساتھ فلڈ کر سکتے ہیں۔ یہ پانی میں 100 فیصد حل پذیر ہے۔



کیا ہائبرڈ پوٹاش سپرے کی جا سکتی ہے؟

ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی میں چونکہ انتہائی طاقتور ہارمونز اور انزائمز ڈالے گئے ہیں اس لئے آپ اس کو چھڑک اور فلڈ تو کر سکتے ہیں لیکن فصلوں، سبزیوں اور باغات پر سپرے نہیں کر سکتے۔

منگوانے کا طریقہ:

ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر پورے پاکستان میں بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کارگو سروس ہر شہر میں پہنچائی جا رہی ہے۔ منگوانے کیلئے آپ میرے واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر کسی بھی وقت رابطہ کر کے کسان ورلڈ کے اکاؤنٹ نمبر لے کر پیمنٹ بھیج کر پیمنٹ کا سکرین شاٹ، اپنا نام، شہر اور موبائل نمبر واٹس ایپ کر دیں۔ لاہور سے بلٹی کروا کر رسید آپ کو واٹس ایپ کر دی جائے گی جس پر آپ کے شہر کے گڈز ٹرانسپورٹ اڈے کا نام اور موبائل نمبر لکھا ہو گا۔



مارک 6 کھاد جنوبی کوریا سے درآمد شدہ ایک جدید پیداوار بڑھاؤ ٹیکنالوجی (CET) ہے جسے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم سے کسانوں کو پورے پاکستان میں گڈز ٹرانسپورٹ کے ذریعے سپلائی کیا جارہا ہے۔ یہ انتہائی طاقتور بھورے رنگ کا پاؤڈر ہے جو ہارمونز اور اینزائمز سے بھرپور ہے۔ اسے زمین کی زرخیزی کو ڈرامائی طور پر بہتر بنانے، کلراٹھی (شورزدہ) زمینوں کو بحال کرنے، ٹیوب ویل کے نمکین، کھارے اور کڑوے پانی کی خاصیت کو نہری پانی میں تبدیل کرنے اور فصلوں کی پیداوار میں 40 فیصد تک اضافہ کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

فارمولیشن:

مارک 6 کھاد، کورین ذیولائٹ کو 1300 ڈگری سینٹی گریڈ پر پگھلا کر تیار کیا گیا ہے جو ایک انتہائی مؤثر نیوٹرینٹ کیریئر (غذائی اجزاء منتقل کرنے والا نظام) بناتا ہے۔

بنیادی مائیکرو نیوٹرینٹس:

یہ پانچ نایاب اور ضروری اجزاء بشمول زنک، بوران، کیلشیم، میگنیشیم اور میگنانیز سے بھرپور ہے۔ اس میں چیلیٹڈ آئرن (لوہا)، پوٹاشیم، مولبڈینم اور پودوں کیلئے دیگر اہم مائیکرو نیوٹرینٹس متوازن مقدار میں موجود ہیں۔

پیداوار بڑھاؤ کورین ٹیکنالوجی (C.E.T)

یہ کوریا سے امپورٹڈ پیداوار بڑھاؤ ٹیکنالوجی Crop Enhancement Technology ہے۔ اسے زرخیز زمینوں میں ڈالیں یا کلراٹھی زمینوں میں یہ تمام فصلوں سبزیوں اور باغات کی پیداوار میں 40 فیصد تک اضافہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ زرخیز زمینوں میں 2 بیگ اور کلراٹھی زمینوں میں 3 بیگ استعمال کرنے سے شاندار رزلٹ ملتا ہے۔

سوائل ریکلیمر (زمینی اصلاح کار)

مارک 6 کھاد بطور سوائل ریکلیمر زمین کی اصلاح کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے زمین میں موجود فالتو نمکیات (سفید کلر اور کالا کلر) آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے ہیں اور زمین کی زرخیزی بحال ہو جاتی ہے۔ یہ زمین کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی (pH) کو نارمل سطح ساڑھے چھ اور ساڑھے سات کے درمیان لے کر آتی ہے۔ یہ زمین کو نرم اور بھربھرا بناتی ہے۔ یہ زمین کے پکے وٹ کو توڑ کر زمین کی پانی جذب کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتی ہے۔ اگر زیادہ پانی لگنے یا زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے پانی دو تین دن فصل میں کھڑا رہے تو فصل خراب ہو جاتی ہے لیکن اگر آپ نے زمین کی تیاری کے دوران یا بعد میں مارک 6 کھاد استعمال کی ہو گی تو زمین میں کھڑا پانی 24 سے 36 گھنٹے کے اندر اندر زمین میں جذب ہو جائے گا۔

واٹر ریکلیمر (پانی کا اصلاح کار)

مارک 6 کھاد بطور واٹر ریکلیمر (پانی کا اصلاح کار) شاندار اور آؤٹ کلاس رزلٹ دکھاتی ہے۔ اس کے استعمال سے ٹیوب ویل کے نمکین، کھارے اور کڑوے پانی میں نہری پانی والی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مارک 6 کھاد ٹیوب ویل کے نمکین کھارے اور کڑوے پانی کے نمکیات کو ٹریٹ کر دیتی ہے اس لئے ٹیوب ویل کا نمکین کھارا اور کڑوا پانی فصلوں سبزیوں اور باغات کو جتنا مرضی لگائیں، یہ پانی نہ زمین کو نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی فصلوں سبزیوں اور باغات کو نقصان پہنچائے گا۔

طریقہ استعمال

مارک 6 کھاد زرخیز زمینوں میں 2 بیگ اور کلراٹھی زمینوں میں 3 بیگ فی ایکڑ زمین کی تیاری کے دوران استعمال کریں۔ اگر کسی وجہ سے زمین کی تیاری کے دوران استعمال نہ کر سکیں تو بعد میں کسی بھی وقت بذریعہ چھڑکاؤ یا بذریعہ فلڈ استعمال کریں۔ یہ بھورے رنگ کا وزنی پاؤڈر ہے جو ہوا میں نہیں اڑتا اس لئے آپ اسے براہ راست کھیت میں اکیلے یا کسی بھی دوسری دانے دار کھاد کے ساتھ مکس کر کے چھڑک کر سکتے ہیں۔ اسے فلڈ بھی کیا جاسکتا جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کو ڈرم میں ڈال کر اچھی طرح ہلائیں اس کا 90 فیصد میٹریل پانی میں حل ہو جائے گا اور 10 فیصد میٹریل پانی میں حل نہیں ہو گا، جو میٹریل پانی میں حل نہ ہو اور ڈرم کے نیچے بیٹھ جائے اسے نکال کر پانی کے نکہ کے اندر رکھ دیں وہ بھی فلڈ ہو جائے گا لیکن اس کو فلڈ کرنے کا بہترین اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ بیگ کو کھول کر پانی کے نکہ کے آگے رکھ کر بیگ کو تھوڑا سا پھاڑ دیں تو اس طرح یہ بہت آسانی سے فلڈ ہو جاتی ہے۔

روایتی کھادوں کی 50 فیصد تک بچت:

ہم جو بھی روایتی کھادیں استعمال کرتے ہیں اس کا تقریباً 50 فیصد حصہ زمین میں جا کر جم جاتا ہے اور پودوں کو دستیاب نہیں ہوتا۔ مارک 6 کھاد زمین میں جمی ہوئی تمام کھادوں کو متحرک کرتی ہے جس کی بدولت مارک 6 کھاد روایتی کھادوں کی افادیت کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے جس سے آپ یوریا اور ڈی اے پی جیسی کیمیائی کھادوں پر 50 فیصد تک بچت کر سکتے ہیں اور پیداوار میں 40 فیصد سے زائد اضافہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پہلے اگر آپ 1 بیگ ڈی اے پی استعمال کرتے تھے اب آدھا بیگ بھی بہت ہے، اسی طرح اگر آپ پہلے 2 بیگ یوریا استعمال کرتے تھے تو اب ایک بیگ سے بھی شاندار پیداوار لی جاسکتی ہے۔ یہ کھاد بیک وقت زمین و پانی کی اصلاح، مائیکرو نیوٹرینٹس کی فراہمی اور فصل کی

حفاظت کا کام کرتی ہے۔

موسمی دباؤ سے تحفظ:

مارک6 کھاد، شدید ہیٹ ویو (گرمی کی لہر)، شدید کہرے (کورا)، سیلاب یا دھوپ کی کمی کی وجہ سے رکی ہوئی فصل کو دوبارہ بحال کرتی ہے۔ یہ پتوں کے پیلے پن کو ختم کر کے فصل کو لش گرین بنا کر پودے کی بڑھوتری کو تیز کرتا ہے۔ یہ ٹلرنگ (شگوفہ سازی) میں حیرت انگیز طور پر زبردست اضافہ کرتی ہے۔

فصل کو گرنے سے محفوظ:

یہ کھاد زمین کو نرم اور بھربھرا بنا کر جڑوں کے نیٹ ورک کو زمین میں گہرائی تک پھیلاتی ہے اور پودے کے تنے کو مضبوط کرتی ہے جس سے دراز قد اور وزنی فصلیں تیز ہواؤں اور طوفانی بارشوں میں بھی گرنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

پیکنگ کا سائز:

25 کلو گرام کا بیگ قیمت عام طور پر 4000 روپے فی بیگ جو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو سکتی ہے

فصلوں سبزیوں اور باغات کیلئے شاندار نتائج:

یہ پاکستان کی تمام نقد آور فصلوں گندم، دھان، باجرہ، دالیں، روغنی اجناس، آلو، گنا وغیرہ تمام باغات کینو / مالٹا، آم، امرود، اسٹرابیری، پپیتا، کیلا، سیب، انگور وغیرہ اور تمام موسمی سبزیوں کیلئے بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔

مچھلی کے فارم کیلئے فوائد:

فش فارمنگ میں مارک6 کھاد کے بے شمار فوائد ہیں۔ مچھلی کے تالابوں میں صرف 3 بیگ فی ایکڑ مارک6 کھاد کے استعمال سے ڈی اے پی اور یوریا کی ضرورت 50 فیصد تک کم ہو جاتی ہے اور مچھلی کی مجموعی پیداوار میں بڑا اضافہ حاصل ہوتا ہے۔

پیداواری ہدف:

اس کے استعمال سے کلراٹھی (شور زدہ) زمین اور کڑوے / کھارے پانی کے باوجود گندم کی 62 من فی ایکڑ اور زرخیز زمینوں میں 75 من فی ایکڑ سے زائد پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسے ٹیوب ویل کے ٹینک سسٹم، پانی کے ڈرم یا کھیت کے نکہ (پانی کے کٹ) میں براہ راست فلڈ کیا جا سکتا ہے۔

بغیر جپسم کلراٹھی زمین کی اصلاح:

مارک6 کھاد صرف پودے کو غذا نہیں دیتی بلکہ ارد گرد کے ماحول کا علاج کرتی ہے۔ یہ کھارے پانی میں موجود سوڈیم کے آزاد آئنز کو اپنے اندر جکڑ کر نمکیات کو غیر فعال کر دیتا ہے۔ مارک6 کھاد سے آپ اپنی کلراٹھی زمینوں کو بغیر جپسم ڈالے آباد کر سکتے ہیں۔ کلراٹھی زمینوں کو آباد کرنے کیلئے جپسم انتہائی پرانی ٹیکنالوجی ہے۔ ایک جدید ریسرچ کے مطابق جپسم سے زمین کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور یوں جپسم سے زمینوں کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچتا ہے جبکہ مارک6 کھاد خاص طور پر کلراٹھی زمینوں کو آباد کرنے کیلئے تیار کی گئی ہے۔

ہوا کا گزر:

یہ مٹی کی سختی کو کم کرتا ہے اور کیشن ایکسچینج کپیسٹی (CEC) کو بڑھاتا ہے جس سے جڑوں کو سانس لینے کیلئے زیادہ جگہ ملتی ہے۔ یہ مٹی کی ضرورت سے زیادہ تیزابیت یا الکلائن کیفیات کو متوازن کر کے پی ایچ کو نیوٹرل (معتدل) رینج کے قریب لاتا ہے تاکہ غذائیت تیزی سے جذب ہو سکے۔

فصلوں کے لحاظ سے پیداواری اہداف اور اثرات:

گندم:

کلراٹھی زمین میں 62 من فی ایکڑ اور زرخیز زمین میں 75 من فی ایکڑ سے زائد ہدف کا حصول مارک6 کھاد کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ یہ جڑوں کو گہرا کرتا ہے تاکہ تیز ہواؤں اور بارشوں میں فصل نہ گرے۔ کوٹ ادو کے کاشتکار غلام شبیر نے کلراٹھی زمینوں سے 62 من فی ایکڑ گندم کی اوسط لے کر ہمارے دعوے کی عملی جامہ پہنایا ہے۔

تیل دار اجناس:

تمام تیل دار اجناس بشمول سورج مکھی، ٹیپو سلطان رایا، سٹھڑی توریا، ہائی کراس سرسوں، سپر کراس سرسوں برائے ستمبر کاشت کماد، آری کینولہ، سپر کینولہ، کیزولہ، میزولہ، ہائی اولا، HC-021C اور دیگر تیل دار اجناس سے ریکارڈ پیداوار کیلئے زرخیز زمین میں 2 بیگ اور کلراٹھی زمینوں میں 3 بیگ فی ایکڑ زمین کی تیاری کے دوران یا پھر بعد میں کسی بھی آبپاشی کے ساتھ چھڑکاؤ یا فلڈ استعمال کریں۔

آلو:

پیداوار میں 35 سے 40 فیصد اضافہ۔ یہ آلو کے سائز کو بڑھاتا ہے اور اس کے چھلکے کی سختی کو بہتر کرتا ہے۔ فصل کو زمینی سکیب کی بیماری سے بچاؤ میں مددگار ہے۔ آلو کو زمینی سکیب سے بچانے کیلئے سپیشل فارمولیشن مارک6 گولڈ دستیاب ہے۔

دھان (چاول):

مارک6 کے استعمال سے دھان کی پیداوار میں 40 سے زائد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ شگوفے بنانے کے عمل اور مونجر / سٹے کی مضبوطی کو بڑھاتا ہے۔ مونجر دانوں سے بھرپور ہوتے ہیں اور فصل پتل بننے (مونجر کا دانوں سے خالی ہونا) سے محفوظ رہتی ہے۔

گنا (کماد):

مارک6 کھاد کے استعمال سے گنا لمبا، موٹا، وزنی اور چمکدار ہوتا ہے۔ گنے کی ریکوری (مٹھاس) میں شاندار اضافہ ہوتا ہے۔ کماد کے وزن میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔ یہ گنے کے اندر مٹھاس کی منتقلی، ریکوری اور رس کی کوالٹی کو بہتر بناتا ہے۔ اس کے استعمال سے کماد کی فصل گرنے سے محفوظ رہتی ہے۔

پیکنگ اور قیمت:

مارک6 کھاد، پیکنگ 25 کلو گرام، ریٹ 4000 روپے۔ مارک6 گولڈ، پیکنگ 25 کلو گرام، ریٹ 6000 روپے

نوٹ: کمپنی قیمتوں میں کسی بھی وقت ردوبدل کر سکتی ہے۔

منگوانے کیلئے رابطہ

مارک6 کھاد لاہور سے آل پاکستان بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کسانوں تک براہِ راست پہنچائی جا رہی ہے۔

چوہدری افتخار طہر سندھو
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
واٹس ایپ 03226780242

* * * * * *

فصلوں سبزیوں اور باغات سے زیادہ
پیداوار کیلئے دنیا کا نمبر 1 امپورٹڈ برانڈ

میگنیشیم سلفیٹ

میگنیشیم۔16 فیصد
سلفیٹ۔13 فیصد



چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242

کسان ورلڈ
MARKETING

گندم کی پیداوار بڑھانے والی امپورٹڈ کورین کھاد

مارک-6™
MARK-6™

زمین کو نرم اور زرخیز بنائے

زرخیز اور کلراٹھی زمینوں
میں **40** فیصد زیادہ پیداوار



چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242

جلد: 17 شمارہ: 11

Monthly CPL No. 255 Lahore
KISANWORLD
https://kisanworldmagazine.com

نومبر 2026

گندم کے کاشتکاروں کے نام اہم پیغام

زمین کی تیاری پر فی ایکڑ فرٹیلائزر پلان

1 بیگ ڈی اے پی کا سستا اور طاقتور متبادل

2 بیگ بی او پی بمسی + **1** بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی
صرف 13000 روپے میں 1 بیگ ڈی اے پی کی طاقت

1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش

پیداوار بڑھاؤ کورین ٹیکنالوجی **2** بیگ مارک 6 کھاد



کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242
کسان ورلڈ MARKETING
چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)